174

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 3دسمبر2013ء

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں)

1۔ جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: اس ایوان کی رائے ہے کہ اخبارات میں شائع ہونے والی قرآنی آیات اوران کے ترجمے کو محفوظ بنانے اور بے حرمتی سے بچانے کے لئے تمام اخبارات کو اس امر کا پابند بنایا جائے کہ قرآنی آیات و ترجمہ کے گرد کوپن اور کاؤنٹر فوائل کی طرز پر ڈاٹ بنا کر Scissor marks cutting and لگائیں تاکہ انہیں بآسانی کاٹ کر محفوظ کیا جاسکے۔

2۔ جناب محمد ثقلین انور سپرا: اس ایوان کی رائے ہے کہ یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور کے جھنگ میں واقع کیمپس کالج آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز جھنگ کو یونیورسٹی کا چارٹر / درجہ دیا جائے اور اس یونیورسٹی کا نام میاں محمد شریف ویٹرنری یونیورسٹی رکھا جائے۔

3۔ شیخ علاؤالدین: یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ Competition Commission of Pakistan کے ذریعے سیمنٹ Factories کے کارٹل کا فی الفور خاتمہ کیا جائے تاکہ سیمنٹ کی فی بوری قیمت 120 روپے تک کم ہو سکے۔

4۔ محترمہ ثریا نسیم: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کی جیلوں میں قید ایسی شادی شدہ خواتین جو دس سال یا زاید کی قید کاٹ رہی ہیں، انہیں ہر ماہ ایک مرتبہ اپنے خاوند سے جیل میں ملنے کی اجازت دینے کے لئے متعلقہ قوانین و قواعد میں گنجائش پیدا کی جائے۔

5۔ جناب احسن ریاض فتیانہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ فیصل آباد ضلع میں 144 کے قریب صنعتی ادارے جن کا زہر آلودہ پانی سمندری ڈرین میں گرتا ہے جس سے ہر سال ہزاروں افراد مختلف قسم کے موذی امراض میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو رہے ہیں، ان کو بند کیا جائے یا پھر اس زہر آلودہ پانی کے لئے Treatment Plant لگایا جائے۔

176

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

منگل،3۔دسمبر2013

(یوم الثلاثہ،28۔محرم الحرام1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر20منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانامحمداقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

سُنَّةَ مَنۡ قَدۡ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَكَ مِنۡ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحۡوِيۡلًا ﴿۷۷﴾
اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوۡكِ الشَّمۡسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيۡلِ وَقُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ
اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ كَانَ مَشۡهُوۡدًا ﴿۷۸﴾ وَمِنَ الَّيۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهٖ نَافِلَةً
لَّكَ عَسٰٓى اَنۡ يَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ﴿۷۹﴾ وَقُلۡ
رَّبِّ اَدۡخِلۡنِىۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِىۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ
وَّاجۡعَلۡ لِّىۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ سُلۡطٰنًا نَّصِيۡرًا ﴿۸۰﴾ وَقُلۡ جَآءَ
الۡحَـقُّ وَزَهَقَ الۡبَاطِلُ ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ كَانَ زَهُوۡقًا ﴿۸۱﴾
وَنُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۙ وَلَا
يَزِيۡدُ الظّٰلِمِيۡنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾

سُوۡرَۃُ بنیٓ اسرآئیل آیات 77تا 82

جو پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھیجے تھے ان کا (اور ان کے بارے میں ہمارا یہی) طریق رہا ہے اور تم ہمارے طریق میں تغیر وتبدل نہ پاؤ گے (77) (اے محمد ﷺ) سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک (ظہر، عصر، مغرب، عشا کی) نمازیں اور صبح کو قرآن پڑھا کرو۔ کیونکہ صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا موجب حضور (ملائکہ) ہے (78) اور بعض حصہ شب میں بیدار ہوا کرو (اور تہجد کی نماز پڑھا کرو)۔ یہ (شب خیزی) تمہارے لئے (سبب) زیادت (ثواب اور نماز تہجد تم کو نفل) ہے قریب ہے کہ اللہ تم کو مقام محمود میں داخل کرے (79) اور کہو کہ اے پروردگار مجھے (مدینے میں) اچھی طرح داخل کیجیو اور (مکے سے) اچھی طرح نکالیو اور اپنے ہاں سے زور وقوت کو میرا مددگار بنائیو (80) اور کہہ دو کہ حق آگیا اور

باطل نابود ہو گیا۔ بے شک باطل نابود ہونے والا ہے(81) اور ہم قرآن (کے ذریعے) سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفااور رحمت ہے اور ظالموں کے حق میں تو اس سے نقصان ہی بڑھتا ہے(82)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

وہ کیسا سماں ہوگا کیسی وہ گھڑی ہوگی
جب پہلی نظر اُن کے روضے پہ پڑی ہوگی
یہ کوچہ جاناں ہے آہستہ قدم رکھنا
ہر جا پہ ملائک کی بارات کھڑی ہوگی
کیا سامنے جاکے ہم حال اپنا سنائیں گے
سرکارؐ کا در ہوگا اشکوں کی جھڑی ہوگی
ہوجائے جو وابستہ سرکارؐ کے قدموں سے
ہر چیز زمانے کی قدموں میں پڑی ہوگی

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ صحت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی طرف سے ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! on his behalf. (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، on his behalf. سوال نمبر بولئے گا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 76 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں مریضوں کو سہولیات کی فراہمی کی تفصیلات

*76: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جو مریض سرکاری ہسپتالوں میں علاج کے لئے آتے ہیں اور جن کو ادویات کی خرید کی سکت نہیں ہوتی، ان کے علاج اور آپریشن کے لئے حکومت نے کیا نظام وضع کیا ہوا ہے؟

(ب) میو ہسپتال، گنگارام ہسپتال، سروسز ہسپتال، جنرل ہسپتال، جناح ہسپتال، لاہور، نشتر ہسپتال ملتان، بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور، ہولی فیملی ہسپتال اور جنرل ہستپال مری روڈ پنڈی کی علیحدہ علیحدہ Bed strength کیا ہے؟

(ج) 2011-12 میں حکومت پنجاب نے غریب مریضوں کے مفت علاج کے لئے زکوٰۃ، بیت المال و دیگر مدات سے ان ہسپتالوں کو کتنے مالی وسائل فراہم کئے؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) سرکاری ہسپتالوں کی ایمرجنسی میں آنے والے مریضوں کو تمام ادویات اور علاج معالجہ کی سہولیات بلا معاوضہ / مفت فراہم کی جاتی ہیں جس کے لئے حکومت پنجاب کثیر بجٹ فراہم

کرتی ہے۔اس کے علاوہ اِن ڈور اور آؤٹ ڈور کے مریضوں کو ہسپتالوں کی فارمیسی میں موجود ادویات مفت فراہم کی جاتی ہیں اور علاج کے دوران زیادہ سے زیادہ ادویات ہسپتال سے فراہم کی جاتی ہیں۔جن مریضوں میں ادویات خریدنے کی سکت نہیں ہوتی ان کے علاج معالجہ کے لئے فنڈز حکومت پنجاب زکوٰۃ اور بیت المال سے فراہم کرتی ہے۔

(ب) مذکورہ ہسپتالوں کی بیڈز کی تعداد درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ہسپتال	بیڈز کی تعداد
1۔	میو ہسپتال لاہور	2060
2۔	سر گنگارام ہسپتال لاہور	862
3۔	سروسز ہسپتال،لاہور	1196
4۔	لاہور جنرل ہسپتال،لاہور	900
5۔	جناح ہسپتال،لاہور	1250
6۔	نشتر ہسپتال ملتان	1103
7۔	بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور	1410
8۔	ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی	864
9۔	بے نظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی (راولپنڈی جنرل ہسپتال)	680

(ج) 12-2011میں حکومت پنجاب کی طرف سے غریب مریضوں کے مفت علاج کے لئے زکوٰۃ، بیت المال و دیگر مدات سے ان ہسپتالوں کو فراہم کئے گئے مالی وسائل کی تفصیل Annex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال کے جز(الف) میں mention کیا گیا ہے کہ ہسپتال کی فارمیسی سے ادویات مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ جہاں تک میرے علم میں ہے کہ VIPاور بیوروکریسی کو ہسپتال سے باہر کسی فارمیسی سے branded medicineمنگوا کر دی جاتی ہیں تو کیا اس سے ہم یہ سمجھیں کہ جو ہسپتال کی فارمیسی میں medicine ہیں ان کی کوالٹی اس قابل نہیں ہے کہ ان کو VIPsاستعمال کر سکیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنی بہن کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جس طرح جواب میں لکھا ہے ہسپتال کی ایمرجنسی میں آنے

والے مریضوں کو 100 فیصد میڈیسن فری دی جاتی ہیں لیکن جو مریض indoor میں جاتے ہیں یا جو مریض outdoor میں جاتے ہیں ان کو جو available medicine ہو وہ دی جاتی ہے اور جہاں تک یہ تعلق ہے کہ VIPs کے لئے branded medicine بازار سے خریدی جاتی ہیں تو اس بارے میں، میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ میاں محمد شہباز شریف نے پہلی دفعہ LP کو limited کیا ہے کہ LP جو بڑے ہسپتال میں ہے وہ ٹوٹل بجٹ کا 25 فیصد سے زائد نہیں ہو سکتی اور جو ڈسٹرکٹ ہسپتال میں ہے وہ LP پورے بجٹ کا 15 فیصد سے زیادہ نہیں ہو سکتی اور جو ادویات ایک غریب آدمی، ایک محنت کش مزدور کو ہسپتال کے اندر ملتی ہیں۔ VIP شخصیات کو دوا ملتی ہے اور نہ ہی ان کے لئے branded medicine منگوائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: دیکھیں! بات سنیں۔ سوال ادھر کا ہے۔ میں نے کل بھی آپ کو یہ بات بتائی تھی اور آج بھی بتا رہا ہوں کہ priority ان کی ہے اگر ان کی طرف سے سوال نہیں آتا تو پھر آپ سوال کر سکتی ہیں لہذا ادھر سے سوال نہیں آ رہا تو آپ کو میں اجازت دیتا ہوں۔ جی، فرمائیں!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ آ گئی ہیں۔ دیکھیں! آپ بعد میں کھڑی ہوئی ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں پہلے سے کھڑی تھی آپ نے دیکھا نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! پہلے آپ سوال کریں۔

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! میں نے بھی تو ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: sorry میں دیکھوں گا کہ اگر انہوں نے تین ضمنی سوال نہ کئے تو پھر آپ کو موقع مل جائے گا۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! مجھے موقع دینے کا شکریہ۔ میرا وزیر صحت سے ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ غریب مریضوں کے مفت علاج کے لئے زکوٰۃ اور بیت المال وغیرہ سے امداد دی جاتی ہے۔ میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ یہ امداد کیا اقلیتوں کے لئے بھی میسر ہے کیونکہ عام تاثر یہ ہے کہ اقلیتوں کے لئے یہ امداد میسر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ Article-25 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan پڑھیں۔ اس کے مطابق کوئی distinction نہیں ہو سکتی۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! شکریہ

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے ابھی کہا ہے کہ دوائیاں مفت دی جاتی ہیں اور جہاں تک ہو سکے help out کیا جاتا ہے۔ ابھی یہ کوئی دو مہینے کی بات ہے میرے اپنے گاؤں کا ایک بندہ ہسپتال میں admit ہوا اور اس کا ایکسرے کروانا تھا تو اس سے -/600 روپے charge کئے گئے۔ میں جب وہاں گئی تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ہم سے ایکسرے فیس -/600 روپے charge کئے گئے ہیں۔ جب میں نے اس بارے ڈاکٹر صاحب سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ہمارے پاس ایکسرے کی فلمیں نہیں ہیں، وہ ہم نے انہیں باہر سے purchase کرنے کو کہا ہے تو یہ purchase کر کے لائے ہیں اس کا ہم نے ان سے charge کیا ہے تو میں kindly یہ پوچھوں گی کہ جس طرح یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ مریضوں کو help out کرتے ہیں تو یہ کس قسم کی help ہے کہ انہیں ہر چیز باہر سے لانی پڑتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، بتائیں۔ انہوں نے particular بتایا ہے۔ اب آپ جواب دیں جس طرح سے آپ دے سکتے ہیں۔

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! اگر۔۔۔

جناب سپیکر: کون سے ہسپتال کی بات ہے، کدھر کی بات ہے اور کون شخص تھا؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سول ہسپتال کا overall سوال کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں اپنی بہن سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ مجھے ہسپتال کا نام، مریض کا نام اور date کے حوالے سے complaint لکھ کر دیں۔

جناب سپیکر: پوچھی تو میں نے بھی یہی بات ہے لیکن وہ گول مول کر گئی ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں نے شاید صحیح بات follow کی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: میری بہن! میں نے انگریزی میں بات تو نہیں کی، اردو میں کی ہے۔

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ -/600 روپے میں کوئی بھی ایکسرے فلم نہیں آتی۔

جناب سپیکر: چلیں! Be careful in future.

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اب میرے خیال میں آپ خاموشی اختیار کریں کیونکہ تین سوال ہو چکے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں اس پر ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

MR SPEAKER: No supplementary on it now.

ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا دوسرا سوال ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی میاں نصیر احمد صاحب کا ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! On his behalf. (معزز ممبر نے میاں نصیر احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، on his behalf سوال نمبر بولئے گا۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 106 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں جعلی ادویات کی فروخت و دیگر تفصیلات

*106: میاں نصیر احمد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں جعلی ادویات کی فروخت ہوتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ اس سلسلے میں کیا اقدامات اٹھا رہا ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید)

(الف) صوبہ پنجاب میں جعلی ادویات کی تیاری اور خرید وفروخت کی روک تھام کے لئے ایک مخصوص طریق کار موجود ہے اور حکومت پنجاب جعلی ادویات کی روک تھام کے لئے کوشاں ہے۔تاہم کچھ عناصر دولت و دنیا کی ہوس میں یہ گھناؤنا کاروبار کرتے ہیں جن کے بروقت تدارک کے لئے ڈرگز انسپکٹرز وقتاً فوقتاً میڈیکل سٹورز اور میڈیکل کمپنیوں کی چیکنگ کرتے رہتے ہیں اور اگر کوئی بھی شخص اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث پایا جائے تو اس کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ب) جعلی ادویات کی تیاری وفروخت روکنے کے لئے Drugs Act 1976 کے تحت اقدامات کئے جاتے ہیں۔ محکمہ صحت حکومت پنجاب نے اس Act کے تحت ڈرگز رولز 2007 بنائے ہیں۔

اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ حکومت پنجاب نے جعلی ادویات کی روک تھام کے لئے جامع پروگرام ترتیب دیا ہوا ہے جس میں صوبہ بھر کے ڈرگز انسپکٹرز کی کارروائی کو کمپیوٹرائزڈ کیا جائے گا۔ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کے تعاون سے Drug Inspection Monitoring Evaluation(DIME) سسٹم متعارف کروادیا گیا ہے جس پر مرحلہ وار عملدرآمد شروع ہو چکا ہے۔اس کے علاوہ صوبے کے تمام ڈرگز انسپکٹرز کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ ادویات کی سٹوریج کے لئے تمام ممکنہ کارروائیوں کو یقینی بنایا جائے۔مزید برآں ڈرگز انسپکٹرز کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ اپنے ایریا میں موجود تمام میڈیکل سٹورز، ڈسٹری بیوٹرز اور فارمیسیز کو چیک کرکے اس کی رپورٹ محکمہ صحت کو بھیجے۔

ادویات کا معیار بہتر بنانے کے لئے پنجاب ڈرگز رولز 2007 میں ضروری اقدامات کئے گئے ہیں۔

حکومت پنجاب جعلی ادویات کی تیاری اور روک تھام کے لئے مسلسل کوشاں ہے اور اس سلسلے میں جنوری 2012 سے لے کر اگست 2013 کے عرصہ کے دوران صوبہ بھر میں 87362 میڈیکل سٹورز کی چیکنگ کی گئی۔ 54801 ادویات کے نمونہ جات برائے تجزیہ ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری بھجوائے گئے جن میں سے 1025 ادویات غیر معیاری قرار پائی گئیں جبکہ 91 نمونہ جات جعلی ثابت ہوئے۔ 7359 میڈیکل سٹورز کے چالان کئے گئے جبکہ

2852 میڈیکل سٹورز کو سربمہر کیا گیا۔ اس دوران ڈرگز انسپکٹرز کی طرف سے دائر کردہ 2502 مقدمات پر مبلغ 5 کروڑ 70 لاکھ 8 ہزار روپے جرمانہ کیا گیا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جز (الف) کا جواب دیا ہے کہ صوبہ پنجاب میں جعلی ادویات کی تیاری اور خرید وفروخت کی روک تھام کے لئے ایک مخصوص طریق کار موجود ہے اور حکومت پنجاب جعلی ادویات کی روک تھام کے لئے کوشاں ہے تاہم کچھ عناصر دولت ودنیا کی ہوس میں یہ گھناؤنا کاروبار کرتے ہیں۔ اس کے بعد اس کی تفصیل ہے۔ میری وزیر موصوف سے یہ درخواست ہے کہ جو جعلی ادویات کی تیاری اور خرید وفروخت کی روک تھام کے لئے مخصوص طریق کار ہے اس کی ذرا وضاحت فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وضاحت فرمادیں۔ ان کو بھی کسی میٹنگ میں بلا لیا کریں۔ جب آپ ایسا کام کرتے ہیں تو کبھی ان کے notice میں بھی لے آیا کریں۔ جی، وزیر موصوف!

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! ہم نے Information Technology Board کے ساتھ مل کر ڈرگ انسپکٹر کی مانیٹرنگ کا انتظام کیا ہے کہ وہ کہاں جاتے ہیں، کہاں raid کرتے ہیں اور کہاں inspection کرتے ہیں تو ہمارے dashboard پر اس کی اطلاع خود بخود آجائے گی۔ یہ نیا طریق کار ہم وضع کر رہے ہیں اور بہت جلد یہ implement ہو جائے گا۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ پنجاب میں اس وقت جعلی ادویات کی خرید وفروخت کا کاروبار نہ ہونے کے برابر ہے۔

جناب سپیکر: جی، جب House adjourn ہو گا تو میں آپ سے دو منٹ لوں گا۔ آپ میرے چیمبر میں تشریف لے آنا میں نے آپ سے کچھ گفتگو کرنی ہے۔ جی، ضمنی سوال۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر!۔۔۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ خود آ گئے ہیں؟ آپ محترم تشریف رکھیں، اصل مالک آ گئے ہیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میرا تو ابھی سوال پورا نہیں ہوا۔ انہوں نے جو جواب دیا ہے میں اس سے satisfy نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ ان کو satisfy کریں، آپ کس طرح satisfy کر سکتے ہیں؟

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں نے یہ گزارش کی ہے کہ یہاں جو questions and answers ہوتے ہیں اس کا مقصد محکمے کی کارکردگی کو بہتر بنانا ہے۔ میاں محمد شہباز شریف نے جعلی ادویات کے حوالے سے پورے صوبہ میں بہت زبردست launch campaign کی ہوئی ہے لیکن میری یہ گزارش ہے کہ محکمے نے جو جواب دیا ہے اس بارے میں ذرا بتادیں کیونکہ مخصوص طریقے کے بارے میں ابھی بتایا نہیں گیا کہ وہ کیا ہے؟ ابھی ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ ہم طریقہ adopt کرنے جا رہے ہیں۔ منسٹر صاحب اس کی ذرا وضاحت فرمادیں۔

جناب سپیکر: پہلے میری بات سُنیں۔ میرے علم میں لایا گیا ہے کہ پریس گیلری کے صاحبان یہاں سے تشریف لے گئے ہیں انہوں نے بائیکاٹ کیا ہے تو اس کے لئے ملک ندیم کامران، اپوزیشن سے ڈاکٹر مراد راس اور میرے خیال میں آج ہم ایک اور شخصیت کو دعوت دیتے ہیں چودھری محمد اقبال صاحب کو ساتھ لے جائیں وہ پریس گیلری کے صاحبان کی بات سُنیں اور ان کو منا کر لے آئیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر زکوٰۃ و عشر ملک ندیم کامران، معزز ممبران چودھری محمد اقبال اور ڈاکٹر مراد راس پریس گیلری کے صاحبان کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جب تک وہ نہیں آتے تو ہم تھوڑا سا انتظار کر لیں، بہتر رہے گی یا منسٹر صاحب اگر آپ ان کو satisfy کر سکتے ہیں تو کر دیں۔

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ ہم اس میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کو لا رہے ہیں، یہ ہم innovation کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ایڈیشنل سیکرٹری ڈرگ کی ایک نئی پوسٹ create کی گئی ہے۔ ایک پورا ونگ create کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے ایڈیشنل سیکرٹری ڈرگ کی کوئی پوسٹ نہیں تھی اب ایڈیشنل سیکرٹری ڈرگ کی ایک علیحدہ پوسٹ create کی گئی ہے جو اسی کو monitor کریں گے اور اسی کو دیکھیں گے۔ یہ اس سے پہلے نہیں ہوتا تھا یہ نیا کام ہے جو ہماری حکومت نے کیا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جن کا سوال ہے وہ تو کھڑے ہیں۔ جی، میاں صاحب!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرے دوست بھی بار بار وزیر موصوف سے پوچھنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ انہوں نے جز(الف) میں فرمایا ہے کہ ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔بظاہر جو سخت ترین کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے، جوroutine practiceہے وہ یہ ہے کہ ان کو دو تین دن کے لئے sealکر دیا جاتا ہے اور اس کے بعد یہ دوبارہ کھول دیئے جاتے ہیں۔ معزز ممبران بھی بار بار پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ وہ جو سخت ترین قانونی کارروائی ہے وہ کیا ہے،اس سے کیا مراد ہے؟

جناب سپیکر: پکڑ کر جیل میں ڈال دیتے ہوں گے اور آپ کیا چاہتے ہیں؟ جی،وزیر موصوف!

وزیر زراعت / صحت(ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! اس میں samplingکرتے ہیں اس کے بعد جو رزلٹ آتا ہے اگر وہ ثابت کرتا ہے کہ یہ جعلی ادویات ہیں تو اس کے خلاف ایف آئی آر کاٹی جاتی ہے، بندہ arrestہوتا ہے ہم کیس کو بھرپور طریقے سے ڈرگ کورٹ میں prosecuteکرتے ہیں۔ اب یہ عدالتوں کا کام ہے کہ وہ بندے کو چھوڑتی ہیں یا اس کو سزا دیتی ہیں۔ ہمارا محکمہ بھرپور طریقے سے کیس کو prosecuteکرتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، جن کا سوال ہے ان کو بات کرنے دیں پھر آپ بات کریں۔ آپ اپنا سوال دیا کریں۔ جی، میاں نصیر احمد!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا ہے کہ ایف آئی آر بھی کاٹی جاتی ہے اور بندے پکڑ کر اندر بھی کئے جاتے ہیں تقریباً آدھے صفحے کا جواب دیا گیا ہے اور اس میں جس چیز پر زور دیا گیا ہے میں اس پر ایوان اور آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں، اگر آخر میں دیکھا جائے تو اڑھائی ہزار مقدمات میں بندوں کا ذکر نہیں ہے کہ کتنوں کے خلاف ایف آئی آر درج ہوئی ہے اور کتنوں کو پکڑ کر اندر کیا ہے؟ یہ ضرور بتادیا گیا ہے کہ مبلغ 5کروڑ70لاکھ 8ہزار روپے کے جرمانے کئے گئے ہیں لہذا میری گزارش یہ ہے کہ یہ ذمہ داری سے جواب فرمادیں کہ یہ جو 5کروڑ روپے کے جرمانے کئے گئے ہیں کیا آپ نے یہ وصول بھی کئے ہیں؟ اور دوسرا سوال یہ ہے کہ جس طرح آپ نے خود فرمایا کہ ایف آئی آر بھی درج کی جاتی ہے یہ جو لوگ انسانی زندگیوں سے کھیلتے ہیں صرف ان کے سٹور نہیں sealکئے جاتے ان کو گرفتار بھی

کیا جاتا ہے تو اب تک کتنے بندے گرفتار ہوئے ہیں؟ ٹھیک ہے عدالتوں نے چھوڑ دیا ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے مگر یہ بتائیں کہ اب تک کتنے بندے گرفتار ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں، اب آپ کتنوں کی بات نہ کریں؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں تو کہہ رہا ہوں کہ کسی ایک کا بتادیں۔

جناب سپیکر: یہ fresh question بنتا ہے۔

میاں نصیر احمد: اچھا، چلیں! یہ بتادیں کہ کتنی وصولی ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، بتائیں کتنی وصولی ہوئی ہے؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں نے اپنے بھائی سے پہلے گزارش کی ہے کہ یہ عدالتوں کا کام ہے۔ عدلیہ آزاد ہے ہم ان کے معاملات میں interfere نہیں کر سکتے۔ وہ کسی آدمی کو سزا دیتی ہے، کسی کو جرمانہ کرتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جرمانے تو آپ نے وصول کر لئے ہوں گے؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جی، جرمانے ہم نے وصول کر لئے ہیں۔

جناب سپیکر: یقیناً کئی اپیل میں بھی گئے ہوں گے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میری عرض سُن لیں۔

جناب سپیکر: جی، قریشی صاحب! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ابھی فرمایا ہے کہ ایف آئی آر کاٹی جاتی ہے، حالانکہ ایسے cases میں کوئی ایف آئی آر نہیں کاٹی جاتی بلکہ باقاعدہ میٹنگ ہوتی ہے اور ڈی سی او اس کو preside کرتا ہے اس کے بعد اس کیس کو ڈرگ کورٹ میں بھیجا جاتا ہے۔ فوری طور پر پتا نہیں چلتا کہ دوائی جعلی ہے یا نہیں وہ تو analysis کے بعد پتا چلے گا، public analyst report بھیجے گا تو اس پر کارروائی ہو گی۔ یہ بات انہوں نے صحیح نہیں فرمائی۔ دوسرا انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ 5 کروڑ روپے جرمانہ recover کیا گیا ہے جب تک deterrent punishment نہیں ہو گی، اس کو imprisonment نہیں ہو گی اس وقت تک یہ کام کبھی نہیں رُکے گا۔ اس وقت بھی آپ جا کر دیکھیں کہ ادویات کی دُکانوں پر مویشیوں کی دوائیاں فروخت ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر: تجاویز علیحدہ بات ہے، ضمنی سوال پر بات کریں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! اس طرح سے quackery کو فروغ ملے گا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں، تشریف رکھیں۔ آپ کی بات سُن لی ہے۔ شکریہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کو کیا ہوا ہے؟ اب تو آپ ٹھیک ٹھاک ہیں، ماشاء اللہ آپ کی ٹانگ بھی ٹھیک ہے۔
ڈاکٹر نے آپ پر بہت محنت کی ہے، دوائیاں بھی آپ کو صحیح ملی ہیں۔ (قہقہہ)
اب آپ بتائیں کہ کیا ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ نے مجھے پچھلے سوال پر بھی ضمنی سوال کرنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ اب میری بات سُن لیں۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں خود بھی سرکاری ہسپتال میں اپنی ٹانگ کی ایم آر آئی کروانے گیا تھا اور شیخ زید ہسپتال والوں نے مجھ سے بھی 8 ہزار 4 چار سو روپے charge کئے تھے حالانکہ میرا استحقاق بھی تھا۔

جناب سپیکر: شیخ زید ہسپتال حکومت پنجاب کے under نہیں ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میری عرض تو سُن لیں اس کے باوجود انہوں نے بتایا۔۔۔

جناب سپیکر: وہ بعد میں reimburse بھی ہو جاتے ہیں، آپ اس بات کو چھوڑ دیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال تو سُن لیں۔

جناب سپیکر: ابھی آپ تشریف رکھیں، اس سوال پر بہت ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ اگلا سوال جناب جاوید اختر صاحب کا ہے۔ جناب جاوید اختر!

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! .On his behalf (معزز ممبر نے جناب جاوید اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! سوال نمبر 290 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*290: جناب جاوید اختر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان کب تعمیر کیا گیا، اس پر کل کتنے اخراجات آئے؟

(ب) اس میں کل کتنے ڈاکٹرز، پروفیسرز اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(ج) اس ہسپتال میں کون کون سے شعبہ جات ہیں؟

(د) یہ ہسپتال مریضوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کر رہا ہے؟

(ہ) اس ہسپتال میں ڈاکٹرز، پروفیسر کی کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کب سے، ان اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اور یہ کب تک پر ہو جائیں گی؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان کا تعمیراتی کام 04-06-12 کو شروع کیا گیا اور 05-08-08 کو آؤٹ ڈور شروع ہوا۔ اس پر 1100.360 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ب) اس میں 78 میڈیکل آفیسرز، تین پروفیسرز، دو ایسو سی ایٹ پروفیسرز، 16 اسسٹنٹ پروفیسرز اور 11 سینئر رجسٹرار اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج) مذکورہ ہسپتال میں درج ذیل 10 شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔
کارڈیالوجی، کارڈیک سرجری، ریڈیالوجی، انجیوگرافی، انجیوپلاسٹی، پتھالوجی، نیوکلیئر کارڈیالوجی، ڈینٹل ڈیپارٹمنٹ، ایکو کارڈیوگرافی، ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ، ای این ٹی

(د) یہ ہسپتال دل کے متعلق امراض کے لئے ہمہ اقسام سہولیات فراہم کر رہا ہے۔ جن میں انجیوگرافی، انجیوپلاسٹی، ECHO، Echocardiography، CABG وغیرہ شامل ہیں۔

(ہ) اس ہسپتال میں میڈیکل آفیسرز کی آٹھ، پروفیسرز کی پانچ، ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی آٹھ، اسسٹنٹ پروفیسرز کی پانچ اور سینئر رجسٹرار کی 18 اسامیاں خالی ہیں۔ میڈیکل آفیسرز کی 2000 اسامیوں جبکہ وومن میڈیکل آفیسرز کی 400 اسامیوں پر بذریعہ PPSC مستقل بنیادوں پر بھرتی جاری ہے۔ جیسے ہی بھرتی کا عمل مکمل ہو گا میڈیکل آفیسرز کی خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی جبکہ دیگر اسامیوں پر بھرتی کے لئے اخبار میں اشتہار دے دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان ہے اس سے جنوبی پنجاب کے 17 اضلاع ہائے اور دوسرے صوبوں والے بھی فائدہ اُٹھاتے ہیں مگر وہاں پر 45 ڈاکٹر نہیں ہیں، پروفیسر حضرات کی کمی ہے اور اگر آپ وہاں جاکر دیکھیں تو ہزاروں کی تعداد میں لوگ فرشوں پر لیٹے ہوئے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ ڈاکٹر کی 45 اسامیاں خالی ہیں۔ پوچھا گیا ہے کہ یہ کب سے خالی ہیں مگر یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں اور کب تک پُر ہوں گی۔ یہ دونوں چیزیں نہیں بتائی گئیں۔ اتنا اہم کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ ہے، مہربانی کریں کہ تاریخ بتائی جائے کہ کب تک یہ اسامیاں پُر کر دی جائیں گی؟ وہاں سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف! بتائیں کہ وہ 45 اسامیاں کب تک پُر ہو جائیں گی؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! جناب وزیر اعلیٰ نے خصوصی طور پر ان کی اجازت سے پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ابھی 2 ہزار کے قریب میڈیکل آفیسر بھرتی کئے ہیں جو ہر ڈویژن میں کمشنر صاحب کی disposal پر بھیج دیئے گئے ہیں اور اس کے علاوہ need base کے تحت جہاں ان کی ضرورت ہے وہاں پر بھی depute کئے جاتے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ 2 ہزار ڈاکٹروں میں سے ان کے ہسپتال میں بھی ڈاکٹر جائیں گے اور 8 سو WMO پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی ہونے جا رہی ہیں۔ اس کے علاوہ ہماری حکومت نے ایڈہاک سسٹم کے تحت کالج کی سلیکشن کمیٹی یا مینجمنٹ بورڈ کو اجازت دے دی ہے کہ وہ ٹیچنگ سٹاف جس میں اسسٹنٹ پروفیسر، رجسٹرار اور پروفیسر حضرات آتے ہیں ان کو اشتہارات کے ذریعے رکھ سکتے ہیں، اس کی اجازت دے دی گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد یہ کمی پوری ہو جائے گی۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! 26۔ نومبر کو بھی انہوں نے یہی بات کی ہے، یہ اس سے پہلے کا process ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ 2 ہزار میڈیکل افسران کی بات نہیں ہے۔ یہاں پر تو پروفیسر، اسسٹنٹ پروفیسر، کارڈیالوجی کے پروفیسر وہاں پر نہیں ہیں۔ میں بلکہ آپ کو بھی دعوت دیتا ہوں کہ وہاں جاکر دیکھیں کہ کارڈیالوجی کا کیا حشر ہو رہا ہے؟ وہاں پروفیسر نہیں ہیں لوگ بہت پریشان ہیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ اس کو کار خیر سمجھتے ہوئے، میڈیکل آفیسر تو ہوتے رہیں گے وہاں پر پروفیسروں کی اسامیاں پُر کروائی جائیں۔ میں اس معزز ایوان کے توسط سے آپ سے درخواست کرتا

ہوں کہ پروفیسروں کی اسامیوں کے لئے تاریخ دی جائے کہ کب تک وہاں پر پروفیسر تعینات ہو جائیں گے؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب والا! پروفیسر صاحبان کے انٹرویو کی تاریخ 14اور 16-دسمبر آ چکی ہے۔اس تاریخ کو ہمارا جو criteria demanded ہے اس حساب سے اگر کوئی پروفیسر صاحبان select ہو گئے تو انشاءاللہ وہ join کر لیں گے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! سوال نمبر333 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شیخوپورہ: بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*333: **جناب فیضان خالد ورک:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-166 شیخوپورہ میں کتنے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز ہیں ان کے ناموں سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ایسے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز ہیں جن میں ڈاکٹرز اور متعلقہ سٹاف موجود نہ ہے اور ادویات کی سہولت بھی نہ ہے ایسے سنٹرز کے نام بیان فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت ان سنٹرز میں ڈاکٹرز، متعلقہ سٹاف اور ادویات کی دستیابی کو یقینی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) حلقہ پی پی-166 شیخوپورہ میں ایک آر ایچ سی جنڈیالہ شیر خان ہے جبکہ 10 بی ایچ یوز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔عمونکے، چھاپہ، مرزا ورکاں، ورن، کالوکے، گھنگ، رنیکے، مدوالہ خورد، ملیاں کلاں اور ساہو کی ملیاں۔

(ب) بی ایچ یو کالوکے، عمونکے، مدوالہ خورد اور ساہو کی ملیاں میں ڈاکٹر کی اسامی خالی ہے جبکہ اس کے علاوہ تمام بی ایچ یوز پر ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف تعینات ہے RHC جنڈیالہ شیر خان میں

SMOاورWMOکی اسامی خالی ہے تاہم تمام مراکز صحت میں RHCاور BHUلیول کی تمام ادویات وافر مقدار میں موجود ہیں۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ صحت حکومت پنجاب مستقبل بنیادوں پر 2000میڈیکل آفیسرز اور 400ومن میڈیکل آفیسرز بذریعہ PPSC بھرتی کر رہا ہے اور بھرتی کا عمل جلد ہی مکمل ہو جائے گا جس سے ڈاکٹرز کی خالی اسامیاں جلد ہی پُر کر دی جائیں گی۔اس کے علاوہ ماہانہ بنیاد پر واک ان انٹرویو کے تحت ڈاکٹرز کی بھرتی کی جارہی ہے۔ ڈاکٹر کی دستیابی کی صورت میں خالی اسامی کو فوراً پُر کر دیا جائے گا۔

وہ تمام ادویات جو کسی بھی BHUاورRHC کو مہیا کی جاتی ہیں وہ تمام ادویات مذکورہ سنٹرز پر بھی دستیاب ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب والا! انہوں نے جواب کے جز(ب) میں بتایا ہے کہ اس کے علاوہ تمام BHUs پر ڈاکٹر اور دیگر سٹاف تعینات ہے۔چند BHUs کے متعلق انہوں نے کہا کہ وہاں پر ڈاکٹر تعینات نہیں ہیں۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر ڈاکٹر کیوں موجود نہیں ہیں؟ میں ان سے یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ یہ ایسی جگہیں ہیں جہاں پر میں خود وقتاً فوقتاً visit کرتا رہتا ہوں۔ کم از کم دو ماہ سے زائد ہو چکے ہیں اور یہاں پر پوسٹیں خالی ہیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر زکوٰۃ و عشر ملک ندیم کامران، معزز ممبران چودھری محمد اقبال اور ڈاکٹر مراد راس ایوان میں تشریف لائے)

جناب سپیکر: ایک منٹ کے لئے آپ تشریف رکھیں۔ ملک ندیم کامران صاحب تشریف لے آئے ہیں پہلے میں ان کی بات سن لوں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اپوزیشن کے کچھ دوست، میں اور چودھری اقبال صاحب آپ کے حکم کے تحت پریس گیلری کے دوستوں کے پاس گئے تھے،ان سے بات ہوئی ہے پانچ منٹ کے بعد وہ تشریف لے آئیں گے۔ اس کے بعد ہماری ان سے جو بات ہوئی ہے وہ آپ کے سامنے رکھ دی جائے گی۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ شکریہ

جناب فیضان خالد ورک: جناب والا!میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ مختلف گاؤں میں جو سیٹیں خالی پڑی ہوئی ہیں جن کو BHU کا نام دیا گیا ہے ان کو خالی کیوں رکھا گیا ہے، ان پوسٹوں کو خالی پڑے ہوئے دو ماہ سے زائد کا عرصہ ہو گیا ہے لیکن وہاں پر ابھی تک کوئی ڈاکٹر تعینات نہیں ہوا ہے، کیا ان لوگوں کو علاج معالجہ کی ضرورت نہیں ہے؟

جناب سپیکر: وہ تو انہوں نے پہلے ہی بتا دیا ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب والا!آپ یہ بھی دیکھیں کہ وہاں پر کوئی ڈاکٹر ہی موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب!ان کو بتا دیں تاکہ ان کی تسلی ہو جائے۔

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب والا!میں نے پہلے بھی آپ کی وساطت سے گزارش کی ہے کہ دو ہزار کے قریب میڈیکل آفیسر ز پبلک سروس کمیشن کے ذریعے select ہو کر متعلقہ ڈویژن میں جا چکے ہیں اور need base system کے تحت RHC اور BHU میں ان کی تعیناتی کی جا رہی ہے۔اس میں سے 800 وومن میڈیکل آفیسر ز بھی موجود ہیں، مجھے یہ بھی امید ہے کہ 2800 ڈاکٹروں کی بھرتی ہونے کے بعد ان کے جو BHUs اور RHCs ہیں وہ بھی خالی نہیں رہیں گے اور کافی حد تک ان کی demand پوری ہو جائے گی۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب والا!اگر ان دنوں وہاں پر کوئی بھی ایمر جنسی ہو جائے تو پھر لوگ کیا کریں گے؟ پچھلے دنوں میں خود RHC جنڈیالہ شیر خان میں رات تقریباً دس بجے گیا لیکن وہاں پر کوئی ڈاکٹر موجود نہیں تھا۔۔۔

جناب سپیکر: جنڈیالہ شیر خان اور شیخوپورہ کا کتنا فاصلہ ہے؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب والا!یہ کوئی سولہ کلومیٹر کا فاصلہ بنتا ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس سے بھی کم ہو گا۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب والا!کم از کم اتنا ضرور ہے۔

جناب سپیکر: وزیر موصوف اگر اچھا کام کر رہے ہیں تو انہیں کرنے دیں۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب والا!RHC میں خود جاتا رہا ہوں ابھی کچھ دن پہلے میں وہاں پر گیا تو وہاں پر اندر جانور ایسے پھر رہے تھے جیسے کوئی چراغاں ہو۔ میں نے ہسپتال کے عملے کا Attendance

Register دیکھا تو وہاں پر حاضری والے خانے خالی پڑے ہوئے تھے اور کئی دنوں کی حاضری ہی نہیں لگی تھی۔ میں نے خود وہاں پر ان خانوں میں absent لگائی اور بے شمار لوگوں کی غیر حاضری لگا کر میں وہاں سے نکلا ہوں۔اس پر کیا action لیا گیا ہے؟ میں نے وہاں پر کوئی ہیلتھ سنٹر نہیں چھوڑا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بھی اپنے اختیارات سے تجاوز نہ کیا کریں، یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔اپنے اختیارات سے تجاوز کرنا مناسب بات نہیں ہے۔آپ ویسے ہی لکھ دیتے یا ان کی complaint کر دیتے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب والا! میں وہاں پر نوٹ بھی لکھ کر آیا ہوں۔

جناب سپیکر: اس کی اتھارٹی آپ کے پاس نہیں ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: چلیں! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔

ملک محمد احمد خان: جناب والا! کیا وزیر صاحب ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ جن چار Basic Health Units کے اندر ڈاکٹر ہی موجود نہیں ہیں تو کیا ڈاکٹروں کا تعینات نہ کیا جانا ایسے نہیں construe کیا جائے گا کہ وہاں پر عطائیت کو فروغ دیا جا رہا ہے۔اس پر statement دے دیں کہ اگر وہاں پر کوئی ڈاکٹر ہی موجود نہیں ہے تو میں کس سے جا کر اپنا علاج کرواؤں گا، یہ بھی مجھے بتا دیں کہ کیا quackery کو promote کیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: اللہ کرے کہ آپ کو کچھ بھی نہ ہو اور آپ کسی ڈاکٹر کی تلاش میں نہ ہی ہوں تو بہتر ہے۔

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب والا! ڈاکٹروں کی کمی بڑی دیر کا backlog چلا آ رہا تھا ہم نے ہی پہلی دفعہ اس کو پورا کیا ہے۔

جناب سپیکر: میں آپ کو شاباش دیتا ہوں۔

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب والا! یہ 2800 ڈاکٹر انہی کے لئے بھرتی کئے گئے ہیں یہ تمام کے تمام BHUs کے لئے بھرتی کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: بہت اچھا، شاباش۔اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ کی طرف سے ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 379 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ خطرناک جرم ہے؟ (قہقہہ)

جناب احمد شاہ کھگہ: کوئی بات نہیں اللہ تعالیٰ بچائے گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پاکپتن ملکہ ہانس میں سینئر میڈیکل آفیسر کی اسامی کو پُر کرنے کا معاملہ

*379: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ملکہ ہانس، پاکپتن میں رورل ہیلتھ سنٹر میں ڈاکٹروں اور پیرا میڈیکل سٹاف کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کافی عرصہ سے اس RHC میں سینئر میڈیکل آفیسر کی سیٹ خالی ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب RHC ملکہ ہانس میں سینئر میڈیکل آفیسر کی خالی اسامی پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) مذکورہ آر ایچ سی میں سینئر میڈیکل آفیسر، میڈیکل آفیسر، وومن میڈیکل آفیسر، ڈینٹل سرجن، کی ایک ایک اسامی جبکہ چارج نرسز کی 6 اسامیاں، لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کی 2 اسامیوں سمیت مختلف گریڈز کی کل 61 اسامیاں منظور شدہ ہیں جن میں سے 53 اسامیاں پُر شدہ جبکہ 8 اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب،ج) SMO کی اسامی پر تعیناتی بذریعہ پروموشن کی جاتی ہے۔ جیسے ہی میڈیکل آفیسرز کی ترقی گریڈ 18 میں بطور SMO ہو گی تو مذکورہ RHC پر SMO تعینات کر دیا جائے گا۔ مزید عرض ہے کہ ڈاکٹر عبدالمجید، میڈیکل آفیسر بطور انچارج RHC ملکہ ہانس کام کر رہے ہیں۔ اور مریضوں کو طبی سہولیات سمیت مذکورہ RHC کے انتظامی امور کو احسن طریقے سے چلا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب والا! میں نے سوال کیا تھا کہ ملکہ ہانس ہمارا ایک قصبہ ہے جس کی آبادی تقریباً پچاس ہزار کے قریب ہے۔ وہاں پر یہ ہسپتال ہے اور وہاں پر عرصہ تقریباً چار سال سے سینئر ڈاکٹر کی پوسٹ خالی چلی آ رہی ہے جس کو پُر کرنا بہت ضروری ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ جواب لینا چاہتا

ہوں کہ یہ پوسٹ کتنے عرصہ سے خالی ہے اور جو جونیئر ڈاکٹر وہاں پر تعینات ہے وہ کتنے عرصہ سے ادھر کام کر رہا ہے؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب والا! میں آپ کی وساطت سے گزارش کرتا ہوں کہ SMO کی جو پوسٹ ہوتی ہے یہ promotion کے ذریعے پُر کی جاتی ہے، ان کی direct induction نہیں ہوتی۔ ہم نے promotion کے لئے محکمہ کو کہا ہوا ہے اور اس سلسلے میں پندرہ سو سے زائد ڈاکٹروں کی reports بن چکی ہیں جن کی سترہ گریڈ سے اٹھارہ گریڈ میں promotion ہو رہی ہے، جیسے ہی promotion ہوتی ہے تو انشاء اللہ ان کو SMO لگا دیا جائے گا۔ ایک مہینہ تک ان کی promotion ہو جائے گی۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب والا! آپ کی وساطت سے میری یہ گزارش ہو گی کہ جس جونیئر ڈاکٹر عبدالمجید کا نام یہاں پر بتایا گیا ہے، یہ عرصہ چار سال سے لگے ہوئے ہیں اور یہ وہاں کے مقامی ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ وہاں پر سینئر ڈاکٹر کا ہونا بہت ضروری ہے۔ یہ ڈاکٹر صاحب وہاں پر چار سال گزار چکے ہیں اب بے شک یہ پاکپتن ہی چلے جائیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے یہاں پر اعلان کیا تھا کہ بجلی چوری سے متعلقہ لوگوں کی کبھی معافی نہیں ہو گی۔ حالانکہ اس ڈاکٹر پر بجلی چوری کی ایف آئی آر بھی درج ہے، یہ مقامی ہے وہاں یہ ہڈیاں توڑ کر لوگوں کو رزلٹ دے دیتا ہے۔ میری آپ کے توسط سے یہ گزارش ہے کہ اس کو کسی اور جگہ بھیج کر پنجاب کے کسی بھی حصہ سے کسی اور ڈاکٹر کو وہاں پر لگانا بہت ضروری ہے۔ اگر وزیر موصوف کہیں تو میں ان کو ایف آئی آر کا نمبر بھی بھجوا دوں گا اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ اس کو وہاں سے تبدیل کیا جائے۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب تو آپ کے ضلع کے ہیں اور آپ کو نزدیک ہی مل جاتے ہیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب والا! ان کو پتا ہے۔

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب والا! یہ جو بجلی چوری کا یا medico legal غلط دینے کا بتا رہے ہیں یہ ان کے خلاف complaint کریں ہم اس پر action لیں گے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ اگلا سوال بھی جناب احمد شاہ کھگہ کا ہے اور دونوں سوالات کی دفعات بڑی عجیب ہیں۔ (قہقہے)

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 380 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پاکپتن: پی پی۔229 میں بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*380: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔229 پاکپتن میں کتنے BHUs اور RHCs ہیں، نام مع پتا جات بتایا جائے؟

(ب) حلقہ میں موجود BHUs اور RHCs میں میڈیکل و پیرا میڈیکل سٹاف مع نام و تعداد کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) جن BHUs اور RHCs میں میڈیکل و پیرا میڈیکل سٹاف کی کمی ہے کیا حکومت ان میں اس کمی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) حلقہ پی پی۔229 پاکپتن میں 2 آر ایچ سیز جبکہ 11 بی ایچ یوز ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

آر ایچ سی ملکہ ہانس اور آر ایچ سی 93/D نور پور جبکہ BHU جعفر علی شاہ، BHU 72/D، BHU چک شاہ کھگہ، BHU 22/EB، BHU 16/EB، BHU چک شفیع، BHU کوٹ ہیرا سنگھ، BHU 80/D، BHU 84/D، BHU 62/SP، BHU 102/D

(ب) مذکورہ بالا طبی سنٹروں پر تعینات میڈیکل و پیرا میڈیکل سٹاف کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز پر ڈاکٹروں کی اسامی پُر ہیں صرف RHC ملکہ ہانس پر SMO کی سیٹ خالی ہے۔ جس کو بذریعہ ترقی پُر کیا جائے گا۔ پیرا میڈیکل سٹاف کی خالی اسامیوں پر حکومت وقتاً فوقتاً بھرتی کرتی رہتی ہے تاہم بعض اوقات کسی اہلکار کی ٹرانسفر، ریٹائرمنٹ یا دیگر کسی وجہ سے اسامیاں خالی ہوتی رہتی ہے۔ اس وقت پیرا میڈیکل سٹاف کی بھرتی پر حکومت پنجاب کی جانب سے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبری SOR-IV(S&GAD)10-5/2013 (BAN) مورخہ 28-06-2013 سے پابندی ہے۔ جیسے ہی پابندی ختم ہو گی تو خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب والا! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو اسامیاں بتائی گئی ہیں یہ کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

جناب سپیکر: آپ ابھی آئے ہیں یا پہلے سے یہاں تشریف فرما تھے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب والا! میں پہلے سے بیٹھا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ تو پہلے ہی اس کا جواب دے چکے ہیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: اگر بتادیا ہے تو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ان کو بتادیں اور remind کروادیں۔

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب والا! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ وہ ڈاکٹر ان کے ڈسٹرکٹ میں بھی جا چکے ہیں، کمشنر صاحب نے ان کو appoint کر دیا ہے۔ میرے ذاتی علم میں ہے کہ وہ ڈاکٹر حضرات BHUs اور RHC اور THQ میں اس وقت join کر چکے ہیں۔ اگر ان کے علاقہ میں انہوں نے join نہیں کیا تو وہ جلدی join کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جناب اعجاز خان!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اگلا سوال بھی جناب اعجاز خان کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر مراد راس کی طرف سے ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال نمبر 524 ہے۔

(اس مرحلہ پر صحافی صاحبان واک آؤٹ ختم کر کے گیلری میں واپس تشریف لے آئے)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: Welcome جی، فرمائیں!

ڈاکٹر مراد راس: میں سمجھ رہا ہوں کہ میں نے سوال نمبر بتایا ہے تو سارے میرے لئے کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میڈیا کا welcome تھا اور آپ بھی ساتھ کر رہے تھے۔

DR MURAD RAAS: I want to thank.

جناب سپیکر: میڈیا کو welcome کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب! آپ ذرا ایک منٹ تشریف رکھیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ابھی آپ نے مجھے اور دیگر ساتھیوں کو حکم دیا تھا کہ ہم صحافی برادری سے بات کریں تو ایوان کے کہنے اور آپ کے حکم پر ہم لوگ ان کے پاس گئے۔ یہ protest میں شامل تھے جس میں ہم بھی شامل ہوئے اور ان کو یقین دہانی کرائی کہ کراچی میں ایکسپریس پر جو واقعہ ہوا ہے وہ شرمناک بھی ہے اور alarming بھی۔ اس واقعہ کی ہمارا پورا ایوان unanimously مذمت کرتا ہے اور آپ کے اس protest میں شامل ہے۔ ہم نے ان سے بات کی ہے کہ اسمبلی میں ایک متفقہ قرار داد منظور کی جائے گی جس میں حکومت سندھ سے request کی جائے گی کہ culprits کو کیفر کردار تک پہنچائے اور آئندہ آنے والے دنوں میں ان چیزوں سے اجتناب کیا جائے، نہ صرف سندھ بلکہ باقی ملک اور خصوصی طور پر پنجاب میں بھی ایسے انتظامات کئے جائیں جن سے صحافی برادری مطمئن ہو سکے کہ ایسے واقعات دوبارہ نہیں ہوں گے اور ایسے سنگین واقعات سے ملک میں جو انارکی پھیلنے کا اندیشہ ہے اس سے بچا جائے۔ اپوزیشن لیڈر نے بھی ان سے یہ بات کی ہے۔ ابھی رانا ثناء اللہ خان صاحب تشریف لے آتے ہیں تو ہماری خواہش ہے کہ اس سلسلے میں ایک متفقہ قرار داد منظور کی جائے جس میں پورے ایوان کی consensuses ہو اور ہم ان کو یقین دہانی کراتے ہیں کہ انشاء اللہ ہم آپ کے ساتھ ہیں اور اس کے لئے تمام تر عملی اقدامات جو ہو سکتے ہیں وہ کئے جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: مراد راس صاحب! ٹھیک ہے؟ Agreed?

ڈاکٹر مراد راس: جی، Agreed

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے، قائد حزب اختلاف آ گئے ہیں اور ابھی لاء منسٹر صاحب آتے ہیں تو ایک متفقہ قرار داد ہو گی۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): شکریہ

جناب سپیکر: جی، مراد راس صاحب! سوال نمبر بولئے گا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال نمبر 524 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا معاملہ

*524: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں کتنے میڈیکل کالج ہیں ان کے نام و مقام سے آگاہ کریں؟

(ب) ان کالجوں میں سپرنٹنڈنٹ اور ایڈمن آفیسرز کی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں، ان کی علیحدہ علیحدہ کالج وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کیا کالج انتظامیہ ان اسامیوں کو fill کرنے کا اختیار رکھتی ہے اگر ہاں تو ان اسامیوں کو بر وقت fill نہ کرنے والے ذمہ داران کے خلاف حکومت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو کیوں؟

(د) مذکورہ کالجوں کی انتظامیہ نے ان خالی اسامیوں کو fill کرنے کے لئے کتنی دفعہ ڈی پی سی کی میٹنگز منعقد کیں تاریخ و سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) پنجاب میں اس وقت 14 میڈیکل کالج کام کر رہے ہیں جن کے نام و مقام کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ اسامیوں کی کالج وار تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) میڈیکل کالج ایڈمن آفیسرز کو ڈائریکٹ ملازم رکھنے کا اختیار نہیں رکھتے۔ یہ پوسٹ پروموشن پوسٹ ہے جو کہ انہیں میڈیکل کالجوں میں تعینات سپرنٹنڈنٹس کی سنیارٹی تمام ٹیچنگ کالج / ہسپتال کی مشترکہ ہے جو کہ محکمہ صحت کی نوٹیفائیڈ ہے۔ ان خالی اسامیوں کو ترقی کے ذریعے پُر کر لیا جائے گا۔ اس سلسلے میں سنیارٹی لسٹ کو نوٹیفائی کیا جا رہا ہے۔ سکیل 1 سے 15 تک تمام اسامیوں کی ترقی کے کیسز متعلقہ میڈیکل کالجوں / ہسپتال کے سربراہان خود کرتے ہیں۔ تاہم سکیل 16 کا کیس ان تمام سربراہان نے بنا کر محکمہ صحت کو ارسال کرنا ہوتا ہے جس کے بعد محکمہ صحت اس پر DPC بلاتا ہے۔ اس کے بعد ان لوگوں کی ترقی کے آرڈرز ہوتے ہیں جن کی DPC نے سفارش کی ہوتی ہے۔ جو کہ ابھی تک محکمہ صحت کو کوئی کیس نہ آیا ہے۔ تاہم تمام سربراہان کو آگاہ کیا جا رہا ہے کہ ان لوگوں کے پروموشن کیسز مکمل کر کے محکمہ صحت کو ارسال کریں تاکہ ان پر غور کر کے DPC منعقد کر کے ان کو بطور سپرنٹنڈنٹ ترقی دی جا سکے۔ اس معاملے میں محکمہ صحت کا کوئی بھی آفیسر رکاوٹ نہ ہے۔

(د) آخری دفعہ ڈی پی سی2000 میں ہوئی تھی۔ جس میں آفس سپرنٹنڈنٹس کو بطور ایڈمن آفیسرز ترقی دی گئی تھی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ 29 نوکریاں ہیں جو کہ 2000 سے خالی پڑی ہیں۔ میں اس سلسلے میں تھوڑی سی history دینا چاہتا ہوں کہ انہیں خالی پڑے تیرہ سال ہو گئے ہیں۔ تیرہ سال سے یہ 29 کی 29 اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں۔ جنوری 2012 کے اندر صلاح الدین صاحب اور عامر صاحب نے اس پر سوال جمع کرایا تھا جس کے جواب میں کہا گیا تھا کہ مارچ تک اس کی میٹنگ بلائی جائے گی اور یہ fill posts کر دی جائیں گی اس بات کو بھی دو سال ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک اس پر کوئی action نہیں لیا گیا۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس پر آج بھی کوئی date دی جائے گی یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ ایڈمن آفیسر کے بارے میں سوال کیا گیا ہے۔ یہ پروموشن پوسٹ ہے، یہ direct induction نہیں ہوتی بلکہ یہ پروموشن کے ذریعے ہوتی ہے تو میں اپنے بھائی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک بہت اچھے مسئلے کی طرف نشاندہی کی ہے۔ ہم اسے پہلے ہی دیکھ رہے ہیں لیکن اب اس کو fast track پر کر دیں گے اور میں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ جلد ان کی DPC منعقد کی جائے گی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جنہوں نے نیچے سے اوپر level پر آنا تھا وہ تیرہ سال سے بوڑھے ہو کر گھر چلے گئے ہیں جو امید کر رہے تھے کہ ان کو یہ نوکریاں ملیں گی وہ ریٹائر ہو چکے ہیں۔ تیرہ سال سے ایک issue کو نہیں اٹھایا گیا اور یہ اسامیاں خالی رکھی گئی ہیں۔ میں آپ کو کچھ information دینا چاہتا ہوں جو اسی ایوان کی information ہے اور جو چیزیں یہاں پر ہوئی تھیں۔ اگست 2013 کے اجلاس میں بھی صلاح الدین صاحب نے یہ سوال اٹھایا تھا اور اس پر یہ کہا گیا تھا کہ DPC کی میٹنگ کبھی ہوئی ہی نہیں حالانکہ جنوری 2012 میں انہوں نے کہا تھا کہ یہ میٹنگ ہوئی ہے۔ مجھے صرف یہ سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ یہ میٹنگ ہوئی، نہیں ہوئی، کب بلانی ہے یا کیوں کرنی ہے۔ ہمیں یہاں پر غلط information کیوں دی جا رہی ہے؟ میں سارا ریکارڈ ساتھ لے کر آیا ہوں۔ یہ یہاں کے جوابات کا ریکارڈ ہے۔ ہمیں یہاں پر

غلط information دی جا رہی ہے پہلے کہا گیا کہ یہ میٹنگ بلائی گئی ہے اس کے بعد کہا گیا کہ یہ میٹنگ نہیں بلائی گئی پھر کہا گیا کہ اسامیاں بھر دیں گے اب دو سال ہو گئے ہیں لیکن اسامیاں نہیں بھری گئیں۔ یہاں صرف بیوروکریسی کے ذریعے جوابات لے کر ہمیں اس طرح satisfy نہ کریں تو بہتر ہے۔ لوگ تیرہ سال سے نوکریوں کا انتظار کر رہے ہیں لیکن ابھی تک ان کو adjust نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: وہ پروموشن کی بات کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! تیرہ سال کے اندر کسی کی پروموشن نہیں ہوئی، میرا یہ سوال ہے کہ تیرہ سالوں میں کسی کی پروموشن نہیں ہوئی؟ منسٹر صاحب! آج یہاں پر date دیں کہ کس دن میٹنگ ہونی ہے۔ ہمیں مہینہ نہیں بلکہ date چاہئے کہ کس date کو میٹنگ ہو گی؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ایوان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس کی سنیارٹی لسٹ بن چکی ہے۔ اعتراضات کے لئے ایک مہینے کا ٹائم دینا ضروری ہوتا ہے۔ ہم نے وہ ایک مہینے کا ٹائم دیا ہے اس کے بعد DPC منعقد ہو گی اور اس کے بعد پروموشن ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس پر کوئی date کوئی time frame نہیں دیا گیا۔ میری صرف اتنی استدعا ہے کہ اس پر کوئی date کوئی time frame دے دیں۔

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟ وہ ایک مہینے کا ٹائم بھی تو دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: ایک مہینہ مطلب تین جنوری تک ہو جائے گا؟

MINISTER FOR AGRICULTURE/HEALTH (Dr Farakh Javed): Mr Speaker! By the end of January

جناب سپیکر: یہ کوئی حق تو نہیں ہوتا بہر حال اگر آپ نے DPC کرنی ہے تو وہ کر کے اسے نمٹائیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس کا مطلب ہے کہ وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ 3۔جنوری تک ہو جائے گی۔

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں نے by the end of January کہا ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ ان کی بات غور سے سنیں۔ منسٹر صاحب! فارمولا بتا دیں کہ کیا کرنا چاہتے ہیں، کب تک ہو جائے گی؟ بس اتنی بات ہے۔

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! اعتراضات ہماری قانونی مجبوری ہے ہمیں وہ اعتراضات collect کرنا پڑتے ہیں۔ ہم اس کے بغیر DPC نہیں کر سکتے۔ لسٹ notify کرنا ہوتی ہے تو by the end of January انشاءاللہ یہ DPC ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال سردار وقاص حسن موکل صاحب کا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 526 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں خالی اسامیوں کو بر وقت پُر نہ کیا جانا

*526: **سردار وقاص حسن موکل:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں سپرنٹنڈنٹ اور ایڈمن آفیسرز کی خالی اسامیوں کو fill کرنے کے لئے مورخہ 12-02-06 کو ڈی پی سی کی میٹنگ طلب کی گئی تھی تاکہ ان اسامیوں کو fill کیا جا سکے؟

(ب) مذکورہ میٹنگ میں کن کن اسامیوں کو ترقی کے ذریعے fill کیا گیا، اگر نہیں کیا گیا تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اسامیوں کو پُر نہ کرنے میں چند افسران بالا رکاوٹ بنے ہوئے ہیں، کیا محکمہ ان ذمہ دار افسران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) مورخہ 06-02-2010 کو سپرنٹنڈنٹ اور ایڈمن آفیسرز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے محکمہ صحت میں ڈی پی سی طلب نہ کی گئی۔

(ب) مذکورہ تاریخ کو سپرنٹنڈنٹ /ایڈمن آفیسر کی ترقی کے لئے کوئی کیس زیر غور نہ آیا تھا۔ تاہم اب ایڈمن آفیسرز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے ڈی پی سی جلد ہی منعقد کر لی جائے گی۔ اس سلسلے میں سنیارٹی لسٹ نوٹیفائی کی جا رہی ہے۔

(ج) چونکہ کوئی بھی ڈی پی سی برائے ترقی سپرنٹنڈنٹ/ایڈمن آفیسر نہ ہوئی ہے لہذا کوئی بھی آفیسران کی ترقی میں حائل نہ ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! چونکہ میرا سوال بھی ڈاکٹر مراد صاحب کے سوال سے بڑا related ہے اس لئے میں اس پر زیادہ بات نہیں کروں گا لیکن اس کے جواب پر یہ ضرور کہوں گا کہ منسٹر صاحب کی طرف سے جو جواب آئے ہیں ان کے اندر یہی لکھا گیا ہے کہ DPC طلب نہ کی گئی ہے جبکہ میرے پاس بھی evidence ہے، exact date, exact time ہے۔ ملک محمد عامر ڈوگر صاحب نے بروز منگل مورخہ 24۔جنوری 2012 کو exactly یہی سوال کیا تھا، سوال نمبر 4890 تھا جس کے جواب میں لکھا گیا اور یہ on record ہے کہ DPC کی میٹنگ 6۔فروری بروز سوموار طلب کی گئی ہے۔ کاپی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کون سے سال کی بات کر رہے ہیں؟

سردار وقاص حسن موکل: میں 24۔جنوری 2012 کی بات کر رہا ہوں۔ میں صرف اس کی clarification چاہوں گا۔ اسی کے last میں لکھا گیا ہے کہ Departmental Promotion Committee کی سفارش پر قواعد و ضوابط کی کارروائی کے بعد مارچ 2012 تک vacant seats پُر کر دی جائیں گی۔ ہم کس چیز کو consider کریں؟

جناب سپیکر: کس چیز کو؟

سردار وقاص حسن موکل: ہم کس چیز کو consider کریں کہ انہوں نے جو 2012 میں لکھا تھا وہ ٹھیک ہے یا جو اب کہہ رہے ہیں، وہ ٹھیک ہے، کیا ٹھیک ہے اور کیا غلط ہے؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! اسمبلی کا یہ ایوان ہمارے لئے بڑا مقدس ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر کوئی ambiguity ہے یا اس میں کوئی غلطی ہے ہم اسے چیک کر لیتے ہیں کہ آیا پہلے ایسا جواب آیا ہے یا نہیں؟ اور جو جواب اب آیا یہ مختلف کیوں ہے۔ ہم اسے ضرور چیک کرتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر اسی سے متعلق ہے کہ ہم یہاں پر پچھلے چار چھ ماہ سے دیکھ رہے ہیں کہ سوالات کے جوابات سے ممبران کا قطعی طور پر اطمینان نہیں ہوتا۔ اب یہ اتنی واضح contradiction ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا اطمینان نہیں ہوتا یا تمام ممبران کا نہیں ہوتا؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! دو ممبران کی طرف سے یہ اتنی واضح contradiction ریکارڈ کے ساتھ آئی ہے۔ یہ اس ایوان کا breech of privilege ہے، ایوان کی توہین کی گئی ہے۔ آپ نے دو سال پہلے ایک بات کی اور دونوں ممبران اس کا تحریری ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ اگر آپ بات کو اس طرح گول مول کر کے ٹالیں گے تو مناسب نہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اس پر سنجیدہ ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: انہوں نے جو بات کی ہے اس پر بھی ذرا غور فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): رانا صاحب! میری گزارش صرف یہ ہے کہ ماضی کے اندر بھی یہی بات کہی گئی، دو سال پہلے بھی یہی بات کہی گئی اور آج بھی وہی جواب دیا جا رہا ہے۔ ایوان کے اندر اس طرح کی غلط بیانی نہیں ہونی چاہئے۔ اگر نہیں ہوا تو آپ اعتراف کر لیں اور یہ admit کر لیں۔ دو سال پہلے جو جواب دیا گیا تھا آج بھی بالکل من وعن وہی print کر کے یہاں بھیج دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب اس کی ساری تفصیل آپ کو بتائیں گے۔ وہ اس کو مکمل طور پر چیک کر لیں گے۔ اصل میں seniority cum fitness کی بنیاد پر یہ promotion ہوتی ہے۔ بعض اوقات کسی کے خلاف کوئی ایسی چیزیں ہوتی ہیں کہ جن کی وجہ سے رکاوٹ آ جاتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب اس کو جلد کروا دیں گے۔ آپ کیوں اتنا پریشان ہو رہے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): پریشانی والی بات نہیں بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ جو نہیں ہو سکا اس کو admit کر لیں کہ یہ نہیں ہو سکا اور آئندہ ہو گا۔ غلط بیانی نہیں ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب اس کو چیک کریں گے اور اگر غلط بیانی ثابت ہوئی تو اس کا notice لیا جائے گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ آپ ہمیں ان سے deadline دلوا دیں کہ کب تک یہ ہمیں چیک کر کے بتا دیں گے؟ کیا یہ ہمیں سات دن یا دس دن بعد بتائیں گے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ان کو کچھ بتانا چاہتے ہیں تو بتا دیں۔

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کو مطمئن کر دوں گا۔ میں ان کے ساتھ خود محکمہ میں جاؤں گا اور اگر کوئی پرانا جواب اس موجودہ جواب کی contradiction میں دیا گیا ہے تو اس پر action لیا جائے گا کہ اس معزز ایوان میں غلط بیانی کیوں کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، بہت مہربانی۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔۔۔ وہ تشریف فرما نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔۔۔ وہ تشریف فرما نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راشدہ یعقوب صاحبہ کا ہے۔۔۔ وہ تشریف فرما نہیں ہیں اس لئے اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ راشدہ یعقوب صاحبہ کا ہے اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ Gone with the winds. اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! سوال نمبر 599 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع شیخوپورہ: ہیپاٹائٹس کے خاتمہ کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*599: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہیپاٹائٹس "بی" اور "سی" کی ویکسین انتہائی مہنگی ہے اور غریب مریضوں کی پہنچ سے بہت دور ہے؟

(ب) ضلع شیخوپورہ میں گزشتہ دو سالوں کے دوران مذکورہ بیماری کے کتنے مریضوں کا مفت علاج کیا گیا؟

(ج) کیا شیخوپورہ کے سرکاری ہسپتالوں میں مذکورہ بالا بیماریوں کی ویکسین دستیاب ہے تو کون کون سے ہسپتالوں میں، نیز کیا حکومت اس کے دائرہ کار کو یونین کونسل کی سطح تک وسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) یہ درست ہے کہ ہیپاٹائٹس "بی" اور "سی" کی ویکسین انتہائی مہنگی ہے، ہیپاٹائٹس "بی" کی ویکسین کا کورس تقریباً 2500 روپے سے لے کر 3500 روپے تک جبکہ ہیپاٹائٹس "سی" کے

علاج پر تقریباً/4,50,000روپے خرچ آتے ہیں۔ حکومت پنجاب محکمہ صحت کی جانب سے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال شیخوپورہ میں ہیپاٹائٹس "بی" اور "سی" کی ویکسین تمام مریضوں کو مفت فراہم کی جارہی ہے۔

(ب) سال2012میں ہیپاٹائٹس "بی" کے81اور ہیپاٹائٹس "سی" کے1216مریضوں کا مفت علاج کیا گیا جبکہ سال2013کے دوران ہیپاٹائٹس "بی" کے1328اور ہیپاٹائٹس "سی" کے 361مریضوں کا مفت علاج کیا جارہا ہے۔

(ج) حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق مذکورہ بیماریوں کی ویکسین صرف ضلعی ہیڈکوارٹرز ہسپتالوں کو مہیا کی جاتی ہے۔ جو کہ ضلع بھر کے مریضوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہوتی ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز(الف) کا انہوں نے یہ جواب دیا ہے کہ "تقریباً سب مریضوں کو ہیپاٹائٹس "بی" اور "سی" کی ویکسین مفت فراہم کی جاتی ہے۔" میں نے جو سُنا اور دیکھا ہے اس کے مطابق۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سننے کی بات نہ کریں کیونکہ Hearsay is no evidence.

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! ہمیں جو لوگ بتاتے ہیں ہم وہی یہاں آکر بیان کرتے ہیں۔ ہم عوام کے نمائندے ہیں اور جو کچھ عوام ہمیں بتائیں گے ہم اسی کا یہاں پر ذکر کریں گے۔ بہر حال میں ان کے جواب سے تو کافی حد تک مطمئن ہوں لیکن ایک چیز میں ضرور ان سے کہوں گا کہ ہمارے شیخوپورہ ڈسٹرکٹ ہسپتال کے CCU میں پچھلے چھ ماہ سے کوئی Heart specialist تعینات نہیں ہے اس لئے میں گزارش کروں گا کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال شیخوپورہ میں کم از کم ایک Heart Specialist ضرور دے دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کو نوٹ فرمائیں۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! ڈاکٹر فاروق کے بعد ابھی تک کوئی ڈاکٹر وہاں پر نہیں آیا۔ اب تقریباً چھ ماہ سے زیادہ کا عرصہ ہو چکا ہے۔

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! انشاءاللہ یہ خالی اسامی جلد fill کر دی جائے گی۔ ویسے پچھلے دنوں ڈینگی کی checking کے سلسلے میں میرا ڈسٹرکٹ ہسپتال شیخوپورہ جانے کا

اتفاق ہوا ہے اور میں نے باقاعدہ CCU کا visit بھی کیا تھا تو وہاں ایک کارڈیالوجسٹ ڈاکٹر صاحب کام کر رہے تھے۔ انہوں نے لندن سے کارڈیالوجی میں ڈپلومہ کیا ہوا ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: شاید منسٹر صاحب کو ڈاکٹر نعمان شہباز ملے ہوں گے۔ وہ Heart Specialist نہیں ہیں۔ اس ڈاکٹر کے خلاف دو سال پہلے جب فواد احمد فواد سیکرٹری صحت تھے ایک درخواست بھی آ چکی ہے اور اس کی ڈگری جعلی ثابت ہوئی تھی۔ اب دوبارہ وہ ڈاکٹر وہیں پر آ کر لگ گیا ہے۔ میں نہیں سمجھ سکا کہ وہ دوبارہ وہاں پر کیسے تعینات ہو گیا ہے؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ اس حوالے سے نیا سوال کر دیں یا complain کر دیں تو اس کا جواب دے دیا جائے گا۔ جب میں وہاں پر visit کرنے گیا تو میرے ساتھ بہت سے شہری اور ہسپتال کا عملہ بھی تھا۔ مجھے تعارف کرایا گیا کہ یہ ڈاکٹر صاحب کارڈیالوجسٹ ہیں اور انہوں نے لندن سے ڈپلومہ کیا ہوا ہے۔ اگر معزز ممبران ان کے خلاف تحریری طور پر شکایت کریں گے تو پھر ہم اس پر جعلی ڈگری کے حوالے سے ضرور action لیں گے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! وہاں پر دل کی وارڈ میں ایک انجکشن لگایا جاتا ہے وہ کافی مہنگا ہے اور یہ انجکشن ہمارے DHQ میں مہیا ہی نہیں ہے۔ ہم لوگ اپنے طور پر مریضوں کے لئے یہ انجکشن اپنی جیب سے مہیا کرتے ہیں۔ پہلے یہ انجکشن سرکاری طور پر ملتا رہا ہے لیکن آج کل یہ نہیں مل رہا۔ ذرا منسٹر صاحب اس بارے میں مہربانی فرمائیں گے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! Cardiac disease کے لئے کوئی انجکشن مریض کو لگوانا ضروری ہوتا ہے جو کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال شیخوپورہ میں نہیں مل رہا۔

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! Cardiac disease کے لئے Streptokinase Injection دیا جاتا ہے۔ یہ تقریباً چار یا پانچ ہزار روپے میں آتا ہے۔ اسی visit کے دوران میں نے پتا کیا تھا اور ان کے پاس یہ انجکشن بھی available تھے۔

جناب سپیکر: آپ نے اس ہسپتال کا کب visit کیا ہے؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں ایک ماہ پہلے وہاں پر گیا ہوں۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے میری ڈیوٹی لگائی تھی اور میں وہاں پر visit کرنے گیا تھا۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں ایک ہفتہ پہلے کی بات کر رہا ہوں۔ میں گاہے بگاہے اس ہسپتال کو چیک کرتا رہتا ہوں کیونکہ میں جس قائد کا ورکر ہوں اسی کے طریقے سے کام کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ میں نے پچھلے تین ماہ کے اندر اپنے تمام visits میں یہی دیکھا ہے کہ وہاں پر یہ انجکشن available نہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر وہاں ہسپتال میں کوئی deficiency ہے تو اس کو پورا کیا جائے۔

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! ابھی میں نے کارڈیالوجسٹ ڈاکٹر صاحب کے بارے میں لکھا ہوا نوٹ دیکھا ہے ان کی ڈگری verify ہو چکی ہے اور وہ عدالت کے stay order پر ہیں۔ جو کارڈیالوجسٹ شیخوپورہ میں کام کر رہے ہیں ان کی ڈگری verified ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 613 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ میں سٹاف کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیلات

*613: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال گوجرانوالہ میں ڈاکٹرز، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ڈی ایچ کیو گوجرانوالہ میں تعینات ڈاکٹرز، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کا عرصہ تعیناتی بیان فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت ان ملازمین کو جن کا عرصہ تعیناتی تین سال سے زائد ہے ان کو ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ میں ڈاکٹرز کی کل 194 اسامیاں منظور شدہ ہیں جن میں سے 136 پُر جبکہ 58 اسامیاں خالی ہیں۔ نرسز کی کل اسامیاں 181 ہیں جو کہ تمام اسامیاں پُر ہیں کوئی بھی اسامی خالی نہ ہے۔ پیرا میڈیکل سٹاف کی کل اسامیاں 364 ہیں جن میں سے 333 پُر ہیں جبکہ 31 اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں تعینات ڈاکٹرز، نرسز اور دیگر عملہ کے عرصہ تعیناتی کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) انتظامی عہدہ پر کوئی بھی ڈاکٹر عرصہ تین سال سے زائد تعینات نہ ہے تاہم غیر انتظامی عہدوں پر تعینات ملازمین اپنی بہترین کارکردگی کی بناء پر تعینات ہیں۔ محکمہ صحت حکومت پنجاب ان کو ٹرانسفر کرنے کا ارادہ نہ رکھتی ہے تاہم شکایت کی صورت میں ان کو ٹرانسفر کیا جاسکتا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! جواب کے جز (ج) میں لکھا گیا ہے کہ "انتظامی عہدہ پر کوئی بھی ڈاکٹر عرصہ تین سال سے زائد تعینات نہ ہے تاہم غیر انتظامی عہدوں پر ڈاکٹر اپنی بہترین کارکردگی کی بناء پر وہاں پر تعینات ہیں۔" میری منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ وہ انتظامی اور غیر انتظامی عہدوں کا فرق واضح کردیں؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! ہسپتال میں دو طرح کی jobs ہوتی ہیں۔ ایک ڈاکٹر ہوتے ہیں جو کہ professional ہوتے ہیں۔ وہ مرض کی تشخیص کرتے ہیں اور مریضوں کا علاج کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایم ایس، ڈی ایم ایس، ایڈ من آفیسر، سپرنٹنڈنٹ اور کلرک ہوتے ہیں۔ یہ انتظامی اور professional لوگ علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ اب جو professional لوگ ہیں ان کا ایک جگہ پر stay کا کوئی period متعین نہیں ہوتا۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ جب ان کو تین سال ہو جائیں تو ان کی ٹرانسفر کردی جائے۔ ہمیں تو اچھے ڈاکٹر ہسپتالوں میں کام کرنے کے لئے ملتے ہی نہیں اس لئے جو اچھے اور professional ڈاکٹر کام کرنا چاہتے ہیں ہم بھی چاہتے ہیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ عرصہ تعینات رہیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں! جب منسٹر صاحب جواب دے رہے ہوں تو آپ مہربانی کرکے بیٹھ جایا کریں اور غور سے سُنا کریں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں نے اسی لئے یہ وضاحت چاہی تھی کہ میرا اگلا ضمنی سوال اسی سے متعلقہ ہے۔ جیسے وزیر موصوف نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایم ایس صاحب کے ساتھ ڈی ایم ایس صاحبان ہوتے ہیں وہ بھی انتظامی عہدوں پر ہوتے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور ہمارے قائدین کی شفقت و محبت سے اب وہ ٹیچنگ ہسپتال بن چکا ہے تو وہاں پر ایم ایس صاحب نے ڈی ایم ایس صاحبان کی ایک فوج اپنے ساتھ رکھی ہوئی ہے۔ کوئی

ڈیوٹی روسٹر بنا رہا ہے، کوئی حاضری چیک کر رہا ہے، کوئی نئے آنے والے ڈاکٹروں کی house job کے معاملات دیکھ رہا ہے، کوئی purchase میں لگا ہوا ہے اور اُن کا عرصہ تعیناتی کسی کا 15 سال ہے، کسی کا 20 سال ہے تو یہ بات میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ وہ انتظامی عہدے بھی ہیں لیکن اُن کا عرصہ تعیناتی تین سال سے زیادہ بھی ہے تو پھر اُن کو transfer کیوں نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر فرخ جاوید صاحب!

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ گوجرانوالہ میں میاں محمد شہباز شریف نے خصوصی توجہ دے کر وہاں پر میڈیکل کالج شروع کرایا ہے۔ یہ پہلے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال تھا اب اللہ کے فضل و کرم سے یہ ٹیچنگ ہسپتال بن گیا ہے تو ایم ایس صاحب اس سارے process میں شامل رہے ہیں اور اُن کے خلاف شکایت کوئی نہیں ہے۔ ایک طرف تو ڈاکٹروں کی کمی کی شکایات کی جاتی ہے اور دوسری طرف کہا جاتا ہے کہ ڈی ایم ایس کی فوج ظفر موج وہاں پر موجود ہے۔ ایم ایس صاحب کے خلاف کوئی شکایت ہے یا کوئی اور genuine مسئلہ ہے تو ہم اُس پر غور کر لیں گے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ چونکہ وہ انتظامی عہدوں پر ہیں تو انتظامی عہدوں کا criteria یہی ہے کہ اُن کا عرصہ تعیناتی تین سال سے زیادہ نہیں ہو سکتا تو میرا سادہ سا سوال ہے کہ وہ انتظامی اسامیاں ہیں اور اُن پر عرصہ تعیناتی تین سال سے زیادہ بھی ہے تو پھر اُنہیں transfer کیوں نہیں کیا جا رہا؟

جناب سپیکر: یہ تو آج شام ہی سب کو تبدیل کر دیں گے لیکن پھر وہاں پر جب آپ کا ہی جلوس نکلے گا تو پھر ٹھیک رہے گا؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میرا تیسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جیسے ارشاد فرمایا گیا کہ جو ڈاکٹر غیر انتظامی عہدوں پر ہیں وہ اپنی بہترین کارکردگی کی بنیاد پر ہیں۔ اُن کی بہترین کارکردگی یہ ہے کہ ایم ایس صاحب کے خلاف بھی application ہے انہوں نے ذاتی طور پر دوسرے ڈاکٹروں کو کھڑا کر کے مختلف ڈاکٹروں کے خلاف applications دلوائی ہیں، ڈی سی او کے خلاف شکایتیں ہیں، پرنسپل میڈیکل کالج کے خلاف بھی شکایتیں ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ ڈاکٹروں کی عدم موجودگی کی وجہ سے وہاں پر آئے روز ہسپتال کے شیشے ٹوٹتے ہیں اور آئے روز وہاں پر ہنگامے ہوتے ہیں اگر یہ بہترین

کارکردگی ہے تو پھر ہسپتالوں کے شیشے کیوں ٹوٹتے ہیں اور پھر میں وہاں پر ذاتی طور پر coordinator health بھی رہ چکا ہوں اس لئے مجھے بھی پتا ہے اور جب بھی وہاں پر کسی اتھارٹی نے visit کیا ہے تو ڈاکٹروں کی حاضری کبھی بھی پوری نہیں پائی گئی ہے اگر تو یہ ساری شکایتیں موجود ہیں تو اس کو کسی طرح سے بھی بہترین کارکردگی نہیں کہا جا سکتا ہے اور اس سلسلے میں وزیر موصوف صاحب کیا فرمائیں گے ؟

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر فرخ جاوید صاحب!

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! آپ کو مجھ سے بہتر اس چیز کا علم ہے کہ بغیر evidence کے کسی کے خلاف درخواست ہمارے کلچر کا ایک حصہ بن چکا ہے اور ہسپتالوں کے شیشے ٹوٹنا آج کی بات نہیں ہے۔ میں شیخ زید ہسپتال لاہور میں آج سے دس، پندرہ سال پہلے کام کرتا تھا تو اگر وہاں پر کسی مریض کی death ہو جاتی تھی یا کوئی اور مسئلہ ہوتا تھا تو قصوروار ڈاکٹر کو ہی ٹھہرایا جاتا تھا اور اُس مریض کے relatives جذبات میں آ کر ایسا کام کرتے تھے۔ ہم نے پھر بھی ان سارے مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے Health Care Commission بنایا ہے کہ وہاں پر ڈاکٹروں کی negligence کے cases اُس کمیشن میں جائیں تاکہ اُس کے لئے ایک proper forum موجود ہو۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 723 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گوجرانوالہ: تین سال سے بے کار پڑی 64 الٹرا ساؤنڈ مشینوں کی تفصیلات

*723: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت ضلع گوجرانوالہ ڈی او ہیلتھ کو حکومت کی طرف سے 64 الٹرا ساؤنڈ مشینیں ملی تھیں ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تین سال میں صرف 14 الٹرا ساؤنڈ مشینیں functional ہوئی ہیں یا متعلقہ مراکز صحت / ہسپتالوں کو دی گئیں باقی 50 الٹرا ساؤنڈ مشینیں بے کار DO(H) گوجرانوالہ کے پاس تین سال سے پڑی ہیں ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان الٹرا ساؤنڈ مشینوں کو ٹرینڈ سٹاف نہ ہونے کی بناء پر آپریشنل نہ کیا جا رہا ہے ؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان تین سالوں کے دوران کسی پیرامیڈیکل سٹاف یاڈاکٹر کوالٹرا ساؤنڈ مشین چلانے کی ٹریننگ نہ دی گئی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان الٹرا ساؤنڈ مشینوں میں استعمال ہونے والا مٹیریل مثلاً جل، پرنٹنگ کاغذ وغیرہ خراب ہو چکا ہے؟

(و) ان مشینوں کو آپریشنل نہ کرنے میں جو تاخیر اور غفلت برتی گئی ہے کیا حکومت اس کی تحقیقات ایف آئی اے یا محکمہ انٹی کرپشن پنجاب سے کروانے اور اس کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ڈسٹرکٹ آفیسر ہیلتھ کو 64 نہیں بلکہ 60 الٹرا ساؤنڈ مشینیں 2010-06-14 کو ملی تھیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ جو 60 الٹرا ساؤنڈ مشینیں DOH گوجرانوالہ کو ملی تھیں ان میں سے 37 گوجرانوالہ کے مختلف مراکز صحت کو دی جا چکی ہیں جبکہ 23 مشینیں سٹور میں بالکل فنکشنل حالت میں پڑی ہیں۔

(ج) 37 مراکز صحت کو الٹرا ساؤنڈ مشینیں سٹاف کی ٹریننگ کے بعد فراہم کر دی گئی ہیں جو کہ ٹھیک طرح کام کر رہی ہیں اور مریضوں کو طبی سہولیات فراہم کر رہی ہیں۔ باقی 23 مشینیں بھی سٹاف کی ٹریننگ کے بعد مراکز صحت کو دے دی جائیں گی۔

(د) درست نہ ہے بلکہ 37 لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کو ٹریننگ دی جا چکی ہے۔ میڈیکل آفیسر، لیڈی ہیلتھ وزیٹرز بنیادی مراکز صحت کی الٹرا ساؤنڈ کی ٹریننگ کا شیڈول پولیو مہم ختم ہونے پر جاری کر دیا جائے گا۔ شیڈول کے مطابق ٹریننگ مکمل ہونے پر باقی کی 23 مشینیں بھی متعلقہ مراکز صحت کو فراہم کر دی جائیں گی۔

(ہ) درست نہ ہے تمام مشینیں بالکل ٹھیک حالت میں ہیں۔ جو مشینیں مختلف مراکز صحت کو فراہم کی گئیں ہیں وہ وہاں پر بالکل ٹھیک کام کر رہی ہیں اور کوئی بھی مشین خراب نہ ہے۔ ان کا مٹیریل مثلاً Gel اور کاغذ وغیرہ ضرورت کے مطابق استعمال ہو رہا ہے اور اس کے ضائع ہونے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا ہے۔

(و) کسی بھی ایجنسی سے تحقیق کروانے کی ضرورت نہ ہے کیونکہ تمام مشینیں درست حالت میں ہیں اور جن مراکز صحت کو فراہم کی گئی ہیں وہاں بالکل ٹھیک طرح سے کام کر رہی ہیں۔ پھر بھی اگر ضرورت محسوس کی جائے تو محکمہ کی ٹیکنیکل ٹیم چیک کر سکتی ہے۔

اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ محکمہ صحت حکومت پنجاب نے ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز، گوجرانوالہ ڈویژن کو معاملہ کی چھان بین کے لئے لکھ دیا ہے جس کی رپورٹ آنے پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں نے اس میں گزارش کی تھی کہ گورنمنٹ کی طرف سے ڈسٹرکٹ آفیسر زہیلتھ کو64الٹراساؤنڈ مشینیں دی گئی تھیں لیکن ڈی ایچ او صاحبہ نے فرمایا ہے کہ اُنہیں جون2010 میں 60 مشینیں دی گئی تھیں تو میری گزارش ہے کہ ان کو چار مشینیں تقریباً چھ، سات ماہ پہلے دی گئی تھیں اس طرح سے یہ 64 مشینیں ہی بنتی ہیں تو میرے خیال میں انہوں نے غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر انہی کی بات کو صحیح تسلیم کر لیا جائے کہ انہوں نے کہا ہے کہ 14۔ جون2010 کو یہ مشینیں ملی ہیں تو ساڑھے تین سال کا عرصہ گزر گیا ہے، آپ جو مقامی حکومتوں کا انتخاب کروانے جا رہے ہیں آپ نے اُن کا عرصہ چار سال رکھا ہے یعنی کسی بھی ادارے کو اپنی کارکردگی دکھانے کے لئے زیادہ سے زیادہ چار سال درکار ہوتے ہیں تو جو ڈی ایچ او صاحبان ساڑھے تین سال میں60الٹراساؤنڈ مشینوں کے ساتھ قوم اور ملک کی خدمت نہیں کر سکے کیا اُن کے خلاف انکوائری نہیں ہونی چاہئے، کیا اُنہیں وہاں سے transfer نہیں کیا جانا چاہئے؟ اس سلسلہ میں وزیر موصوف کیا فرمائیں گے؟

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر فرخ جاوید صاحب!

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنے بھائی کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ الٹراساؤنڈ مشینیں MNCH پروگرام کے تحت مہیا کی گئی ہیں اور اس میں یہ ہوتا ہے کہ Child and Mother Care کے لئے ایک پراجیکٹ شروع کیا جاتا ہے تو الٹراساؤنڈ مشین خود کچھ نہیں کرتی بلکہ یہ اُس کے آپریٹر پر depend کرتا ہے کہ اُس کی کیا qualification ہے اور کیا اُس کی ٹریننگ ہے تو ہم اُس سلسلہ میں ٹریننگ دے رہے ہیں۔ جہاں جہاں مشینیں چاہئیں تھیں، جہاں جہاں اُن مشینوں کو چلانے والے موجود ہیں وہاں مشینیں مہیا کر دی گئی

ہیں اور باقی مشینیں باحفاظت پڑی ہوئی ہیں جیسے جیسے trained operator آتے جائیں گے ہم اُنہیں مشینیں دے دیں گے اور انشاء اللہ وہ بھی جلد ہی operational ہو جائیں گی۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے یہ لکھا تھا کہ صرف 14 الٹرا ساؤنڈ مشینیں دی گئیں اور باقی مشینیں سٹور میں پڑی رہیں اور اُن کا سامان مثلاً gel and printing paper چار سال تک گرمی اور حبس کے موسم میں سٹور میں پڑا رہا تو وہ استعمال کے قابل نہیں رہا اور اُس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے چار سال تک نندی پور کا power plant پڑا رہا ہے تو وہ بھی بے کار ہو گیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: وہ perishable commodity نہیں ہے۔آپ ویسے ہی desk بجانا شروع کر دیتے ہیں۔جی،انصاری صاحب!

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اگر نندی پور power plant کی مشینری چار سال میں گل سڑ گئی ہے تو یقیناً یہ 60 مشینیں بھی خراب ہو چکی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ نے کوئی مشین دیکھی ہے کہ خراب ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں وہاں پر Health Coordinator رہ چکا ہوں جس وجہ سے مجھے سارا علم ہے کہ وہاں پر کیا کچھ ہوتا ہے۔آپ ایک انکوائری کمیٹی بنا دیں تاکہ ہر چیز کا پتا چل سکے۔

جناب سپیکر: اب آپ کو شاید Coordinator نہ بنائیں میں کیا کر سکتا ہوں کیونکہ یہ تو گورنمنٹ کی مرضی ہے۔جی،ڈاکٹر صاحب!

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ ہم نے جو 60 مشینیں دی تھیں اُن میں سے 37 مشینیں operational ہیں اور باقی جو مشینیں پڑی ہیں اُن کے بارے میں ڈسٹرکٹ آفیسر ہیلتھ سے پہلے ہی رپورٹ مانگ لی ہے۔اگر میرے بھائی نشاندہی کریں کہ سٹور میں پڑی ہوئی کوئی مشین خراب ہو گئی ہے تو ہم انشاء اللہ اُس کے خلاف ایکشن لیں گے لیکن میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ الٹرا ساؤنڈ مشین اتنی sensitive نہیں ہوتی۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں تو نشاندہی ہی کر رہا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: انہوں نے جواب دے دیا ہے کہ 37 مشینیں operational ہیں اور باقی ٹھیک پڑی ہیں۔ انہوں نے اُن سے اُس کی رپورٹ بھی لے لی ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! یہ 37 مشینیں بھی اُس وقت دی گئی ہیں جب اسمبلی میں سوال اُٹھایا گیا ہے، پہلے وہ بھی سٹور میں پڑی ہوئی تھیں اور جو 23 مشینیں رہ گئی ہیں اُن کی بھی کوئی گارنٹی نہیں ہے کہ وہ بھی سنٹرز تک جائیں گی۔

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میرے بھائی اگر تحریری طور پر لکھ کر دے دیں کہ اب تک اتنی مشینیں خراب ہو چکی ہیں تو ہم ایکشن لیں گے۔

MR SPEAKER: Time is over now.

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کی خرید کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*77: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کی خرید کا کیا طریق کار ہے؟

(ب) مالی سال 2012-13 میں اب تک کل کتنی مالیت کی دوائی خرید کی گئی اور ہسپتالوں BHUs/RHCs کو دوائی کی مقدار اور دوائی کی قسم (Which type of medicine) کس بنیاد پر تقسیم کی جاتی ہے؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) تمام خریداری پیپرا رولز 2007 کے تحت کی جاتی ہے، ایک لاکھ تک کی ادویات کوٹیشن کے ذریعے خریدی جاتی ہیں، اس سے زیادہ مالیت کی ادویات کا اشتہار پیپرا ویب سائٹ پر upload کیا جاتا ہے، اور کم از کم تین نمایاں روزنامہ اردو اور انگلش اخبارات میں بھیجا جاتا ہے، اور کم از کم 15 دن کا ٹائم دیا جاتا ہے۔ ٹیکنیکل bids مقررہ تاریخ پر پرچیز کمیٹی کے

سامنے کھولی جاتی ہیں اور پھرbidsٹیکنیکل کمیٹی کو بھیج دی جاتی ہیں۔ ٹیکنیکل رپورٹ موصول ہونے پر نوٹس بورڈ پر چسپاں کی جاتی ہیں اور پیپرا ویب سائٹ پرuploadکی جاتی ہیں تاکہ تمامbiddersکو اس سے آگاہی ہو جائے۔ پندرہ دن کے بعدFinancial Bidsکھولی جاتی ہیں جس کے مطابقComparative Statementتیار کی جاتی ہے اور بعد ازاں کم ریٹ والی فرم کوAdvance Acceptance of tender issueکی جاتی ہے جس کے بعد کنٹریکٹ ایگریمنٹ سائن کیا جاتا ہے، اور بالآخر پرچیز آرڈر متعلقہ فرم کو جاری کیا جاتا ہے۔

(ب) مالی سال13۔2012میں حکومت پنجاب کی جانب سے68کروڑ59لاکھ79ہزار4سو41 روپے مالیت کی ادویات پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں کو فراہم کی گئیں یہ ادویات ایمرجنسی اور ایکسیڈنٹ، بچہ ایمرجنسی، تپ دق، یرقان،CDCوغیرہ کی مد میں مریضوں کی تعداد اور بیڈز کی تعداد کی بنیاد پر فراہم کی جاتی ہیں۔

صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں کے آپریشن تھیٹرز کی تفصیلات

*103: میاں نصیر احمد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں آپریشن تھیٹرز میں sterilizeآلات استعمال ہوتے ہیں اور تمام وارڈز میں بھیsterilizeآلات استعمال کئے جاتے ہیں؟

(ب) اگر جواب نفی میں ہے تو اس حوالے سے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔ صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری ہسپتالوں کے آپریشن تھیٹرز میں sterilizeآلات استعمال ہوتے ہیں اور تمام وارڈز میں بھیsterilizeآلات استعمال ہوتے ہیں۔

(ب) صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری ہسپتالوں کی وارڈز اور آپریشن تھیٹرز میںsterilizeشدہ آلات استعمال کئے جاتے ہیں۔

ملتان: نشتر میڈیکل کالج میں داخلہ لینے والے طلباء وطالبات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*443: جناب اعجاز خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نشتر میڈیکل کالج ملتان میں سال 11-2010 کے دوران کل کتنے طلباء وطالبات کو داخلہ دیا گیا؟

(ب) متذکرہ کالج میں مذکورہ عرصہ کے دوران طلباء وطالبات نے فائنل ایئر میں کتنے فیصد کامیابی حاصل کی؟

(ج) مذکورہ مدت کے دوران کالج ہذا کا رزلٹ کیا رہا؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف)

سال	طلباء	طالبات	کل
2010	145	180	325
2011	138	187	325
2012	149	176	325

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران نشتر میڈیکل کالج ملتان میں فائنل ایئر کے امتحان میں طلباء وطالبات کی کامیابی کا تناسب درج ذیل رہا۔

سال	کل شمولیت	طلباء	تناسب	طالبات	تناسب
2010	311	167	54فیصد	126	40فیصد
2011	270	123	45.55فیصد	121	44.81فیصد
2012	247	117	47.36فیصد	122	49.39فیصد

(ج)

سال	کل شمولیت	کل تناسب
2010	311	94فیصد
2011	270	90فیصد
2012	247	96فیصد

راولپنڈی: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں بستروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*444: جناب اعجاز خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال راولپنڈی کتنے بستروں پر مشتمل ہے؟
(ب) ڈی ایچ کیو ہسپتال راولپنڈی میں طبی مشینری کون کون سی ہے اور اس طبی مشینری میں سے کون کون سی مشینری کب سے خراب ہے؟
(ج) سال 2010-11 اور 2011-12 کے دوران اس مشینری کی دیکھ بھال اور مرمت پر کتنی رقم خرچ ہوئی، علیحدہ علیحدہ بیان کریں؟
(د) اس ہسپتال کے لئے مزید کون کون سی طبی مشینری کی ضرورت ہے؟
(ہ) کیا حکومت اس ہسپتال کی ضرورت کے مطابق اس کے لئے طبی مشینری فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیوں؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال راولپنڈی 357 بستروں پر مشتمل ہے۔
(ب) مذکورہ ہسپتال میں CT Scan Machine ایک عدد، Dialysis Machine چار عدد، انستھزیا مشین 7 عدد، آٹوکلیو (Steam Sterilizer) دو عدد، بائیو کیمسٹری اینالائزر 3 عدد، کارڈیک مانیٹر 15 عدد، Defibrillator چھ عدد، ڈینٹل یونٹ 3 عدد، ڈینٹل ایکسرے ایک عدد، ای سی جی مشینیں 11 عدد، Incubators دو عدد، X-Ray یونٹ 3 عدد، موبائل ایکسرے یونٹ ایک عدد، Mobile Operator Light دو عدد، الٹرا ساؤنڈ کلر ڈوپلر مشین ایک عدد، میموگرافی مشین ایک عدد، انڈوسکوپی مشین ایک عدد اور الٹرا ساؤنڈ مشین چار عدد موجود ہیں۔
مذکورہ ہسپتال میں کوئی بھی مشین خراب نہ ہے اور تمام مشینیں صحیح حالت میں کام کر رہی ہیں۔
(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران مشینری کی دیکھ بھال اور مرمت پر کل 61 لاکھ 27 ہزار 290 روپے خرچ ہوئے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(د) مذکورہ ہسپتال کو مندرجہ ذیل طبی مشینری کی ضرورت ہے۔

Arthroscopy C.ARM Image Intensifier, Orthopedic Fraction Table, Diagnostic and Therapeutic Instruments and Ventilators for ICU Patients.

(ہ) حکومت پنجاب ہسپتال کی ضرورت کے مطابق دستیاب وسائل میں رہتے ہوئے وقتاً فوقتاً طبی مشینری فراہم کرتی رہتی ہے تاکہ مریضوں کو بہترین طبی سہولیات بہم پہنچائی جا سکیں۔ ابھی تک ہسپتال انتظامیہ کی طرف سے مذکورہ مشینری کی خریداری کے لئے منصوبہ موصول نہ ہوا ہے جیسے ہی ضروری آلات وسامان کے لئے منصوبہ موصول ہوگا اس کو متعلقہ فورم کے سامنے منظوری کے لئے پیش کر دیا جائے گا۔
اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ راولپنڈی شہر میں ڈی ایچ کیو ہسپتال کے علاوہ دیگر ٹیچنگ ہسپتال جیسا کہ بے نظیر بھٹو ہسپتال، ہولی فیملی ہسپتال وغیرہ شامل ہیں جہاں پر مریضوں کو تمام طبی ٹیسٹوں سمیت تمام سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

لاہور: ڈی مونٹ مورنسی کالج آف ڈنٹیسٹری کا عملہ ودیگر تفصیلات

*542: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں ڈی مونٹ مورنسی کالج آف ڈنٹیسٹری کہاں واقع ہے نیز اس میں کل کتنا سٹاف ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) متذکرہ کالج میں سال 13۔2012 کے دوران کل کتنے طلباء وطالبات کو داخلہ دیا گیا؟

(ج) متذکرہ کالج میں 13۔2012 کے دوران کتنے طلباء وطالبات نے کامیابی حاصل کی؟

(د) سال 13۔2012 کے دوران متذکرہ کالج کا رزلٹ کتنے فیصد رہا؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ڈی مونٹ مورنسی کالج آف ڈنٹیسٹری، لاہور فورٹ روڈ پر واقع ہے۔ اس میں کل 161 ملازمین تعینات ہیں جن میں سے 70 گزٹیڈ اور 91 نان گزٹیڈ تعینات ہیں۔ تفصیل "Annex-A" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 13۔2012 میں کل 87 طلباء کو داخلہ دیا گیا جن میں سے 74 طالبات اور 13 طلباء شامل ہیں۔

(ج) 13۔2012 میں 99 میں سے کل 94 طلباء وطالبات پاس ہوئے۔ تفصیل ذیل میں درج ہے۔

سالانہ امتحان:	داخلہ	پاس
	99	80
ضمنی امتحان	19	14

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران کالج کے رزلٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سالانہ امتحان	80.80فیصد
ضمنی امتحان	73.68فیصد

لاہور: گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ہسپتال میں شعبہ ڈینٹل کا قیام ودیگر تفصیلات

*558: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت پنجاب گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ہسپتال لاہور میں ڈینٹل سرجری کا شعبہ بنانے کاارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ب) گورنمنٹ محمد نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ ڈینٹل کالج میں13-2012 کے دوران کل کتنے طلباء وطالبات نے داخلہ لیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیرزراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ٹیچنگ ہسپتال لاہور میں ڈینٹل سرجری کا شعبہ 1993 سے کام کررہاہے اوراس وقت مذکورہ ہسپتال میں دوعدد ڈینٹل یونٹس اور ایک عدد ڈینٹل ایکسرے مشین موجود ہے، جس سے گردونواح کے مریض مستفید ہورہے ہیں۔

(ب) گورنمنٹ محمد نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ لاہور میں ڈینٹل کالج نہ ہے تاہم ڈینٹل کالج ڈی مونٹ مورنسی فورٹ روڈ لاہور میں ہے، جس میں13۔2012 کے دوران کل 87 طلباء وطالبات نے داخلہ لیا۔

ڈسٹرکٹ ہسپتال جھنگ کی ایمرجنسی میں ڈاکٹرز وطبی مشینری کی کمی کی تفصیلات

*586: محترمہ راشدہ یعقوب: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال جھنگ کی ایمرجنسی میں ڈاکٹرز کی کمی کے ساتھ ساتھ طبی آلات اور مشینری کی شدید کمی ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال کی ایمرجنسی میں ڈاکٹرز و طبی آلات کی کمی کو فوری پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) مذکورہ ہسپتال میں ٹراما سنٹر نیا تعمیر ہوا جو کہ فنکشنل ہے اور 24 گھنٹے مریضوں کو طبی سہولیات بشمول میڈیسن، بلڈ بنک، سرجری اور فرسٹ ایڈ وغیرہ مہیا کر رہا ہے۔ نئے بننے والے ٹراما سنٹر میں درج ذیل سٹاف round the clock اپنی ڈیوٹی احسن طریقے سے سرانجام دے رہا ہے۔ آرتھوپیڈک سرجن، جنرل سرجن، اینستھزیاٹیسٹ، CMO، چارج نرسز، ڈسپنسر / ڈریسر۔OTA، لیب اٹینڈنٹ، وارڈ سرونٹ، سویپرز مذکورہ ٹراما سنٹر میں مریضوں کو فسٹ ایڈ بشمول طبی سہولیات احسن طریقے سے مہیا کی جارہی ہیں جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ 2012-02-7 سے 2013-10-30 تک OPD میں 43365 مریض چیک کئے گئے جبکہ اسی دوران indoor میں 13245 مریضوں کو علاج معالجہ کی سہولیات بہم پہنچائی گئیں۔

اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ نئے بننے والے ٹراما سنٹر میں SNE کے مطابق عملہ sanction نہ ہوا ہے۔ بھجوائی گئی SNE کی 124 اسامیوں میں سے 35 اسامیاں منظور کی گئیں جبکہ باقی ماندہ 89 اسامیاں sanction ہونا ابھی باقی ہیں۔ باقی ماندہ 89 اسامیوں کی منظوری کے لئے کیس پر کارروائی جاری ہے اور جیسے ہی یہ اسامیاں منظور ہوں گی ان پر بھرتی کر دی جائے گی جس سے اس ٹراما سنٹر کی کارکردگی مزید بہتر ہو جائے گی۔ طبی آلات مریضوں کو طبی سہولیات فراہم کرنے کے لئے موجود ہیں تاہم مزید 2 عدد ڈائیلسز مشینیں، 4 عدد کارڈیک مانیٹرز اور 4 عدد ECG مشینوں کی ضرورت ہے جو کہ فنڈز کی دستیابی پر خرید کرلی جائیں گی۔

(ب) جی ہاں! حکومت پنجاب SNE کے مطابق پوسٹوں کی منظوری کے لئے کوشاں ہے اور اس سلسلے میں ای ڈی او (صحت) جھنگ کو بذریعہ مراسلہ نمبری SO(ND)14-28/2004(Vol-III) مورخہ 2013-10-14 کے ذریعے ویکینسی پوزیشن اور ضلعی حکومت سے سرٹیفکیٹ بسلسلہ فنڈز کی فراہمی کے لئے لکھ دیا گیا ہے۔ اس کی وصولی پر کیس محکمہ خزانہ کو اسامیوں کی منظوری کے لئے بھیج دیا جائے گا۔

ڈسٹرکٹ ہسپتال جھنگ میں شعبہ جات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*587: محترمہ راشدہ یعقوب: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال جھنگ میں کون کون سے شعبہ جات کام کر رہے ہیں علیحدہ علیحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان تمام شعبہ جات کے پروفیسرز کے نام و عرصہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ج) ان شعبہ جات میں 2012-13 کے دوران کتنے مریض آئے اور ان میں کتنے مریضوں کو پروفیسرز کی ہدایت پر مفت دوائیاں فراہم کی گئیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ پروفیسر، ڈاکٹرز ایسے ہیں جو ایک ماہ میں صرف ایک دفعہ ہسپتال حاضر ہوتے ہیں مریضوں کو چیک کرنے کے لئے جونیئر ڈاکٹرز ہسپتال آتے ہیں اور وہ بھی ایک دو گھنٹے کے لئے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال میں ڈاکٹرز صبح 10 سے 12 بجے آتے ہیں؟

(و) کیا حکومت پنجاب مذکورہ بالا صورتحال کو کنٹرول کرنے کے لئے کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال جھنگ میں مندرجہ ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں:۔
سرجری، پتھالوجی، گائناکالوجی، ای این ٹی، امراضِ بچگانہ، کارڈیالوجی، آرتھوپیڈک، ڈینٹل سرجری، ریڈیالوجی، یورالوجی، امراضِ سینہ و تپ دق، شعبہ طب و ہومیوپیتھی، شعبہ فزیوتھراپی، شعبہ امراضِ جلد، سی ٹی سکین، الٹراساؤنڈ، میڈیکل ایمرجنسی، ٹراما سنٹر اور برن یونٹ۔

(ب) مذکورہ ہسپتال ٹیچنگ ہسپتال نہ ہے لہذا اس میں کوئی بھی پروفیسر تعینات نہ ہے کیونکہ پروفیسرز صرف ٹیچنگ ہسپتالوں میں تعینات ہوتے ہیں۔ ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں ان شعبہ جات کے سربراہان سپیشلسٹ ڈاکٹرز ہوتے ہیں۔ مذکورہ ہسپتال میں تعینات سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی specialty بمعہ عرصہ تعیناتی کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ ہسپتال کے مختلف شعبہ جات کی رپورٹAnnex-Bایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں پروفیسرز کی اسامیاں منظور شدہ نہ ہیں۔ اس کے علاوہ تمام ڈاکٹرزOPD, Indoorاور ایمرجنسی وارڈز میں اپنی ڈیوٹیاں ڈیوٹی روسٹر کے مطابق سرانجام دیتے ہیں۔ گزشتہ سال آؤٹ ڈور میں 540381مریض اور ان ڈور میں131688مریض ہسپتال میں علاج معالجہ کے لئے آئے اور ان کی واضح اکثریت بہترین علاج معالجہ کی سہولیات سے شفایاب ہوئی۔

(ہ) یہ درست نہ ہے بلکہ تمام ڈاکٹرز مقررہ وقت اور ڈیوٹی روسٹر کے مطابق اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دیتے ہیں۔

(و) ڈی ایچ کیو ہسپتال جھنگ کی کارکردگی ٹھیک ہے اور مریضوں کوOPD, Indoorاور ایمرجنسی میں تمام طبی سہولیات بشمول مفت ادویات اور طبی ٹیسٹوں کی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں اور ہسپتال کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔ اس بابت کوئی بھی شکایت مریضوں یا ان کے لواحقین کی طرف سے موصول نہ ہوئی ہے تاہم حکومت پنجاب مریضوں کو بہترین طبی سہولیات فراہم کرنے کے لئے ہیلتھ کے شعبہ میں مزید ریفارمز متعارف کروا رہی ہے اور ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے2000MOsاور400 WMOsکو مستقل بنیادوں پر بذریعہPPSCبھرتی کر رہی ہے جس سے صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کی خالی اسامیاں کافی حد تک پُر ہو جائیں گی اور مریضوں کو علاج معالجہ کی بہترین سہولیات میسر آئیں گی۔

ضلع جہلم۔ کھیوڑہ میں سول ہسپتال کا قیام ودیگر تفصیلات

*767: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت پنجاب نے کھیوڑہ ضلع جہلم میں ایک سول ہسپتال قائم کرنے کا وعدہ کیا تھا؟

(ب) مذکورہ ہسپتال کتنے بیڈز پر مشتمل ہوگا اور ابتدائی طور پر اس میں کس کس مرض کے وارڈ قائم کئے جائیں گے؟

(ج) کیا مالی سال14-2013میں اس کے لئے کوئی رقم مختص کی گئی ہے؟

(د) حکومت مذکورہ ہسپتال کب تک قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت / صحت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) سول ہسپتال کھیوڑہ اپریل2012 کو مکمل ہو گیا تھا۔اب ہر طرح کی طبی سہولیات عوام کو فراہم کی جا رہی ہیں۔جس میںOPD،ان ڈور،ایمرجنسی، گائنی،ایکسرے،لیبارٹری ٹیسٹ اور ایمبولینس کی فراہمی جیسی سہولیات مہیا کی جا رہی ہیں۔

(ب) مذکورہ ہسپتال20بیڈز پر مشتمل ہے اور اس میں مردانہ میڈیکل وارڈ،زنانہ میڈیکل وارڈ اور گائنی اورOBSوارڈ کام کر رہے ہیں۔

(ج) یہ منصوبہ51.259ملین روپے کی لاگت سے2012میں مکمل ہوا جبکہ مالی سال14۔2013 میں مذکورہ ہسپتال کے لئے10.425ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

(د) متذکرہ بالا ہسپتال مکمل ہو چکا ہے اور اب مریضوں کو طبی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

پرائیویٹ سیکٹر میں ڈسپنسر کے لئے میڈیکل سٹور چلانے پر پابندی کی تفصیلات

***774: محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تمام سرکاری ہسپتالوں کی ڈسپنسری، فارمیسی اور میڈیسن سٹورز میں ڈسپنسر سرکاری ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسپنسر پر پرائیویٹ سیکٹر میں میڈیکل سٹور چلانے پر پابندی ہے اگر ہاں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت / صحت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) تمام سرکاری ہسپتالوں کی فارمیسیز اور میڈیسن سٹورز میں ڈسپنسرز فارماسسٹ کی زیر نگرانی سرکاری ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔مزید برآں ڈسپنسرز سرجیکل وارڈز اور مائنر آپریشن تھیٹر میں بطور ڈریسرز بھی ڈاکٹرز کے زیر نگرانی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔

(ب) 2002 میں سپریم کورٹ آف پاکستان نے جعلی ادویات کے سلسلے میں ایک از خود نوٹس لیا اور یہ حکم جاری کیا کہ وفاقی سیکرٹریٹ صحت تمام صوبوں کے سیکرٹری صحت، چیف ڈرگ انسپکٹر اور ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز کے ساتھ اجلاس منعقد کریں اور جعلی ادویات کی روک تھام کے لئے مؤثر حکمت عملی مرتب کریں۔ سپریم کورٹ کے حکم کو پایۂ تکمیل تک

پہنچانے کے لئے وفاقی سیکرٹری نے متعدد اجلاس منعقد کئے اور یہ بھی فیصلہ کیا کہ فارمیسی / میڈیکل سٹور چلانے کے لئے لائسنس کا اجراء صرف فارماسسٹ کیٹیگری کو جاری کیا جائے۔

اب فارمیسی ایکٹ1976 کے تحت میڈیکل سٹور / فارمیسی چلانے کا لائسنس فارماسسٹ کیٹیگری کو جاری کیا جاتا ہے۔ عدالت عظمیٰ کے فیصلے کے مطابق کمیٹی کے تمام فیصلے عدالت عظمیٰ کے فیصلہ کا حصہ تصور کئے جائیں گے۔

1۔ کیٹیگری A میں فارمیسی کا لائسنس اس کو جاری کیا جاتا ہے جس نے یونیورسٹی کی سطح سے فارمیسی کے شعبہ سے گریجویشن تک تعلیم حاصل کی ہو۔

2۔ کیٹیگری B میں میڈیکل سٹور لائسنس اس کو جاری کیا جاتا ہے جس نے فارمیسی کونسل سے فارمیسی اسسٹنٹ کا امتحان پاس کیا ہو۔ ڈسپنسرز یہ امتحان دینے کے اہل ہیں۔ اس امتحان میں ادویات کا بنیادی علم پڑھایا جاتا ہے اور اس امتحان کو پاس کرنے پر انہیں نیو ڈرگ سیل لائسنس کا اجراء کیا جاتا ہے۔

مزید برآں وہ تمام ڈسپنسرز جن کو لائسنس کا اجراء 2006 سے پہلے ہوا تھا ان کی ٹریننگ کے بعد لائسنس جاری رکھا گیا اور لائسنس کی تجدید کی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ 2006 میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے ڈرگز سیل کی منظوری دی جو کہ عدالت عظمیٰ کی ہدایت کو مدنظر رکھ کر بنائے گئے تھے۔

سرگودھا: میڈکولیگل سرٹیفکیٹ جاری کرنے کی تفصیلات

*777: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔32 سرگودھا میں موجود تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال سمیت دوسرے ہسپتالوں سے 11۔05۔2013 سے تا حال کتنے میڈکولیگل سرٹیفکیٹ جاری ہوئے، ہسپتال وار تعداد بتائی جائے؟

(ب) متذکرہ بالا میڈکولیگل سرٹیفکیٹ کن افسروں کے دستخطوں سے جاری ہوئے؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال 90جنوبی میں 13۔05۔11 سے تا حال 72 میڈیکولیگل سرٹیفکیٹ جاری ہوئے ہیں اور تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال بھاگٹانوالہ میں 85 میڈیکولیگل سرٹیفکیٹ جاری ہوئے ہیں۔

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال90جنوبی میں میڈیکولیگل جاری کرنے والے ڈاکٹر صاحبان درج ذیل ہیں۔
ڈاکٹر تسنیم نعیم نور(WMO)، ڈاکٹر سلطان محمود بھٹی، ڈاکٹر محمد جاوید، ڈاکٹر سدرہ شفقت (WMO)، ڈاکٹر سارہ رحمٰن(WMO)، ڈاکٹر اسرار عطاالحق، ڈاکٹر معظمہ
ٹی ایچ کیو ہسپتال بھاگٹانوالہ سے مذکورہ عرصہ کے دوران MLCجاری کرنے والے ڈاکٹر صاحبان کے نام درج ذیل ہیں:

1۔ ڈاکٹر خالق داد، ڈاکٹر محمد ابو بکر، ڈاکٹر محمد فاروق،
2۔ ڈاکٹر شمیم اختر(WMO)، ڈاکٹر نادیہ رشید(WMO)

ضلع راولپنڈی: ہسپتالوں کے لئے خریدی گئی مشینری کی تفصیلات

*779: جناب محمد عارف عباسی: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) راولپنڈی شہر میں بے نظیر شہید ہسپتال ضلع ہیڈکوارٹرز ہسپتال اور ہولی فیملی ہسپتال میں کتنی قسم کی کون کون سی مشینری اور کتنی تعداد میں موجود ہے؟

(ب) کیا متذکرہ بالا ہسپتالوں کی مشینری پچھلے پانچ سالوں میں خریدی گئی اور کیااس کی خریداری کے لئے اوپن ٹینڈر طلب کئے گئے اور اس کے نتیجے میں کن کمپنیوں نے ٹینڈر دیئے اور کن کمپنیوں کو مشینری سپلائی آرڈر دیا گیا، مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر زراعت / صحت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) راولپنڈی شہر کے بے نظیر شہید ہسپتال، ضلع ہیڈکوارٹر ہسپتال اور ہولی فیملی ہسپتال میں مختلف قسم کی تمام ضروری مشینری دستیاب ہے جس کی ہسپتال وار تفصیلAnnex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ بالا تمام ہسپتالوں کے لئے پچھلے پانچ سالوں کے دوران مشینری بذریعہ اوپن ٹینڈر خریدی گئی جس کی ہسپتال وار تفصیلAnnex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

راولپنڈی: منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*780: جناب محمد عارف عباسی: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) راولپنڈی شہر میں بے نظیر شہید ہسپتال، ضلعی ہیڈ کوارٹرز ہسپتال اور ہولی فیملی ہسپتال میں ڈاکٹر اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں، کتنی اسامیوں پر سٹاف تعینات ہے اور کتنی اسامیاں خالی ہیں، ہسپتالوں کی علیحدہ علیحدہ تفصیل بتائی جائے؟

(ب) خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) راولپنڈی کے متذکرہ ہسپتالوں میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ، پُر اور خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

	کل منظور شدہ اسامیاں	پُر شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
بینظیر بھٹو شہید ہسپتال راولپنڈی			
ڈاکٹرز	238	175	63
پیرامیڈیکس	176	120	56
ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال راولپنڈی			
ڈاکٹرز	129	101	28
پیرامیڈیکس	85	70	15
ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال راولپنڈی			
ڈاکٹرز	248	194	54
پیرامیڈیکس	237	185	52

(تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

(ب) ڈاکٹرز کی خالی اسامیاں پُر کرنے کے لئے PPSC کے ذریعے 2000 میڈیکل آفیسرز کو مستقل بنیادوں پر بھرتی کیا گیا ہے جن کی تقرری سے خالی اسامیاں بہت حد تک پُر ہو جائیں گی۔ دیگر سٹاف کی نئی بھرتیوں پر حکومت پنجاب نے پابندی لگا رکھی ہے جیسے ہی پابندی ختم ہو گی مذکورہ خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

بہاولپور: نیورو سائنسز کمپلیکس کے منصوبہ کی تفصیلات

*783: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2007 میں بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں نیورو سائنسز کمپلیکس کا منصوبہ منظور ہوا اور اس کے قیام کے لئے ابتدائی طور پر 10 کروڑ روپے کی رقم بھی مختص کی گئی لیکن نامعلوم وجوہات کی بناء پر یہ منصوبہ ختم کر دیا گیا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو متذکرہ بالا منصوبہ ختم کرنے کی وجوہات بیان کی جائیں؟
(ج) کیا حکومت BVH نیورو سائنسز کمپلیکس کا منصوبہ دوبارہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ منصوبہ 2007 میں بنایا گیا اور PCDWP کی میٹنگ مورخہ 07-12-24 کے دوران منظور ہوا اس منصوبہ کی مد میں سال 08-2007 میں فنڈز مبلغ 10 ملین روپے رکھے گئے اور اس محکمہ کے حکم بذریعہ چٹھی مورخہ 08-08-01 کے تحت یہ منصوبہ ختم کر دیا گیا۔

(ب) مذکورہ منصوبہ کے ختم ہونے کی وجوہات یہ تھیں کہ چونکہ نیورو سائنسز ایک dedicated اور Hi-Tech سہولت ہے جس کے لئے اعلیٰ تعلیم یافتہ افرادی قوت درکار ہوتی ہے۔ جو کہ بہاولپور میں ملنا بہت مشکل تھی اور یہ مناسب سمجھا گیا کہ نئے انسٹیٹیوٹ آف نیورو سائنسز کی بجائے موجود نیورو سائنسز سرجری وارڈ کو نئے جدید آلات اور مشینری سے آراستہ کیا جائے جس کے لئے اپ گریڈیشن آف نیورو سرجری وارڈ کا منصوبہ منظور کیا گیا۔

(ج) حکومت پنجاب نے پہلے سے موجود نیورو سرجری وارڈ کی توسیع و ترقی کے لئے 198.595 ملین روپے کا منصوبہ منظور کیا تھا جو کہ 2010 میں مکمل ہو چکا ہے۔ اس وقت نیورو سرجری ڈیپارٹمنٹ کو جدید تقاضوں کے مطابق ترقی دی جا چکی ہے۔ مزید رواں مالی سال میں ترقیاتی پروگرام 14-2013 میں 35 ملین روپے اس محکمہ کے لئے CSSD خریدنے کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ موجودہ نیورو سرجری ڈیپارٹمنٹ کی توسیع و ترقی کے بعد علیحدہ نیورو کمپلیکس کی تعمیر کی فی الوقت ضرورت نہ ہے۔

بہاولپور: گائنی کمپلیکس کا منصوبہ ودیگر تفصیلات

*784: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2007 میں بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں گائنی کمپلیکس کا منصوبہ منظور ہوا تھا مگر نامعلوم وجوہات کی بناء پر اس کو ختم کر دیا گیا؟

(ب) کیاحکومت گائنی کمپلیکس برائے BVH منصوبہ کو شروع کرنے کاارادہ رکھتی ہے اگر جواب اثبات میں ہے توکب تک منصوبہ کوrevive کرکے اس پر کام شروع کر دیا جائے گا؟

وزیرزراعت / صحت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) جی ہاں!یہ درست ہے کہ سال2010 میں بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں150 بستروں پر مشتمل گائنی کمپلیکس کا منصوبہ منظور ہوا تھا۔اس منصوبہ کی لاگت 1200.210 ملین روپے تھی۔

(ب) اسی دوران حکومت پنجاب نے سال2010 میں بہاولپور میں410 بستروں پر مشتمل سول ہسپتال کا منصوبہ منظور کیا۔اس منصوبہ کی کل لاگت 2593.068 ملین روپے تھی جو کہ فنکشنل ہوچکا ہے۔410 بستروں پر مشتمل اس ہسپتال میں50 بستروں پر مشتمل گائنی وارڈ بھی شامل ہے جو کہ عوام کو زچہ بچہ کے علاج معالجہ کی سہولیات بہم پہنچا رہا ہے لہذا50 بستروں پر مشتمل اس وارڈ کی تکمیل کے بعد بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں الگ گائنی کمپلیکس کی ضرورت نہ ہے۔

صوبہ کے ٹیچنگ ہسپتالوں میں ایم ایس صاحبان کے اختیارات کی تفصیلات

*798:چودھری عامر سلطان چیمہ:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے تمام ٹیچنگ ہسپتالوں کا انتظام وانصرام ان کے بورڈ آف مینجمنٹ کرتے ہیں اور وہاں تعینات تمام پروفیسرز ٹیچنگ فیکلٹی کے انچارج ان کے پرنسپل صاحبان ہوتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ہسپتالوں کے ڈسپلن اوران کو چلانے کی ذمہ داری متعلقہ ایم ایس صاحبان کی ہوتی ہے؟

(ج) اگر جز(الف وب)کا جواب اثبات میں ہے تو عملی طور پر کیا یہ انتظامی سقم نہیں کہ ایک ہی ادارے کے افسران ٹیچنگ کے فرائض کے بارے میں تو پرنسپل صاحبان کے ماتحت ہوں لیکن مریضوں کے علاج سے متعلق معاملات میں ایم ایس صاحبان ان کو پوچھ سکتے ہیں اور نہ ہی وہ ان کو کوئی ذمہ داری سونپنے کا سوچ سکتے ہیں؟

(د) کیا حکومت مندرجہ بالا کی روشنی میں کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے کہ ہسپتالوں کے معاملات کو احسن طریقے سے چلایا جا سکے؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے۔

(ج) حقیقتاً ایسا کوئی انتظامی سقم نہ ہے کیونکہ ٹیچنگ کیڈر اور جنرل کیڈر بہتر طور پر اپنے اپنے ادارے اور ذمہ داریاں بخوبی سرانجام دے رہے ہیں اور نہ ہی ایسا کسی پرنسپل یا ایم ایس صاحب کا کوئی انتظامی معاملہ منظر عام پر آیا ہے۔ ٹیچنگ کیڈر کے تمام پروفیسرز نہ صرف تعلیمی سرگرمیاں بہترین انداز سے چلاتے ہیں بلکہ اپنے اپنے وارڈز کے بیڈز کے طور پر بہترین علاج معالجہ اور مریضوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں جبکہ دیگر سپورٹ کے لئے ایم ایس صاحبان ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ جبکہ مزید نگرانی کے لئے حکومت پنجاب نے تمام ٹیچنگ ہسپتالوں کے لئے بورڈ آف مینجمنٹ تشکیل دیئے ہیں جن کی سربراہی نہایت ہی قابل لوگوں کو تفویض کی گئی ہے۔ بورڈ آف مینجمنٹ میں پرنسپل ممبر جبکہ ایم ایس سیکرٹری ہوتے ہیں۔

(د) الحمدُ للہ محکمہ صحت پوری طرح ٹیچنگ، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں، ٹی ایچ کیو، سول ہسپتالوں، رورل ہیلتھ سنٹرز، بنیادی مراکز صحت پر بہترین خدمات مہیا کر رہے ہیں۔ اس مقصد کے لئے پروفیسرز و دیگر ڈاکٹرز پیرامیڈکس، نرسز سٹاف اپنی بہترین خدمات کے ذریعے ضرورت مند مریضوں کی صحت یابی کے لئے کوشاں ہیں۔ اور نہ ہی کسی قسم کی ٹیچنگ و جنرل کیڈرز کے ڈاکٹرز کے درمیان مریضوں کے معاملات میں کوئی تفریق ہے۔ مزید یہ کہ محکمہ صحت ہسپتالوں کی بہتری کے لئے بورڈ آف مینجمنٹ کی خدمات بھی حاصل کئے ہوئے ہے تاکہ بہتر نگرانی ہوتی رہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ رجانہ ٹاؤن میں تحصیل سطح کا ہسپتال بنانے کا معاملہ

*810: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رجانہ ٹاؤن جو کہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کا سب سے بڑا ٹاؤن ہے اس میں تحصیل لیول کا کوئی ہسپتال موجود ہے؟

(ب) اگر جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت رجانہ ٹاؤن میں تحصیل لیول کا کوئی ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) یہ درست ہے کہ رجانہ ٹاؤن میں تحصیل لیول کا کوئی ہسپتال موجود نہ ہے کیونکہ تحصیل لیول کے ہسپتال تحصیل ہیڈ کوارٹر میں بنائے جاتے ہیں۔ رجانہ ٹاؤن کو تحصیل کا درجہ نہ دیا گیا ہے جس کی وجہ سے وہاں تحصیل لیول کا ہسپتال نہیں بنایا گیا۔

(ب) حکومت رجانہ ٹاؤن میں تحصیل لیول کا ہسپتال بنانے کا ارادہ نہیں رکھتی، کیونکہ صرف گیارہ کلو میٹر کے فاصلے پر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ موجود ہے۔ دوسرا یہ کہ رجانہ ٹاؤن کو ابھی تک تحصیل کا درجہ نہ دیا گیا ہے۔

فیصل آباد۔ ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*854: میاں طاہر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر میں کتنے سرکاری ہسپتال کہاں کہاں کام کر رہے ہیں ان کے نام بتائیں نیز ان میں بیڈز کی گنجائش کتنی ہے؟

(ب) کس کس ہسپتال میں ایمرجنسی وارڈ ہے اور کس کس میں نہ ہے؟

(ج) ہر ہسپتال کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(د) ہر ہسپتال کی ایمرجنسی میں کون کون سی طبی مشینری اور ٹیسٹ کی مشینیں ہیں؟

(ہ) ہر ہسپتال کی ایمرجنسی میں کتنے ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں؟

(و) کیا حکومت ان ہسپتالوں کی ایمرجنسی میں موجود مسنگ فسلیٹیز کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) فیصل آباد شہر میں درج ذیل پانچ سرکاری ہسپتال کام کر رہے ہیں:

1۔ الائیڈ ہسپتال، پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد	بیڈز کی تعداد	1385
2۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال، ریلوے روڈ، فیصل آباد	بیڈز کی تعداد	730
3۔ فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، فیصل آباد	بیڈز کی تعداد	202
4۔ گورنمنٹ جنرل ہسپتال، غلام محمد آباد، فیصل آباد	بیڈز کی تعداد	250
5۔ گورنمنٹ جنرل ہسپتال سمن آباد، فیصل آباد	بیڈز کی تعداد	0

(ب) مذکورہ بالا تمام ہسپتالوں میں ایمرجنسی وارڈز موجود ہیں۔

(ج) متذکرہ بالا ہسپتالوں میں موجود ایمرجنسی وارڈز کے بیڈز کی تعداد درج ذیل ہے۔

1۔ الائیڈ ہسپتال، پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد	بیڈز کی تعداد	106
		(سرجیکل ایمرجنسی 56بیڈز اور میڈیکل ایمرجنسی 50بیڈز)
2۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال، ریلوے روڈ، فیصل آباد	بیڈز کی تعداد	124
3۔ فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، فیصل آباد	بیڈز کی تعداد	22
4۔ گورنمنٹ جنرل ہسپتال، غلام محمد آباد، فیصل آباد	بیڈز کی تعداد	18
5۔ گورنمنٹ جنرل ہسپتال سمن آباد، فیصل آباد	بیڈز کی تعداد	5

(د) مذکورہ ہسپتالوں کی ایمرجنسی وارڈز میں ہر طرح کی طبی مشینری مثلاً ای سی جی مشین، الٹراساؤنڈ، کارڈیک مانیٹر، سکر مشین، Defibrillator، گلوکومیٹر، وینٹی لیٹرز، Nebulizer، Central Suction with Oxygen Supply وغیرہ اور لیبارٹری کی 24 گھنٹے سہولیات میسر ہیں۔

(ہ) الائیڈ ہسپتال کی سرجیکل ایمرجنسی میں 16 ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں جبکہ میڈیکل ایمرجنسی کے لئے وارڈز کے اندر سے ڈاکٹرز کی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے۔ان اسامیوں کی منظوری کے لئے محکمہ صحت کو لکھا گیا ہے۔

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال کی ایمرجنسی میں 60 ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔

فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی ایمرجنسی میں 13 ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔

گورنمنٹ جنرل ہسپتال غلام محمد آباد کی ایمرجنسی میں 7 ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔

گورنمنٹ جنرل ہسپتال سمن آباد کی ایمرجنسی میں 2 ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔

ہر ہسپتال کی ایمرجنسی 24 گھنٹے کھلی رہتی ہے اور مریضوں کو طبی سہولیات بہم پہنچاتی ہے۔

کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں مزید ڈاکٹرز ایمرجنسی وارڈ میں تعینات کر دیئے جاتے ہیں۔

(و) ایمر جنسی وارڈز میں علاج معالجے کی فراہمی اور غیر موجود سہولیات کی فراہمی ایک جاری رہنے والا عمل ہے۔ ایمر جنسی میں مناسب سہولیات کی فراہمی کے لئے حکومت پنجاب ہر وقت تیار رہتی ہے۔ فیصل آباد شہر میں اس وقت پانچ سرکاری ہسپتال کام کر رہے ہیں۔ جن میں دو تدریسی ہسپتال بھی شامل ہیں۔تدریسی ہسپتالوں کی ایمر جنسی میں تمام طبی سہولیات 24 گھنٹے دستیاب ہوتی ہیں۔ باقی ہسپتالوں کی ایمر جنسی میں بھی آبادی اور ضروریات کے مطابق سہولیات موجود ہیں۔ تاہم حکومت پنجاب ضرورت کے مطابق ان ہسپتالوں کی ایمر جنسی شعبہ جات کو ضروری سازوسامان فراہم کرتی رہتی ہے اور کرتی رہے گی۔

محکمہ صحت کے ملازمین کے سروس سٹر کچر کی تفصیلات

*856: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ سال کے دوران اعلیٰ حکام نے اسمبلی کے اندر اور باہر اعلان کیا تھا کہ محکمہ صحت کے ملازمین کے تمام کیڈر کے سروس سٹر کچر کا جلد حتمی فیصلہ اور نوٹیفائی کیا جائے گا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کچھ کیڈر ابھی تک اپنے سروس سٹر کچر کے انتظار میں ہیں؟

(ج) اگر جز (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ہیلتھ سروس پر سائل کے تمام باقی ماندہ کیڈرز کے سروس سٹر کچر کو فائنل کرنے کے لئے ضروری اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے اعلان کیا تھا کہ محکمہ صحت کے ملازمین کے تمام کیڈر کے سروس سٹر کچر کا جلد حتمی فیصلہ اور نوٹیفائی کیا جائے گا

(ب) یہ امر قابل غور ہے کہ مطلوبہ مقاصد حاصل کرنے کے لئے مختلف مراحل کو مکمل کرنا ہوتا ہے۔ مثلاً علاقائی دفاتر سے ملازمین کے کوائف اکٹھے کرنا، دستیاب مالی وسائل کی روشنی میں پالیسی طے کرنا، محکمہ خزانہ سے منظوری لینا، محکمہ صحت پنجاب مطلوبہ مقاصد حاصل کرنے کے لئے سر توڑ کوشش کر رہا ہے۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ جنرل کیڈر کے ڈاکٹرز کو ترقی کے بہتر مواقع فراہم کرنے کے لئے چار سطحی فارمولا کو محکمہ خزانہ کی منظوری سے تبدیل کیا گیا ہے۔ ترقی کے کام کو جلد نمٹانے کے لئے محکمہ نے ایک خصوصی یونٹ قائم کیا ہے جس میں تجربہ کار عملہ کو تعینات کیا گیا اور ڈاکٹرز کو کئی مراحل میں ترقی دی گئی ہے۔ پیرامیڈیکل سٹاف کے لئے چار سطحی فارمولا بھی منظور کیا گیا ہے۔(کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) تاہم تمام ملازمین کو حتی الوسیع طور پر مطمئن کرنے کے لئے کچھ مزید وقت اور مالی وسائل درکار ہیں۔

(ج) تفصیل جز(ب) میں درج ہے۔

پنجاب میں خسرہ سے ہلاک ہونے والے بچوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*857: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وبائی مرض خسرہ نے صوبہ پنجاب کے تمام حصوں کو لپیٹ میں لے لیا ہے؟

(ب) پنجاب کے مختلف ہسپتالوں میں گزشتہ ایک سال کے دوران کتنے بچے داخل ہوئے اور اس وبائی مرض کی وجہ سے بچوں کی ہلاکتوں کی تعداد کیا ہے؟

(ج) حکومت کی طرف سے اس وبائی مرض کے تدارک کے لئے کیا ہنگامی اقدامات اٹھائے گئے؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) یہ درست ہے کہ وبائی مرض خسرہ نے صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں بچوں کو متاثر کیا ہے۔ تاہم زیادہ تر لاہور، فیصل آباد، راولپنڈی، گوجرانوالہ اور اوکاڑہ کے اضلاع متاثر ہوئے ہیں تاہم ایک مؤثر مہم کے نتیجہ میں اس موذی مرض پر قابو پالیا گیا ہے

(ب) پنجاب کے مختلف اضلاع میں سال 2013 کے دوران 23441 کیسز رپورٹ ہوئے جن میں سے 7949 کو مختلف ہسپتالوں میں علاج کے لئے داخل کیا گیا کل 192 اموات واقع ہوئیں جبکہ باقی تمام مریض شفاء یاب ہوئے۔

(ج) محکمہ صحت حکومت پنجاب نے صوبہ میں خسرہ کے کنٹرول کے لئے تمام احتیاطی اقدامات کئے۔ اس بیماری کی روک تھام اور ویکسینیشن کی بہتری کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے گئے۔

1۔ محکمہ صحت نے 29۔نومبر 2012 کو مختلف اضلاع میں خسرہ کی روک تھام کے لئے گائیڈ لائنز بھجوائیں اور دسمبر 2012 میں تمام (Helath) EDOs کو الرٹس جاری کئے۔

2۔ دسمبر 2012 میں ضلع رحیم یار خان کی تحصیل صادق آباد اور ضلع راجن پور کی تحصیل روجھان جو کہ صوبہ سندھ کے ساتھ ملحقہ ہیں وہاں 6 ماہ سے 10 سال کے بچوں کو خسرہ کے حفاظتی ٹیکے لگائے گئے تاکہ اس کے پھیلاؤ کو روکا جا سکے۔

3۔ 3۔جنوری 2013 کو ای پی آئی سٹیئرنگ کمیٹی کی میٹنگ ہوئی جس میں ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ پنجاب، ڈائریکٹر ای پی آئی پنجاب، امراض بچگانہ کے پروفیسرز اور WHO اور یونیسیف کے نمائندوں نے شرکت کی تاکہ صوبے میں خسرہ کے کنٹرول کے لئے پالیسی وضع کی جا سکے۔

4۔ 07۔01۔2013 کو صوبائی سطح پر خسرہ کانفرنس منعقد کی گئی جس کی صدارت وزیراعلیٰ پنجاب کے مشیر خواجہ سلیمان رفیق نے کی۔ اس کانفرنس میں تمام ڈویژن کے ڈائریکٹرز ہیلتھ، 36 اضلاع کے (ای ڈی اوز) صحت، ٹیچنگ ہسپتالوں کے ایم ایس اور WHO اور یونیسیف کے نمائندوں نے شرکت کی۔ خسرہ کے کنٹرول کے لئے تمام ای ڈی اوز کو ہدایات جاری کی گئیں۔ ٹیچنگ ہسپتالوں کے ایم ایس صاحبان کو خسرہ کے مریضوں کی روزانہ رپورٹنگ کے لئے ہدایات دی گئیں۔

5۔ 9۔فروری 2013 کو چیف سیکرٹری پنجاب نے تمام اضلاع کے ڈی سی اوز کو خسرہ کنٹرول کے لئے کئے جانے والے اقدامات میں تعاون کی ہدایات جاری کیں۔

6۔ PITB کے تعاون سے آن لائن ڈیٹا ٹرانفسر کا سسٹم جاری کیا گیا۔

7۔ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں خسرہ کے حوالے سے آگاہی مہم شروع کی گئی۔

8۔ تمام ٹیچنگ ہسپتالوں میں ڈی ایچ کیو، ٹی ایچ کیو اور دیہی مراکز صحت میں خسرہ کے مفت علاج کے لئے علیحدہ وارڈ قائم کئے گئے۔

9۔ صوبے میں خسرہ کی ویکسین کی کوئی کمی نہ ہے۔

10۔ 29۔اپریل سے 7۔مئی 2013 کے دوران لاہور میں خسرہ کی خصوصی مہم چلائی گئی جس کے دوران 6 ماہ سے 10 سال تک کے 26 لاکھ بچوں کو خسرہ کے حفاظتی ٹیکے لگائے گئے۔

11۔ 13۔2012 کے دوران حکومت پنجاب نے اپنے ذرائع سے 701 ملین روپے کی ویکسین خرید کی۔

12۔ 07۔06۔13 کو وزیراعلیٰ پنجاب کی زیر صدارت ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں صوبے میں خسرہ کی صورتحال کا جائزہ لیا گیا۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے تمام صوبے میں خسرہ مہم چلانے کا حکم دیا اور چیف سیکرٹری پنجاب کو خسرہ کی صورتحال کے بارے میں باقاعدہ میٹنگ کرنے کی ہدایات جاری کیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ خسرہ کے نازک مریضوں کو سینئر سپیشلسٹ

ڈاکٹروں کی زیر نگرانی(آئی سی یو)اور سپیشل وارڈ میں رکھا جائے، سینئر ڈاکٹرز شام کے وقت بھی خسرہ کے مریضوں کو چیک کیا کریں۔

13۔ خسرہ مہم کے دوران مونیٹرنگ کے لئے مختلف اضلاع میں صوبائی سیکرٹریز کا بھی تقرر کیا گیا ہے۔

14۔ 19۔جون2013کو وزیر اعلیٰ پنجاب نے خسرہ اور ڈینگی کی روک تھام کے لئے منعقد اجلاس کی صدارت کی جس میں خسرہ کے خلاف مہم کا جائزہ لیا گیا اور احکامات صادر کئے گئے۔

15۔ خسرہ کے خلاف پنجاب کے تمام اضلاع میں خصوصی مہم چلائی گئی جس کے دوران 6ماہ سے 10سال تک کے 29ملین بچوں کو خسرہ کے حفاظتی ٹیکے لگائے گئے جس کے نتیجہ میں خسرہ کے مریضوں اور اموات کو کنٹرول کر لیا گیا ہے۔چیف سیکرٹری پنجاب اور تمام صوبائی سیکرٹریز اور ڈی جی ہیلتھ آفس کے تمام سینئر افسروں نے مہم کی نگرانی کی۔

فیصل آباد: چک نمبر388گ ب کے رورل ہیلتھ سنٹر کی چار دیواری بنوانے کی تفصیلات

*1019: **جناب ظہیر الدین خان علیزئی**: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر388گ ب سمندری فیصل آباد میں رورل ہیلتھ سنٹر کی چار دیواری عرصہ دراز سے نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ ہیلتھ سنٹر کی چار دیواری و دیگر مرمت کا کام فوری کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ چک نمبر388گ ب سمندری فیصل آباد میں آر ایچ سی نہ ہے بلکہ بی ایچ یو ہے جو کہ PRSP کے زیر انتظام کام کر رہا ہے۔مذکورہ بی ایچ یو کی چار دیواری تین اطراف سے مکمل ہے جبکہ ایک طرف سے گری ہوئی ہے جس کی تعمیر کے لئے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد کو چھٹی لکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ سنٹر کے گرے ہوئے حصہ کی چار دیواری سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کروائے گی جس کے لئے چھٹی لکھ دی گئی ہے۔خطوط کی کاپیاں Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ضلع فیصل آباد: سول ہسپتال سمندری میں 24 گھنٹے ایمرجنسی کی سہولت فراہم کرنے کی تفصیلات

*1020: جناب آصف محمود: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سول ہسپتال سمندری ضلع فیصل آباد میں 24 گھنٹے ایمرجنسی کی سہولت نہ ہے جس کے باعث عوام کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ب) کیا حکومت پنجاب مذکورہ ہسپتال میں فوری طور پر 24 گھنٹے ایمرجنسی کی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) جی، نہیں۔ یہ درست نہ ہے بلکہ سول ہسپتال سمندری ضلع فیصل آباد میں 24 گھنٹے ایمرجنسی کی سہولت موجود ہے جس میں مریضوں کو 24 گھنٹے ای سی جی، نیبولائزر، suction، آکسیجن، الٹراسانوگرافی، ایکسرے، سی سی یو، اور ضروری ادویات مفت فراہم کی جارہی ہیں اور اپریل 2013 سے لے کر ستمبر 2013 تک 40469 کے قریب مریضوں کو ایمرجنسی میں علاج کیا گیا۔ مارننگ، ایوننگ اور نائٹ شفٹوں میں میڈیکل آفیسر، وومن میڈیکل آفیسر اور نرسز سمیت دیگر عملہ تعینات ہے۔ جو کہ ایمرجنسی وارڈ میں داخل ہونے والے مریضوں کو تمام طبی سہولیات 24 گھنٹے مہیا کر رہے ہیں۔

(ب) سول ہسپتال سمندری ضلع فیصل آباد میں 24 گھنٹے ایمرجنسی کی سہولت موجود ہے۔ تفصیل جز (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔58 میں سرکاری ہسپتال و دیگر تفصیلات

*1022: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد میں کون کون سے سرکاری ہسپتال چل رہے ہیں؟

(ب) ہر ہسپتال کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ج) ہر ہسپتال میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں، کتنی پُر اور کتنی خالی ہیں؟

(د) ہر ہسپتال میں missing facilities کی تفصیل بتائیں اور missing facilities کو پورا کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) پی پی۔58فیصل آباد میں دو آر ایچ سیز، ماموں کانجن اور کنجوانی جبکہ 14 بی ایچ یوز اور تین ڈسپنسریز کام کر رہی ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) دونوں آر ایچ سیز 20 بستروں پر مشتمل ہیں۔ جبکہ ہر بی ایچ یو 2 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ج) RHC ماموں کانجن اور کنجوانی میں ڈاکٹرز کی چار چار اسامیاں منظور شدہ ہیں جن میں سے 2 پُر جبکہ 2 اسامیاں خالی ہیں۔ ہر بی ایچ یو پر ڈاکٹرز کی ایک ایک اسامی منظور شدہ ہے جن میں سے 9 پر ڈاکٹرز تعینات ہیں جبکہ 5 اسامیاں خالی ہیں۔ پُر اور خالی اسامیوں کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جن مراکز صحت پر میڈیکل آفیسر کی پوسٹ خالی ہے ان کا اضافی چارج دوسرے ہیلتھ سنٹرز پر تعینات ڈاکٹرز کو دیا گیا ہے تاکہ لوگوں کو صحت کی سہولیات کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔

(د) 2010 میں دونوں RHCs میں NLC نے مرمت مکمل کی جس پر تقریباً ہر ہسپتال پر 85 ملین روپے لاگت آئی۔ اس کے علاوہ وہ تمام آلات RHC لیول کے ہسپتال میں ہونے چاہئیں وہ موجود ہیں۔

پی پی۔58 میں PRSP کے زیر انتظام بی ایچ یوز میں بعض کی چار دیواری اور کوارٹرز کی معمولی تعمیر مثلاً وائٹ واش یا سیمنٹ وغیرہ کرانا درکار ہے جس کے لئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد ضروری کارروائی کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ تمام طبی آلات موجود ہیں اور مریضوں کو طبی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔

لاہور: الائیڈ سکول آف ہیلتھ سائنسز کا قیام و دیگر تفصیلات

*1032: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) الائیڈ سکول آف ہیلتھ سائنسز چلڈرن ہسپتال لاہور کب قائم ہوا؟

(ب) مذکورہ سکول کون کون سے شعبہ جات میں تعلیم دے رہا ہے؟

(ج) مذکورہ سکول میں کتنے مضامین کے اساتذہ نہ ہیں اور یہ کب سے اسامیاں خالی چلی آ رہی ہیں اور کیوں، یہ اسامیاں کب تک fill کر دی جائیں گی، ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) کتنے اساتذہ رخصت پر ہیں اور کب سے؟

وزیر زراعت / صحت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) الائیڈ سکول آف ہیلتھ سائنسز چلڈرن ہسپتال لاہور سال1999 کو بنا۔

(ب) الائیڈ سکول آف ہیلتھ سائنسز چلڈرن ہسپتال لاہور مندرجہ ذیل شعبہ جات میں تعلیم دے رہا ہے۔

1۔ ڈاکٹر آف فزیکل تھراپی (ڈی پی ٹی)
2۔ بی ایس سی (آنرز) میڈیکل امیجنگ ٹیکنالوجی
3۔ بی ایس سی (آنرز) میڈیکل لیبارٹری ٹیکنالوجی
4۔ بی ایس سی (آنرز) ڈینٹل ٹیکنالوجی
5۔ بی ایس سی (آنرز) میڈیکل سپیچ اینڈ لینگویج پیتھالوجی
6۔ بی ایس سی (آنرز) آکوپیشنل تھراپی
7۔ بی ایس سی (آنرز) آپریشن تھیٹر ٹیکنالوجی۔

(ج) پانچ مضامین کے اساتذہ نہ ہیں اور یہ اسامیاں اکتوبر 2012 سے خالی چلی آرہی ہیں، ان اسامیوں کو ایڈہاک کی بناء پر fill کرنے کے لئے دسمبر2012 میں اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا لیکن گورنمنٹ آف پنجاب کے جنوری 2013 میں ریکروٹمنٹ پر پابندی لگادینے کی وجہ سے ان اسامیوں پر بھرتی مکمل نہ ہو سکی۔

(د) کوئی بھی استاد رخصت پر نہ ہے۔

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب سپیکر: اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

چودھری اشرف علی انصاری

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ معزز ممبران اسمبلی کی جانب سے رخصت کی درخواستوں میں سے پہلی درخواست چودھری اشرف علی انصاری ایم پی اے، پی پی۔93 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"I have the honour to submit to you that I am leaving for Saudi Arabia to perform Umrah. Owing to which, I shall not be able to attend Assembly session from 21st June to 3rd July 2013. I shall be thankful to you, if you grant me leave for aforesaid duration."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نسرین جاوید المعروف نسرین نواز

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ نسرین جاوید المعروف نسرین نواز ایم پی اے ڈبلیو۔301 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"Most respectfully submitted that I, alongwith my husband, am proceeding to Canada to ease and see my daughter-in-law and my son on 23rd instant. My stay at Canada will be between 23rd of June 2013 to 20th August 2013. So it is hereby requested that my absence from the Assembly Sessions (meetings) may kindly be ignored and leave may be sanctioned for the said period."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

نوابزادہ عبدالرزاق خان نیازی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست نوابزادہ عبدالرزاق خان نیازی ایم پی اے، پی پی۔218 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"I would be grateful if I am allowed Ex-Pakistan leave till the end of session, starting from 26th June 2013. I am proceeding to Bangkok for medical checkups."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

مخدوم سید افتخار حسن گیلانی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست مخدوم سید افتخار حسن گیلانی ایم پی اے، پی پی۔267 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"دربار شریف کے عرس کے سلسلہ میں بندہ کی تین یوم مورخہ 24تا26۔جون 2013تک اجلاس ہذا سے چھٹی منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب شوکت علی لالیکا

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب شوکت علی لا لیکا ایم پی اے، پی پی۔278 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"It is stated that I am going to Kingdom of Saudi Arabia with family for performing Umrah Mubarik from 23rd June 2013 to 4th July 2013. It is requested kindly accept my request because I will be unable to join remaining Assembly budget session."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری ارشاد احمد ارائیں

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری ارشاد احمد ارائیں ایم پی اے، پی پی۔233 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"گزارش ہے کہ بندہ ایک ضروری کام کے سلسلہ میں وہاڑی جا رہا ہے۔ براہ مہربانی 21۔جون 2013 کی چھٹی منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ فوزیہ ایوب قریشی ایم پی اے، ڈبلیو-343 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"گزارش ہے کہ بوجہ ناسازی طبیعت میں مورخہ 24-جون 2013 کے بجٹ اجلاس میں شرکت سے قاصر ہوں۔ از راہ کرم متذکرہ ایک یوم کی رخصت عنایت فرمائیں۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب شہزاد منشی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب شہزاد منشی ایم پی اے، این ایم-369 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"I beg to state that, I did not come on Saturday 22nd June 2013, because of my family matter, as I had to go to Islamabad. I request you sir, kindly grant my leave for one day."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب علی عباس

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب علی عباس ایم پی اے، پی پی-192 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"گزارش ہے کہ میں پنجاب اسمبلی کا اجلاس اٹینڈ کرنے لاہور آیا تھا لیکن یہاں آکر میں بیمار ہو گیا۔ ڈاکٹر نے آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے جس کی وجہ سے میں اجلاس کی کارروائی اٹینڈ نہیں کر سکتا۔ براہ مہربانی میری تین یوم مورخہ 25تا27۔جون2013کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب رمیش سنگھ اروڑا

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب رمیش سنگھ اروڑا ایم پی اے، این ایم۔368 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"This is to inform your good self that due to some domestic issues, I will not be able to attend Assembly session on 22nd June 2013. In this regard one day leave may kindly be granted."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب رمیش سنگھ اروڑا

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب رمیش سنگھ اروڑا ایم پی اے، این ایم۔368 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"This is to inform your good self that I will not be available to attend Assembly session from 27th to 29th June 2013, due to religious function (death anniversary of Maharaja Ranjit Singh) and some domestic chores. In this regard three days leave may kindly be granted."

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

مخدوم سید علی رضا شاہ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست مخدوم سید علی رضا شاہ ایم پی اے، پی پی۔89 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"گزارش ہے کہ میں بوجہ طبیعت خرابی مورخہ 6تا25۔ جون2013 اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکا اس لئے مہربانی فرماکر میری رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سید عبدالعلیم

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سید عبدالعلیم ایم پی اے، پی پی۔244 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"گزارش ہے کہ میں نہایت ضروری کام کے سلسلے میں بہاولپور جا رہا ہوں جس کی وجہ سے 27۔ جون2013 کی رخصت درکار ہے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ ثوبیہ انور ستّی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ ثوبیہ انور ستّی ایم پی اے، ڈبلیو۔325 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"It is humbly submitted that I will be unable to attend the current session on 29th June 2013. Kindly grant me leave for one day."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب غضنفر عباس چھینہ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب غضنفر عباس چھینہ ایم پی اے، پی پی۔49 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"گزارش ہے کہ میں حلقہ میں ضروری کام کے سلسلہ میں مورخہ 24 اور 25۔جون 2013 کو اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکتا لہذا دو یوم کی رخصت منظور فرمائیں۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ زیب النساء اعوان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ زیب النساء اعوان ایم پی اے، ڈبلیو۔300 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"With due respect, it is stated that I am going to Saudi Arabia for performing Umrah on 25th July 2013. It is therefore requested that I may be granted leave for 15 days from 25th July to 8th August 2013."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمود قادر خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمود قادر خان ایم پی اے، پی پی۔246 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"It is requested that I may be granted Ex-Pakistan Leave from 29th June to 10th August 2013 as I will be proceeding abroad to settle my family affairs in Australia and to perform Umrah."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سیدہ عظمیٰ قادری

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سیدہ عظمیٰ قادری ایم پی اے، ڈبلیو۔302 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"It is stated that I would not be able to attend the Assembly session due to my personal engagements from 3rd August to 1st September 2013. Kindly sanction ex-Pakistan Leave in my favour."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سید زعیم حسین قادری

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سید زعیم حسین قادری ایم پی اے، پی پی۔154 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"It is stated that I would not be able to attend the Assembly session due to my personal engagements from 3rd August to 1st September 2013. Kindly sanction ex-Pakistan Leave in my favour."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد ثقلین انور سپرا

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد ثقلین انور سپرا ایم پی اے، پی پی۔76 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"گزارش ہے کہ مجھے آج اعتکاف پر بیٹھنا ہے اس لئے مورخہ 31۔جولائی 2013 سے بقیہ اجلاس میں شرکت نہیں کر سکوں گا لہذا ان دنوں کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ زیب النساء اعوان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ زیب النساء اعوان ایم پی اے، ڈبلیو۔300 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"گزارش ہے کہ میں مورخہ یکم اگست 2013 سے عمرہ کی ادائیگی کے لئے سعودی عرب جا رہی ہوں اور اس اجلاس کے باقی ایام میں شرکت سے قاصر ہوں۔ براہ مہربانی میری رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر عالیہ آفتاب

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر عالیہ آفتاب ایم پی اے، ڈبلیو۔338 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"I am going to Thailand for Eid holidays with my family from 8th to 15th of August 2013. I would request you to kindly grant me leave during these days."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب رمیش سنگھ اروڑا

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب رمیش سنگھ اروڑا ایم پی اے، این ایم۔368 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"It is stated that I will not be able to attend Assembly Session from 31st July to 1st August 2013 due to domestic issues. May I request for two days leave."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب عبدالقدیر علوی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب عبدالقدیر علوی ایم پی اے، پی پی۔85 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"It is submitted that I have to go to Saudi Arabia in connection with some family affairs. It is, therefore, requested that four days Ex-Pakistan Leave from 13th to 16th August 2013 may very kindly be sanctioned in my favour with permission to leave the station for the purpose mentioned above."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر سید وسیم اختر

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر سید وسیم اختر ایم پی اے، پی پی۔271 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"Due to some unavailable circumstances, I can't attend the present session on 12th and 13th August 2013. Leave may please be granted for these two days."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ کنیز اختر

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ کنیز اختر ایم پی اے، ڈبلیو۔335 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"عرض داشت یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ فیصل آباد میں دو حلقوں پی پی۔51اور این اے۔83میں ضمنی الیکشن ہو رہے ہیں اس لئے مجھےcampaignکے لئے جانا ہے۔ براہ کرم مجھے اسمبلی اجلاس سے رخصت دی جائے جو کہ مورخہ 19۔اگست2013سے شروع ہو گی۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

معزز ممبران اسمبلی: نہیں، نہیں۔

جناب سپیکر: اب کیا کریں۔ اس پر توobjectionآگیا ہے۔ اس رخصت کی درخواست کوpendingکیا جاتا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ حنا پرویز بٹ ایم پی اے، ڈبلیو۔353 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"It is submitted that I am traveling abroad therefore I will not be able to attend Assembly session from 19th August onward till the 31st August 2013."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب شہزاد منشی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب شہزاد منشی ایم پی اے، این ایم۔369 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"نہایت ادب سے یہ گزارش ہے کہ بندہ لاہور سے باہر گیا ہوا ہے جس کی وجہ سے آج اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتا۔" شکریہ

جناب سپیکر: "فرما سکتا" نہیں بلکہ "کر سکتا"۔ انہوں نے "فرما سکتا" نہیں لکھا ہوگا۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نجمہ بیگم

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ نجمہ بیگم ایم پی اے، ڈبلیو۔324 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"Sir, it is submitted that due to by-election 2013, I would not be able to attend the Assembly session. Therefore, it is requested that two days leave for 21st & 22nd August 2013, may please be granted in my favour." Thanks.

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب سپیکر: میاں صاحب! مجھے آپ کا وہاں بیٹھنا اچھا نہیں لگا۔آپ اپنی سیٹ پر انہیں بلا کر بات کر سکتے ہیں۔

معزز ممبران: وہ عوامی آدمی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، عوام میں گھلنے ملنے کے علاوہ ان کی اپنی سیٹ ہے جہاں پر وہ آپ کو بلوا کر بات کر سکتے ہیں اور ان کو اس بات کی اجازت ہے۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف، میاں محمود الرشید اپنی سیٹ پر تشریف لے آئے)

جناب محمد عمر جعفر

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد عمر جعفر ایم پی اے، پی پی۔293 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"Sir, with great reverence it is submitted that I was called for a meeting in connection with flood effectees held at Rahim Yar Khan. It is, therefore, requested that five days leave may very kindly be granted to me for the purpose mentioned above w.e.f. 19th to 23rd August 2013." Thanking you.

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب رمیش سنگھ اروڑا

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب رمیش سنگھ اروڑا ایم پی اے، این ایم۔368 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"This refers to recent flood in my constituency (Narowal). I will not be able to attend Assembly session on 15th & 16th August 2013. Since I will be busy in relief activities, as well as to receive Chief Minister visiting Narowal, kindly approve two days leave."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

سید عبدالعلیم

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سید عبدالعلیم ایم پی اے، پی پی۔244 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"It is stated that due to some domestic affairs at my Constituency (PP-244), I can not attend this session on 19th to 22nd August 2013. It is, therefore, requested that four days leave from 19th to 22nd August 2013 may kindly be granted in my favour. I shall be thankful for this act of kindness. Thanking you in anticipation."

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

بیگم خولہ امجد

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست بیگم خولہ امجد ایم پی اے، ڈبلیو۔337 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"Honourable Sir,

Due to the death of my father-in-law, I was unable to attend the session from 12th to 13th August 2013. Two days leave may please be granted to me. Thank you."

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب ظفر اقبال

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب ظفر اقبال ایم پی اے، پی پی۔19 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"گزارش ہے کہ بوجہ اطلاع فوتید گی اجلاس میں حاضر ہونے سے قاصر ہوں لہذا ایک یوم کی رخصت عطا فرمائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سردار خان محمد خان جتوئی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سردار خان محمد خان جتوئی ایم پی اے، پی پی۔259 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"Sir, it is submitted that due to flood in my native city Jatoi (Muzaffargarh), I can't attend the current session from 26th to 30th August 2013. Therefore, it is requested that leave may please be accepted for the above said dates." Thanks.

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری ارشاد احمد ارائیں

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری ارشاد احمد ارائیں ایم پی اے، پی پی۔233 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"It is stated that I can't attend Assembly Session on 26th and 27th August 2013, due to flood relief activities in my Constituency (PP-233). It is, therefore, requested that two days leave for 26th & 27th August 2013 may kindly be granted in my favour. I shall be thankful for this act of kindness. Thanking you in anticipation."

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

مخدوم سید افتخار حسن گیلانی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست مخدوم سید افتخار حسن گیلانی ایم پی اے، پی پی۔267 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"جناب والا! جیسا کہ جناب کو معلوم ہے اوچ شریف کے علاقہ میں سیلاب آ گیا ہے۔ بندہ کی اجلاس سے مورخہ 27۔جولائی 2013 سے چھٹی منظور فرمائی جائے۔ نوازش ہو گی۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں محمد رفیق

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست میاں محمد رفیق ایم پی اے، پی پی۔90 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"Sir,

It is submitted for your kind notice that I could not attend Assembly sessions on 26th, 27th & 28th August 2013, on account of suffering from severe "Flu" infection in throat, chest resultantly high grade fever and cough and cold. Kindly grant me leave for three days mentioned i.e. 26th, 27th, and 28th August 2013. Thanks."

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سید عبدالعلیم

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سید عبدالعلیم ایم پی اے، پی پی۔244 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"گزارش ہے کہ میں چیف منسٹر کے حکم پر مورخہ 19تا27۔اگست 2013تک اپنے حلقہ کے سیلاب زدگان کے relief کی وجہ سے اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکا۔ مہربانی کرکے ان ایام کی رخصت عطا کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب رمیش سنگھ اروڑا

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب رمیش سنگھ اروڑا ایم پی اے، این ایم۔368 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"Honourable Speaker,

This is to inform you that due to recent flood in Narowal, the undersigned will be busy to look after relief operations in Narowal District, therefore, will not be able to attend Assembly session for 23rd, 26th & 27th August 2013. Leave may be granted."

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ کنیز اختر

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ کنیز اختر ایم پی اے، ڈبلیو۔335 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"عرض داشت ہے کہ میرا تعلق فیصل آباد سے ہے، مجھے مورخہ 2۔ستمبر کی رخصت بسلسلہ میٹنگ ڈی سی او صاحب درکار ہے۔ براہِ کرم مجھے بروز سوموار مورخہ 2۔ستمبر2013 رخصت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ مدیحہ رانا

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ مدیحہ رانا ایم پی اے، ڈبلیو۔346 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"Sir, it is submitted that I cannot attend the Assembly session on 30th August 2013 due to high fever. It is requested that one day leave for 30th August 2013 may kindly be allowed."

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب ظفر اقبال

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب ظفر اقبال ایم پی اے، پی پی۔19 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"گزارش ہے کہ مورخہ 2۔ستمبر2013 کے اجلاس میں شرکت سے قاصر ہوں۔انشاء اللہ 3۔ستمبر2013 کو اجلاس میں شامل ہو جاؤں گا۔ رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ مدیحہ رانا

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ مدیحہ رانا ایم پی اے، ڈبلیو۔346 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"Sir, I cannot attend the Assembly session on 2nd September 2013 due to ill health. It is requested that leave from session for 2nd September 2013 may kindly be allowed." Thank you.

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ تمکین اختر نیازی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ تمکین اختر نیازی ایم پی اے، ڈبلیو۔333 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"Sir, I have an urgent piece of work to attend at back home in Mianwali. Kindly allow me two days leave. Thanking you in anticipation."

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تحریک استحقاق کوئی بھی نہیں ہے۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ جی، بلوچ صاحب!

پوائنٹ آف آرڈر

سوالات کی کاپی ایوان میں ایک دن قبل تقسیم کرنے کا مطالبہ

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ ہمیشہ سے روایات رہی ہیں جو 1985 سے چلی آ رہی ہیں کہ ایوان میں ایک دن پہلے question paper تقسیم کر دیا جاتا تھا جس محکمے کے بھی اگلے دن questions ہوتے تھے تاکہ ممبران صحیح تیاری کر کے آئیں لیکن اب یہ ہو رہا ہے کہ تقسیم نہیں کیا جاتا۔ پتا نہیں اس میں بیوروکریسی کو بچایا جا رہا ہے۔ دراصل سوالات منسٹر صاحبان کے متعلق نہیں بلکہ بیوروکریسی سے متعلق ہوتے ہیں۔ بیوروکریسی کو محفوظ کرنے کے لئے یہ سوالات نہیں دیئے جاتے تاکہ ایم پی اے صاحبان تیاری کر کے نہ آئیں۔ مہربانی کریں اور یہ سابقہ روایت برقرار رکھیں تاکہ تمام ایم پی اے صاحبان رات کو تیاری کر کے آئیں تو صبح اچھے طریقے سے سوال و جواب ہو سکیں لیکن اب بیوروکریسی کو بچایا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: احمد خان صاحب! Rule 60 میں ہے کہ جس دن اجلاس ہو گا اسی دن ہی آپ کو questions دیئے جائیں گے۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! 1985 سے کبھی ایسا نہیں ہوا بلکہ ہمیشہ سپیکر صاحب کہتے تھے کہ سوالات تقسیم کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر آپ نے Rules میں amendment کرنی ہے تو کوئی درخواست لے کر آ جائیں، ہم ایوان میں voting کروالیں گے۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! آپ مہربانی کریں کیونکہ یہ نہایت ضروری ہے۔ یہ صرف اس دفعہ ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بلوچ صاحب! Rule 60 یہ ہے کہ:

60. No publicity of answers to Questions in advance.
Answers to questions which Ministers propose to give in the Assembly shall not be released for publication until the answers have actually been given on the floor of the Assembly or laid on the Table.

اگر آپ اس میں کوئی amendment چاہتے ہیں تو درخواست یا تحریک وغیرہ لے آئیں، اس پر ہم voting کروالیں گے۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! آپ اس میں amendment کرائیں یا جیسے بھی کرائیں لیکن ضرور مہربانی کریں۔ لاء منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ question list ایک دن پہلے دی جائے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ اب تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 475/13 جناب محمد عارف عباسی صاحب اور محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کی طرف سے ہے۔

پنجاب کے تعلیمی اداروں کی ناقص کارکردگی سے طلباء کے والدین کو پریشانی کا سامنا (---جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ بات درست ہے کہ لاہور اور فیصل آباد بورڈز میں سالانہ امتحان 2013 برائے جماعت نہم میں کامیابی کا تناسب بالترتیب 39.48 فیصد اور 40.25 فیصد رہا۔ اس بات میں کوئی صداقت نہ ہے کہ پنجاب کے سرکاری تعلیمی اداروں میں تعلیمی معیار گرایا جا رہا ہے تاکہ والدین بچوں کو نجی تعلیمی اداروں میں داخل کروائیں۔

رزلٹ میں ناقص کارکردگی دکھانے والے ہیڈ ماسٹرز/ ہیڈ مسٹریس/متعلقہ اساتذہ کے خلاف PEEDA Act-2006 کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جوانہوں نے کہا کہ اس میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ سرکاری سکولوں کا تعلیمی معیار گرایا جارہا ہے، ان کا یہ کہنا غلط ہے۔ میرا تو خیال ہے کہ منسٹر صاحب کا سرکاری سکولوں سے واسطہ نہیں پڑا، یہ elite class سے تعلق رکھتے ہیں، یہ بڑے بڑے سکولوں میں پڑھے ہوں گے لیکن physically on ground اگر آپ کسی بھی سرکاری سکول میں چلے جائیں وہاں کا رزلٹ، پڑھانے کا معیار، ٹیچر کی ٹریننگ اور ان کا طالب علموں کے ساتھ attitude وہ بہت افسوسناک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا مقصد تنقید کرنا نہیں تھا بلکہ تعلیم جو ہماری بنیادی ضرورت ہے اور جو بچے وہاں پڑھتے ہیں وہ پاکستان کے مستقبل کے معمار ہیں اور وارث بھی ہیں۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اس کو کاغذی کارروائی کی نذر نہ کیا جائے۔ اس میں point scoring تھی اور نہ سیاست تھی بلکہ اس کا مقصد یہ تھا کہ اس سسٹم کو ٹھیک کیا جائے۔ حکومت یہ نہ سمجھے کہ ہم نے تنقید کرنے کے لئے یہ تحریک جمع کرائی ہے ایک زمانہ تھا جب ہمارے سرکاری تعلیمی ادارے ایک مثال ہوا کرتے تھے۔ ہم میں سے اکثر لوگ سرکاری تعلیمی اداروں میں پڑھے ہوئے ہیں لیکن میں آپ کو انتہائی ایمانداری سے بتارہا ہوں کہ سرکاری تعلیمی اداروں کی جو حالت ہے اس کو اگر آپ کسی بھی پرائیویٹ تعلیمی ادارے سے compare کریں گے تو اس میں زمین آسمان کا فرق ہوگا۔ آپ ایسا معیار مقرر کریں جیسے پہلے تھا کہ پانچویں کا امتحان بورڈ کا کردیں اور اساتذہ کی جتنی بھی ترقیاں ہیں ان کو بچوں کے رزلٹ کے ساتھ نتھی کردیں۔ ان کا امتحان بورڈ لے وہ خود نہ لیں۔ پرائمری کا امتحان بورڈ کا کردیں، اس کے بعد مڈل کا کردیں اور اساتذہ کی ترقی رزلٹ کے ساتھ منسلک کردیں یا اس کے علاوہ آپ کے پاس کوئی اور چیک اینڈ بیلنس کا نظام ہے تو وہ لاگو کردیں۔ اس میں ہمارا کوئی سیاسی مقصد نہیں ہے بلکہ ہمارا مقصد اس ادارے کو ٹھیک کرنا ہے جو ہمارے معاشرے کا اہم جز ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں یہ issue گورنمنٹ کے notice میں آگیا ہے اور منسٹر صاحب نے اس کا جواب بھی دے دیا ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں rules کی بات کروں گا کہ جب بھی تحریک التوائے کار دی جاتی ہے اس پر بعد میں اس طرح سے بحث نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ میرے بھائی نے یہاں فرمایا ہے کہ سرکاری سکولوں کا رزلٹ ٹھیک نہیں ہے۔ ہم نے اس رزلٹ کی ratio بھی ان کو بتائی ہے یہ اس کو کہیں پر بھی چیلنج کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! تیسری بات یہ ہے کہ ان کو پتا ہو گا کہ پچھلے دنوں سویڈن، جرمن اور انگلینڈ کے دورے پر چاروں صوبوں سے وہ بچے بھیجے گئے ہیں جو سرکاری سکولوں کے تھے جنہوں نے ٹاپ کیا ہوا تھا۔ ان بچوں کو وہاں کے لوگوں نے کہا کہ these are the real face of the Pakistan اگر یہ اخبار پڑھ لیا کریں تو اچھی بات ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اس کا جواب آ گیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 476/13 سردار وقاص حسن موکل، چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ جیّدہ خان کی ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

سرکاری کالجوں کے گرتے ہوئے معیار تعلیم کو بہتر بنانے کے لئے اساتذہ کو واضح ٹارگٹ دینے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس کا جواب ہے کہ یہ بات درست ہے کہ بی اے/بی ایس سی کے نتائج میں پنجاب یونیورسٹی میں رزلٹ کا تناسب 37.28 فیصد رہا ہے۔ تاہم یہ امر قابل وضاحت ہے کہ بی اے/بی ایس سی کے سالانہ امتحان میں اکثریت پرائیویٹ امیدواران کی ہوتی ہے اور ان میں ناکامی کا تناسب سرکاری کالجوں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے سالانہ امتحانات میں کامیابی کا تناسب دونوں قسم کے رزلٹ ملا کر نکالا جاتا ہے۔ جہاں تک ٹارگٹ کا تعلق ہے کالجوں کے پرنسپل اور اساتذہ کا رزلٹ ان کی سالانہ کارکردگی رپورٹ میں درج کیا جاتا ہے جس کی بنیاد پر اگلے گریڈ میں ترقی کا تعین کیا جاتا ہے۔ کالجوں کے رزلٹ خراب آنے پر پرنسپل اور اساتذہ کے خلاف انضباطی کارروائی بھی کی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کا جواب آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار 480/13 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی ہے۔ منسٹر صاحب! کیا اس کا جواب آ گیا ہے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ اس کو Friday تک pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کو Friday تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 483/13 جناب احمد خان بھچر کی ہے۔

گورنمنٹ بوائز ہائی سکول چک نمبر 69ر۔ب گھسیٹ پورہ فیصل آباد میں حالیہ بارشوں کا پانی داخل ہونے سے قیمتی سامان کا زیاں

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس کا جواب یہ ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول 69ر۔ب گاؤں گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد کے نشیبی علاقہ میں ہونے کی وجہ سے حالیہ برسات کے موسم میں بارشوں کا پانی سکول کے احاطہ میں داخل ہو گیا تھا۔ سکول کے انچارج، ہیڈ ماسٹر، انتظامیہ اور سکول کونسل نے مل کر انتہائی جدوجہد کر کے سکول کے احاطہ I.T لیب اور سائنس لیب میں داخل ہونے والا پانی جلدی نکال دیا تھا۔ سائنس لیب اور I.T. لیب میں موجود سامان کو خراب ہونے سے بچا لیا گیا اس وقت دونوں لیبارٹریاں ورکنگ حالت میں ہیں۔ مذکورہ سکول کو ایک روز کے لئے بھی بند نہیں کیا گیا بلکہ سکول سے ملحقہ اونچی جگہ پر باقاعدگی سے تعلیم و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کا جواب بھی آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 486/13 محترمہ کنول نعمان کی ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ اس کو بھی Friday تک pending فرما دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو بھی Friday تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی محترمہ کنول نعمان کی ہے اس کا نمبر 488/13 ہے۔

پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں انجیو گرافی کی مشینیں خراب ہونے سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں پانچ انجیو گرافی مشینیں ہیں جن میں سے تین انجیو گرافی مشینیں مکمل طور پر کام کر رہی ہیں جن پر دل کے مریضوں کے انجیو گرافی ٹیسٹ کئے جا رہے ہیں جبکہ دو مشینیں خراب ہیں جن کے پارٹس متعلقہ کمپنیاں درآمد کر رہی ہیں۔ ان میں سے ایک کے پارٹس لاہور ائرپورٹ پر under clearance ہیں جبکہ دوسری مشین کے پارٹس باہر کے ملک سے under import ہیں۔ دونوں مشینیں سات دنوں میں مکمل طور پر کام کرنا شروع کر دیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کا جواب آ گیا لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 489/13 بھی محترمہ کنول نعمان کی ہے۔

محکمہ لیبر کی عدم دلچسپی اور سیفٹی آلات کی عدم دستیابی کی وجہ سے فیکٹریوں کی تعداد میں خطرناک حد تک اضافہ

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ صوبائی حکومت کے احکامات کی روشنی میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے ہنگامی بنیادوں پر مختلف محکمہ جات کے عملہ پر مشتمل ٹیمیں تشکیل دیں جن کو لاہور شہر کے تمام ٹاؤنز کے رہائشی علاقوں میں موجود کارخانوں کے safety index survey کا کام سونپا گیا۔ محکمہ ماحولیات کے ذمہ یہ تعین کرنا تھا کہ کوئی کارخانہ پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ 1997 (ترمیمی 2012) کی دفعات 11 اور 12 کی خلاف ورزی تو نہیں کر رہا۔ تمام ٹیمیں روزانہ کی بنیاد پر اپنی رپورٹس بذریعہ TO(P&C)، ڈی سی او لاہور کو بھیجتیں رہیں۔ سروے مکمل ہونے کے بعد مجاز اتھارٹی نے تمام رپورٹس انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کو بھیجیں تاکہ safety index کے معیار پر پورا نہ اترنے والے کارخانوں کی نشاندہی کی جا سکے۔ بعد ازاں انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ نے 267 ایسے کارخانوں کی نشاندہی کی جو کہ گنجان آباد علاقوں میں واقع ہیں اور safety index کے معیار پر پورا نہیں اترتے۔

جناب سپیکر!مذکورہ بالا267 کارخانوں کو رہائشی علاقوں سے باہر منتقل کرنے کے لئے سیکرٹری انڈسٹریز کی زیر صدارت 06-08-2013 کو میٹنگ ہوئی جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے ان کارخانوں کے مالکان کو اطلاع دی جائے گی کہ وہ تین ماہ کے اندر اپنے یونٹس کو رہائشی علاقوں سے باہر منتقل کر لیں۔مزید ان کارخانوں کے مالکان نئی جگہ لینے کے لئے چیئرمین PIEDMC کو درخواست دیں گے۔ محکمہ لیبر، محکمہ تحفظ ماحول، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور اور سول ڈیفنس لاہور مذکورہ بالا کارخانوں کی سخت مانیٹرنگ جاری رکھیں گے۔267 کارخانوں کو رہائشی علاقوں سے منتقل کرنے کے عمل کو تیز کرنے کے لئے سیکرٹری انڈسٹریز کی سربراہی میں دوسری میٹنگ 27-08-2013 کو ہوئی جس میں مختلف محکمہ جات کو مختلف ذمہ داریاں سونپی گئیں۔سیکرٹری انڈسٹریز کی جانب سے 02-09-2013 کو وزیراعلیٰ پنجاب کو سمری بھیجی گئی جس میں 267 کارخانوں کو شفٹ کرنے کا Action Plan بھیجا گیا اور وزیراعلیٰ پنجاب نے اس Action Plan پر عملدرآمد کی منظوری عطا کی۔ محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے ملنے والی 267 فیکٹریوں کی لسٹ کو سامنے رکھتے ہوئے ضلعی افسر ماحولیات لاہور کے ذریعے پنجاب تحفظ ماحولیات ایکٹ 1997(ترمیمی 2012) کے تحت سروے شروع کر دیا ہے اور رپورٹس مرتب کی جارہی ہیں تاکہ مذکورہ ایکٹ کی دفعات 11 اور 12 کی خلاف ورزی کے مرتکب ہونے والے کارخانوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے۔اس ضمن میں یہ یقین دہانی کرائی جاتی ہے کہ صحت عامہ اور ماحول کے لئے خطرے کا باعث بننے والے تمام کارخانوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر:اس کا جواب بڑی detail کے ساتھ آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 493/13 میاں محمود الرشید، جناب خان محمد جہانزیب خان کھچی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا اور ڈاکٹر نوشین حامد کی ہے۔جی، منسٹر صاحب اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے؟

صوبہ میں ڈینگی وائرس کے مریضوں میں تیزی سے اضافہ کی وجہ سے عوام کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

وزیرانسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار نمبر 493/13 محترم اپوزیشن لیڈر کی جانب سے ہے۔اس کا جواب آگیا ہے اور یہ اس وقت کا جواب ہے جب تحریک پڑھی گئی تھی۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ معزز ممبر اسمبلی کا فورم میں ڈینگی سے متعلقہ issues زیر بحث لانا خوش آئند بات ہے جس کے مطابق اس سال یکم جنوری سے لے کر اب تک کل 45 مریض ڈینگی سے متاثر ہوئے ہیں۔ اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ یہ کوئی پریشانی کا باعث نہ ہے کیونکہ یہ routine کے مریض ہیں اور اب یہ تمام مریض صحت یاب ہو کر گھروں کو جا چکے ہیں، اللہ پاک کا شکر ہے کہ اب تک ڈینگی سے کوئی بھی موت واقع نہ ہوئی ہے۔ اگر ہم اپنے ملک کے دیگر صوبوں پر نظر ڈالیں تو صوبہ سندھ میں 864 confirm cases سامنے آئے ہیں جن میں 828 کیسز صرف کراچی میں ہیں۔ اگر دوسری طرف خیبر پختونخواہ (KPK) کے حالات پر نظر ڈالیں تو KPK میں بھی 622 ڈینگی سے متاثرہ مریض سامنے آئے ہیں۔ اگر ہم مشتبہ مریضوں کی بات کریں جن کی تعداد ڈیڑھ ہزار ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ یہ مریض CBC Test کرواتے ہیں جب CBC Test ہمیں بتاتا ہے کہ یہ ڈینگی probable مریض نہیں ہیں تو یہ دوسرے وارڈز میں چلے جاتے ہیں اس لئے کہ ان کا تعلق ڈینگی مریضوں سے نہیں ہوتا۔ آخر میں تقابلی جائزہ لیں تو مندرجہ ذیل ڈیٹا سامنے آیا ہے۔

صوبہ پنجاب	45ڈینگی کیسز
صوبہ سندھ	825ڈینگی کیسز
صوبہ کے پی کے	622ڈینگی کیسز

مندرجہ بالا ڈیٹا اس بات کا شاہد ہے کہ حکومت پنجاب نے ڈینگی کے خاتمے کے لئے جنگی بنیادوں پر کام کیا ہے جو کہ ابھی تک جاری ہے اور اس ضمن میں کسی بھی قسم کی کوئی غفلت نہیں برتی جا رہی ہے جس کی وجہ سے ڈینگی اس وقت کنٹرول میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کا بھی جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! یہ رپورٹ تو پرانی ہے اب تو ڈینگی کی اموات میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ جب ڈینگی ہر سال آ رہا ہے تو کیوں نہ ہم اس کو day one سے ہی serious لیں اور اس پر پورا سال کام کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں پورے ملک میں یہ ڈینگی کا مسئلہ چل رہا ہے بہر حال گورنمنٹ اس پر کام کر رہی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 501/13 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی ہے۔

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی جماعت نہم کی انگریزی کی کتاب میں دو جانثاران وطن "نشان حیدر" کا اعزاز پانے والوں کا نام خارج کئے جانے کا انکشاف

(---جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ انگریزی کی کتاب برائے جماعت نہم میں نشان حیدر کا اعزاز پانے والے دس شہداء میں سے آٹھ شہداء کے نام شامل ہوئے اور دو شہداء لانس نائیک محمد محفوظ شہید اور سوار محمد حسین شہید کے نام شامل ہونے سے رہ گئے جبکہ چیئرمین پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے واقعہ کا سختی سے نوٹس لیتے ہوئے فوری طور پر پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے معاون ماہر مضمون انگریزی کی معطلی کا حکم جاری کیا نیز مذکورہ سبق کی مصنفہ کو بھی بلیک لسٹ کر دیا۔ مزید اس کتاب کی ایڈیشن برائے آئندہ تعلیمی سال میں مذکورہ غلطی کو دور کرنے کے لئے Punjab Curriculum Authority کو تحریری طور پر باور کروا دیا گیا ہے۔ (Annex-A) لف ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 502/13 ملک مظہر عباس راں کی ہے۔

ڈی سی او کی اسامی پر گریڈ۔17 کے آفیسر کی تعیناتی سے عوام الناس کو پریشانی کا سامنا

(---جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ محمد اعجاز خان کی تقرری مجاز اتھارٹی نے بطور ڈسٹرکٹ آفیسر کو آپریٹو لاہور کی ہے اور افسر مذکور پر

رشوت ستانی اور سفارش کا الزام بلا ثبوت ہے۔ ایک ممبر WAPDA Employees Cooperative Housing Society Lahore کو اتوار بازاروں کا ٹھیکہ آٹھ لاکھ روپے میں غلام عباس کی شکایت کے بارے میں عرض ہے کہ سوسائٹی کے اتوار بازاروں کے ٹھیکہ کی منظوری مذکورہ افسر کی تعیناتی سے پہلے کنوینر کیئر ٹیکر کمیٹی کے عرصہ میں دی گئی۔ نیز agreement مورخہ 18-04-2013 کو مابین سوسائٹی بذریعہ سیکرٹری و غلام عباس نقوی ضبط تحریر میں لایا گیا جبکہ مذکورہ آفیسر کی تعیناتی بطور کنٹریکٹر سے کیئر ٹیکر کمیٹی سوسائٹی ہذا مورخہ 07-05-2013 کو ہوئی۔ اس طرح سے اتوار بازار کے معاملات سے مذکورہ آفیسر کا کوئی تعلق نہ ہے۔ واضح کیا جاتا ہے کہ اس معاملہ میں ایک ممبر سوسائٹی کی شکایت موصول ہونے پر رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹی پنجاب نے چیف آڈیٹر کوآپریٹو کی سربراہی میں مورخہ 04-09-2013 کو انکوائری کمیٹی تشکیل دی ہے اور پندرہ دن کے اندر اندر رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت جاری کی ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 510/13 سردار وقاص حسن مؤکل اور چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔

نہر مرالہ راوی لنک میں ڈسکہ کے مقام پر محکمہ کی ملی بھگت سے کٹ لگانے سے کسان پانی سے یکسر محروم

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ جموں و کشمیر کے علاقوں میں ماہ جولائی اور اگست 2013 میں ریکارڈ بارشیں ہونے کی وجہ سے ندی نالوں میں سیلاب کی صورتحال پیدا ہو گئی جن میں نالہ ڈیک اور نالہ ایک سرفہرست ہیں۔ سب سے زیادہ سیلابی ریلے گزرنے کا discharge بتدریج 29783 کیوسک مورخہ 09-08-13 اور 40711 کیوسک مورخہ 15-08-13 ہے۔ دونوں برساتی نالوں میں پانی چلنے کا دورانیہ تقریباً چالیس گھنٹے سے زائد رہا اور پانی کی رفتار بھی بہت زیادہ تیز تھی۔ علاوہ ازیں نالہ ہچری کا پانی بھی اس میں شامل ہو گیا تھا۔ اس طرح تقریباً 90,000 کیوسک سے زائد پانی کا اخراج رہا۔ مزید برآں سیالکوٹ میں ریکارڈ بارش ایک دن میں 175 ملی میٹر ہوئی اس کے علاوہ ایک ہفتہ کے دوران 345 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی جس کی وجہ سے سیالکوٹ اور گردونواح کا علاقہ سیلاب کی زد میں آ گیا اور تاحد نگاہ پانی ہی پانی نظر آ رہا تھا۔ یہ پانی

بڑی رفتار کے ساتھ مرالہ راوی لنک اور بی آر بی ڈی کینال کی طرف بڑھ رہا تھا۔ یہ پانی اتنا زیادہ تھا کہ مرالہ راوی لنک اور بی آر بی ڈی سے گزر کر تحصیل کامونکی اور مریدکے میں داخل ہو گیا تھا۔ علاوہ ازیں بہت زیادہ پانی ایم آر لنک اور بی آر بی کے باہر جمع ہو گیا جس کی گہرائی تقریباً ایک فٹ سے زیادہ ہے۔ اس سلسلہ میں مزید گزارش ہے کہ سیلابی پانی کی پیشگی اطلاع پر دونوں نہریں ایم آر لنک اور بی آر بی ڈی لنک بروقت بند کر دی تھیں کیونکہ ان دنوں زیادہ بارشیں ہونے کی وجہ سے پانی کی ضرورت نہ ہونے کے برابر تھی۔ آس پاس کے لوگوں نے مقامی انتظامیہ اور عوامی نمائندگان کے ایماء پر مزید نقصان سے بچنے کے لئے مورخہ 16-08-2013 کو مرالہ راوی لنک کینال کے بائیں جانب سے 17 عدد اور بی آر بی ڈی کینال کے بائیں کنارے 16 عدد cut لگا دیئے۔ اگر یہ cut وقت پر نہ لگائے جاتے تو بہت زیادہ مالی اور جانی نقصان ہونے کا اندیشہ تھا کیونکہ سیلابی ریلہ بہت زیادہ مقدار اور سپیڈ سے آگے بڑھ رہا تھا۔ مزید برآں گزارش ہے کہ مرالہ راوی لنک روڈ چناب کا 22,000 کیوسک پانی دریائے راوی میں آتا ہے اور ہیڈ بلوکی کے مقام پر بلوکی اور سلیمانکی کو پانی دیتا ہے لیکن مورخہ 02-09-2013 کو دریائے راوی میں بلوکی کے مقام پر وافر مقدار میں پانی ہونے کی وجہ سے 9815 کیوسک پانی نیچے دریا میں گزرا جو کہ بلوکی کے مقام پر ضرورت سے زیادہ تھا۔ مندرجہ بالا وضاحت کی روشنی میں یہ عیاں ہے کہ کسی کو بھی پانی سے محروم نہیں کیا گیا بلکہ چاول اور دوسری فصلوں کی ضرورت کے مطابق پانی ملتا رہا۔ سیلابی پانی سے جانی ومالی نقصانات سے بچنے کی بھرپور کوشش کی گئی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 513/13 شیخ علاؤالدین کی ہے۔

گورنمنٹ چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کے کوارٹروں کے درمیان چھوٹے پارکس کو ختم کرنے کی تجویز سے رہائشیوں کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس کو Friday تک pending فرما دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ تو ابھی تک پڑھی نہیں گئی تو پھر یہ کیسے pending ہو سکتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ پڑھی جا چکی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ چوبرجی کوارٹروں کے بارے میں ہے، یہ کہاں پڑھی گئی ہے؟
وزیرانسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کارانہوں نے29-08-2013 کو پڑھی تھی۔
شیخ علاؤالدین: جناب والا! تو پھراس کا جواب کیوں نہیں آیا اگر یہ چار مہینے بعد بھی نہیں آرہی ہے؟
وزیرانسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): شیخ صاحب! ایک تو آپ یہ بھول گئے ہیں کہ یہ پڑھی نہیں گئی جبکہ یہ پڑھی جاچکی ہے اوراس کے جواب کے لئے صرف دودن مانگے ہیں، دودن کے بعداس کا جواب آجائے گا۔
جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے اس کا جواب Friday کو آجائے گا۔ اگلی تحریک میاں محمودالرشید کی طرف سے ہےاس کا نمبر519/13 ہے۔

لاہور میں آٹےاور سبزیوں کی قیمتوں میں مسلسل اضافے سے شہریوں کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

وزیرانسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس سلسلہ میں عرض ہے کہ محکمہ خوراک پنجاب صرف فوڈسکیورٹی کے تحت گندم کی خریداور مارکیٹ میں آٹے کے مقررہ نرخوں پر فروخت کو یقینی بناتا ہے۔ آٹے کی قیمت میں اضافے اور گندم جاری کرنے کے سلسلے میں وضاحت ہے کہ محکمہ خوراک پنجاب نے مورخہ 4۔ستمبر 2013 سے پنجاب کی فلور ملوں کو گندم کا اجراء شروع کردیاہے اور 20 کلوآٹے کے تھیلے کی قیمت کم ازکم 765 روپے سے 785 روپے تک رکھنے کی ہدایت جاری کی ہیں اوراس کے برعکس پاکستان کے دوسرے صوبوں میں بیس کلوآٹا تھیلا 820 روپے سے 880 روپے میں فروخت ہورہاہے۔ اگرچہ پنجاب میں آٹے کے نرخ دوسرے صوبوں کی نسبت انتہائی کم سطح پرہیں لیکن پھربھی حکومت پنجاب نے آٹاصارفین کوریلیف فراہم کرنےاورآٹے کی قیمتوں میں اضافہ کے رجحان کو ختم کرنے کے لئے اپنے ذخائر سے گندم فلور ملوں کو جاری کرنی شروع کردی ہے۔ مزیدیہ کہ فلورملوں کو پابند کیاگیاہے کہ وہ حکومت کے ذخائر سےاجراء کردہ گندم کی سپلائی کرے گی اور آٹا لوکل مارکیٹ میں حکومت پنجاب کے مقررہ نرخوں پر فروخت کرے گی۔ جہاں تک سبزیوں کے

سرکاری نرخ بڑھنے کا تعلق ہے یہ محکمہ خوراک سے متعلقہ نہ ہے بلکہ محکمہ زراعت سے متعلق ہے اس کا جواب بھی بعد میں دے دیا جائے گا۔ شکریہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ میری بڑی اہم تحریک التوائے کار تھی جو میں نے آج سے دو تین ماہ پہلے پیش کی تھی۔ آج حالات پہلے سے بھی زیادہ دگر گوں اور ابتر ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کے اندر ایک غریب آدمی جس کا سارا دارومدار سوکھی روٹی پر ہے۔ مزدور طبقہ اور 80 فیصد وہ لوگ جو بمشکل گزر اوقات کر رہے ہیں۔ آج پنجاب جیسے صوبے کے اندر آٹا بھی ان کی پہنچ سے باہر ہو چکا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ جو انہوں نے جواب دیا ہے یہ مناسب جواب ہے۔ 1200 روپے من حکومت پنجاب نے پورے پنجاب سے گندم خریدی اور اب آپ 1350 روپے من ملوں کو دوبارہ بیچ رہے ہیں۔ اب یہ 130 روپے مہنگی کر کے بیچ کر 22۔ارب روپیہ حکومت پنجاب profit لے رہی ہے۔ جب آپ مہنگی گندم ملوں کو دیں گے تو روٹی مہنگی ہو گی، نان مہنگا ہو گا، لوگ پسیں گے اور اس کا بوجھ عام آدمی پر پڑے گا۔ آج پورے پنجاب میں سبزیوں اور پھلوں کی قیمتوں پر جو دہائی ہو رہی ہے اس پر تو ہم کل بات کریں گے لیکن یہ جو میری تحریک التوائے کار ہے اس پر میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جواب قطعی طور پر غیر تسلی بخش ہے۔ اب بھی 63 لاکھ ٹن گندم ان کے پاس پڑی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہماری آئندہ پانچ ماہ کی ضرورت 50 لاکھ ٹن ہے۔ 13 لاکھ ٹن زائد گندم حکومت نے سٹور میں رکھی ہوئی ہے اس کو نکال کر باہر مارکیٹ میں پھینکیں اور آٹے کو سستا کرنے کے لئے کام کریں۔ یہ سستی روٹی، مکینیکل تنور یہ سارے ڈرامے فیل ہو چکے ہیں۔ آج پنجاب کا غریب، آج پنجاب کا مزدور، آج پنجاب کے بسنے والے لوگ روٹی مانگتے ہیں کہ ہمیں سستی روٹی دے دیں اور سستا آٹا دے دیں۔ اس کے لئے حکومت کو کوئی خاطر خواہ mechanism بنانا ہو گا تاکہ آٹا عوام کی پہنچ سے باہر نہ ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! ابھی اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ سستے تنور اور دو روپے کی روٹی والا سارا ڈرامہ ہے کہ سستے تنوروں سے جو غریبوں کو ریلیف ملا ہے، جو غریبوں کو دو وقت کے کھانے کی روٹی ملی ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان کو اپنے یہ الفاظ واپس لینے چاہئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں منسٹر صاحب نے اس پر جواب دے دیا ہے۔ مہربانی کر کے آپ تشریف رکھیں۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! میرے خیال میں اس پر بات ہو چکی ہے اور میں dispose of کہہ چکا ہوں تو آپ مہربانی کریں۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں صرف ایک بات کرتا ہوں کہ یہ جو بحث کی جارہی ہے اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔ میاں محمود الرشید صاحب ہمارے محترم ہیں اس پر بحث کل ہونی تھی اور کل اپوزیشن نے بحث شروع کرنی تھی اس کے لئے ایک دن مقرر کیا گیا تھا پھر اپوزیشن کے ایک ممبر نے اٹھ کر کورم پوائنٹ آؤٹ کر دیا حالانکہ یہ بحث ہمیشہ اپوزیشن کرتی ہے۔ اس پر کل specially دن رکھا گیا تھا اور میاں صاحب کے کہنے اور ان کے حکم کے مطابق بحث کا آغاز اپوزیشن لیڈر صاحب کرتے ہیں۔ انہوں نے پھر خود ہی کورم کی نشاندہی کر دی۔ اصل میں تحریک التوائے کار پر کبھی اس طرح کی بحث نہیں ہوتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! میں نے کہہ دیا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 552/13 شیخ علاؤالدین اور محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی طرف سے ہے۔ شیخ صاحب! یہ پھر پڑھ دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! محترمہ نگہت شیخ صاحبہ پڑھیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ نگہت شیخ صاحبہ! پھر آپ پڑھ دیں۔

گورنمنٹ کالج برائے خواتین مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کو اپ گریڈ کرنے کے ساتھ ساتھ فیسوں میں بھی کئی گنا اضافہ

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین مدینہ ٹاؤن فیصل آباد ایک شاندار روایات کا حامل فیصل آباد کا سب سے بڑا اور پنجاب کے چند بڑے بہترین کالجوں میں سے ایک تھا جس میں تقریباً 200 کے قریب سٹاف اور تقریباً 8000 کے قریب طالبات تعلیم حاصل کر رہی تھیں لیکن اچانک مارچ 2013 کے ایک اعلان کے مطابق اس کو خواتین یونیورسٹی کے طور پر اپ گریڈ کر دیا گیا اور سٹاف ممبران جو سالہا سال سے اس ادارے میں تدریسی فرائض انجام دے رہے تھے انہیں probation پر declare کر دیا گیا۔ مدینہ ٹاؤن

کالج تقریباً دس لاکھ lower middle class افراد کی ضرورت پوری کر رہا ہے۔یہاں ایک سمسٹر کی فیس 5000روپے ہے جبکہ یونیورسٹی کی مجوزہ فیس پہلے سال کے لئے 13000روپے announce کی گئی ہے۔ایک غریب آدمی کے لئے اتنی فیس کے ساتھ اپنی بچیوں کو پڑھانا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ یونیورسٹی کو الگ جگہ پر الگ حیثیت میں بنایا جاتا تاکہ مدینہ ٹاؤن کالج کا جداگانہ تشخص برقرار رہتا۔۔۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار پر جو نام ہے وہ شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا بھی ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میرے پاس جو ریکارڈ ہے اس میں محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا نام نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے پاس محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا نام موجود ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! پھر مجھے کاپی بھجوائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ آپ کو دے دیتے ہیں۔جی، محترمہ! آپ اپنی تحریک پڑھیں۔

محترمہ نگہت شیخ: مدینہ ٹاؤن کا جداگانہ تشخص برقرار رہتا اور ادارے سالوں کی شب و روز محنت سے بنتے ہیں لیکن ایک غلط فیصلے سے تباہ ہو جاتے ہیں۔فیصل آباد میں خواتین یونیورسٹی ضرور بنائیں لیکن ایک عظیم ادارے کو قربان کئے بغیر۔ماضی میں جن اداروں کو یونیورسٹی کے طور پر اپ گریڈ کیا گیا ہے وہ کوئی قابل تقلید مثال نہیں بن سکے۔۔۔

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ اس کو complete کریں۔

محترمہ نگہت شیخ: وہاں کے سٹاف اور طالب علموں کو گوناگوں مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔جو لوگ بھاری فیسیں ادا نہیں کر سکتے ان پر تعلیم کے دروازے بند نہ کئے جائیں۔اس کے ساتھ ساتھ وہ خواتین

جو معاشرے میں دُہری ذمہ داریاں نبھارہی ہیں، گھریلو بھی اور تعلیم وتدریس کی بھی ان کو دربدر نہ کیا جائے۔ حصول تعلیم کا طریق کار اور تعلیم کی بنیاد آسان اور سستی ہونی چاہئے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو Friday تک pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو Friday تک pending کیا جاتا ہے۔ تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔ اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل کارروائی ہے۔ مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ فرمائیں!

معزز ممبران اسمبلی کو رہائش فراہم کرنے کا مطالبہ

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ایک نہایت اہم مسئلہ ہے۔ ہم لوگ یہاں پر ممبران کی accommodation کے حوالے سے کافی دفعہ پوائنٹ آؤٹ کر چکے ہیں۔ ہم جو دور دراز علاقوں سے ممبران آتے ہیں ہمارے کئی بھائی راجن پور اور ڈی جی خان سے آرہے ہیں، فیصل آباد سے آرہے ہیں اور ہماری بہنیں بھی فیصل آباد اور دور دراز علاقوں سے آرہی ہیں۔ ہمیں پہلے انہوں نے سرکاری رہائش ہوتے ہوئے Ambassador Hotel میں رہائش دی۔ یکم جون سے انہوں نے وہاں payment نہیں کی تو وہاں پر ہمارے ممبران کے ساتھ نہایت بدتمیزی کی گئی، وہاں سے ہمارا بوریا بستر اٹھا کر ایک اور ہوٹل میں پھینک دیا گیا۔ آپ جا کر دیکھیں کہ وہ کیسا ہوٹل ہے۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ یہ ہماری سرکاری رہائش گاہیں جو کہ ہاسٹلز ہیں کیا وہ ان لوگوں کے لئے ہیں جو ہم لوگوں کے ساتھ related نہیں ہیں؟ یہ رہائش تو ہم لوگوں کے لئے تھیں کہ ہم لوگ آرام وسکون سے اپنا کام کر سکیں۔ ہم کس طرح اپنا کام کر سکتے ہیں کہ ہمیں ایک proper جگہ ہی نہیں دی جارہی؟ پھر میں آپ سے پوچھنا چاہوں گی کہ

ہمارے ایک ممبر نیازی صاحب ہیں اور ان کا تعلق میانوالی سے ہے۔ ان کو ابھی تک ایک کمرہ الاٹ کیا گیا ہے اور ان کے کمرے کے سامنے جو دوسرا کمرہ ہے اس کو students نے occupy کیا ہوا ہے کیوں؟ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ جو ہمارے ساتھ related لوگ نہیں ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! جہاں تک میرے علم میں بات ہے وہ تو سارے کمرے آپ کے ساتھی ایم پی ایز کو الاٹ کئے ہوئے ہیں۔ آپ مجھے بتائیں۔۔۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! kindly آپ بے شک میری بات کی تسلی کر سکتے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایم پی ایز ہاسٹل یا پیپلز ہاؤس، آپ کہاں کی بات کر رہی ہیں؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں ایم پی اے ہاسٹل کی بات کر رہی ہوں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس سلسلے میں، میں یہ گزارش کروں گا کہ میری بہن نے جس معاملے پر آپ کی توجہ مبذول کروائی ہے۔ جس دن بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ تھی لیڈر آف اپوزیشن نے اس دن بھی اس معاملے کو اٹھایا تھا کہ اپوزیشن کے ممبران کو accommodation میں accommodate کیا جائے تو اس سلسلے میں Leader of the Opposition سے already بات ہو چکی ہے۔ سپیکر صاحب، میں اور اپوزیشن کے باقی دوست جو پارلیمانی لیڈر ہیں وہ دونوں صاحبان بھی بیٹھیں گے اور اس مسئلے پر سپیکر چیمبر میں بات ہو گی کیونکہ ویسے بھی یہ معاملہ سپیکر صاحب کی power کے under آتا ہے اس لئے مناسب یہی ہے کہ اس معاملے پر میری بہن بھی اپوزیشن لیڈر صاحب سے بات کریں اور سپیکر چیمبر میں discuss کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ لاء منسٹر صاحب نے جواب دے دیا ہے۔ اب محترمہ آپ سپیکر صاحب کو سپیکر چیمبر میں مل لیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! لاء منسٹر صاحب جواب دے چکے ہیں۔ اپوزیشن لیڈر سے بھی بات ہو گئی ہے تو آپ مہربانی کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں یہ بات آپ کے نوٹس میں لادوں کہ ہماری اس سلسلے میں سپیکر صاحب سے متعدد بار ملاقاتیں ہو چکی ہیں۔انہوں نے سیکرٹری صاحب اور اسٹیٹ آفیسر کو بھی بلایا تھااور راناثناء اللہ خان اس دن بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں موجود تھے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں!آپ ایک دفعہ لاء منسٹر صاحب کی موجودگی میں ان سے مل لیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ابھی تک solution نہیں آیا۔ ہم لوگ راتوں کو اپنے اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کے گھروں میں رہ رہے ہیں۔اس سیشن میں تو یہ حال ہے کہ جس ہوٹل میں انہوں نے کمرے دیئے ہیں ہو سکتا ہے کہ حکومتی ممبران بھی وہاں گئے ہوں۔ کوئی دوسرا شخص جاکر کہہ دے کہ وہ ہوٹل ایسا ہے جہاں پر کوئی بندہ سکون سے رہ سکتا ہے؟۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! آپ مہربانی کر کے بیٹھ جائیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم تین چار دن، جمعہ کے دن سے لگے ہوئے ہیں ابھی تک رات کو گیارہ بجے جب بھی اجلاس ختم ہوا۔اسٹیٹ آفیسر صاحب نہیں تھے، دوسرے صاحب تھے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، صبح جس وقت میٹنگ ہو گی تو تب آپ اس کو discuss کر لیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ چھ ماہ سے زائد کا عرصہ ہونے کو ہے، آپ کا elected نمائندہ سینکڑوں کلو میٹر دور سے سفر کر کے آتا ہے اسے ذہنی سکون نہیں ہے، اس کے ٹھہرنے کا بندوبست نہیں ہے تو وہ تو کسی کارروائی میں یکسوئی سے حصہ نہیں لے سکتا۔اب تنگ آ کر ہمارے ممبران سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارا breach of privilege ہے کہ ہم متعدد دفعہ سپیکر صاحب کو عرض کر چکے ہیں، لاء منسٹر صاحب سے بھی ایک آدھ دفعہ بات ہو چکی ہے۔جب بھی بات ہوئی ہے انہوں نے یہی کہا کہ بس اب کر رہے ہیں، اس سیشن میں ہو جائے گا، کوئی فائنل کر لیں گے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ .It's too much now اب آپ کو کوئی نہ کوئی فیصلہ کرنا ہو گا آپ جواب دے دیں کہ نہیں، ان کے پاس کمرے نہیں ہیں ہم یہاں بوریا بستر لے کر باہر ٹینٹ لگا لیتے ہیں، سارے ایم پی اے یہاں اسمبلی کے احاطے میں آ کر ٹھہر جایا کریں گے۔پھر یہی ہو سکتا ہے، اگر آپ ایم پی اے کے بھی Privilege کا خیال نہیں رکھتے، اس کی بنیادی ضرورت کا بھی خیال نہیں رکھتے، وہ ہر اجلاس میں آ کر رو پیٹ رہے ہیں، سپیکر صاحب سے مل رہے ہیں، سیکرٹری صاحب سے مل رہے ہیں لیکن کوئی شنوائی نہیں ہو رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ چھ ماہ کی بات نہیں ہے یہ ابھی دو دن پہلے کی بات ہے۔ جس دن میری موجودگی میں قائد حزب اختلاف نے سپیکر صاحب سے بات کی تو انہوں نے اسی اجلاس کے دوران اس معاملے پر غور کرنے اور اس کا کوئی حل نکالنے کی بات کی ہے۔ باقی جو ٹینٹ لگانے کی بات کر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ معاملہ کو اتنا بھی on the other side دھکیلنا نہیں چاہئے۔ ممبران کو جو ٹی اے / ڈی اے اور الاؤنسز ملتے ہیں، اجلاس سے تین دن پہلے اور تین دن بعد تک اگر اس ساری amount کو شامل کیا جائے تو ایک میڈیم سٹینڈرڈ کے ہوٹل میں ٹھہرا جا سکتا ہے۔ سپیکر صاحب سے اس بارے میں یہ بھی بات ہوئی تھی کہ جو صاحبان بہت دور سے آتے ہیں اگر آپ ان کے accommodation allowance میں اضافہ کر دیں یا ان کو کوئی special grant دے دیں تو اس کو بھی زیر غور لایا جائے گا اس لئے میں اس بات پر قائد حزب اختلاف کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ سپیکر صاحب کو ٹائم دیں اس مرتبہ بیٹھ کر یہ معاملہ حل ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جہاں تک میرے علم میں ہے تمام ایم پی ایز یعنی آپ کے colleagues کو ہی پیپلز ہاؤس میں کمرے الاٹ کئے گئے ہیں اگر اس میں کوئی outsider رہ رہا ہے تو میرے علم میں اس طرح کی کوئی بات نہیں ہے۔ باقی الاؤنسز کا جس طرح لاء منسٹر صاحب نے ذکر کیا ہے ۔ Rule 7(A) Accommodation Rules میں بھی ہے باقی جس طرح کمیٹی بنائی گئی ہے آپ اس معاملہ کو لاء منسٹر صاحب کے ساتھ سپیکر چیمبر میں بیٹھ کر solve کر لیں۔ مہربانی

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اب آپ مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں لینے جا رہے ہیں تو اس میں ہماری پریس گیلری کی طرف سے میڈیا ہاؤس کراچی میں جو حملہ ہوا ہے اس کی مذمت سے متعلق ایک قرارداد ہے۔ یہ مشترکہ طور پر دونوں اطراف سے ہے اگر قائد حزب اختلاف پیش کرنا چاہتے ہیں تو کر دیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ اس کو پہلے take up کر لیں اور اس کے بعد routine کی resolutions take up کر لیں۔

قرار دادیں
(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف قرار داد پیش کریں۔

کراچی میں ایکسپریس نیوز کے دفتر پر حملے کی مذمت

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ قرار داد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان "ایکسپریس" نیوز کراچی کے دفتر پر دہشتگردوں کے حملے کی پُر زور مذمت کرتا ہے اور اس حملہ کو آزادی صحافت اور آزادی رائے پر حملہ قرار دیتا ہے۔ "ایکسپریس" نیوز کے دفتر پر پانچ ماہ کے دوران یہ دوسرا حملہ ہے۔ یہ ایوان "ایکسپریس" نیوز کی انتظامیہ سے اظہار یکجہتی کرتے ہوئے سندھ حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملزمان کو فوری گرفتار کیا جائے اور صحافتی اداروں کی سکیورٹی کے حوالے سے اپنی ذمہ داریاں پوری کرے۔"

جناب سپیکر! یہاں پر پانچ ماہ پہلے بھی اس طرح کا واقعہ ہوا اور اب جس طرح بموں سے حملہ کیا گیا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پہلے میں قرار داد پیش کر دوں پھر آپ بات کر لیں۔

یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان "ایکسپریس" نیوز کراچی کے دفتر پر دہشتگردوں کے حملے کی پُر زور مذمت کرتا ہے اور اس حملہ کو آزادی صحافت اور آزادی رائے پر حملہ قرار دیتا ہے۔ "ایکسپریس" نیوز کے دفتر پر پانچ ماہ کے دوران یہ دوسرا حملہ ہے۔ یہ ایوان "ایکسپریس" نیوز کی انتظامیہ سے اظہار یکجہتی کرتے ہوئے سندھ حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملزمان کو فوری گرفتار کیا جائے اور صحافتی اداروں کی سکیورٹی کے حوالے سے اپنی ذمہ داریاں پوری کرے۔"

یہ قرار داد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان "ایکسپریس" نیوز کراچی کے دفتر پر دہشتگردوں کے حملے کی پُر زور مذمت کرتا ہے اور اس حملہ کو آزادی صحافت اور آزادی رائے پر حملہ قرار دیتا ہے۔ "ایکسپریس" نیوز کے دفتر پر پانچ ماہ کے دوران یہ دوسرا حملہ ہے۔

یہ ایوان "ایکسپریس" نیوز کی انتظامیہ سے اظہار یکجہتی کرتے ہوئے سندھ حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملزمان کو فوری گرفتار کیا جائے اور صحافتی اداروں کی سکیورٹی کے حوالے سے اپنی ذمہ داریاں پوری کرے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اب آپ routine کی resolutions take up کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں لیتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری آپ سے یہ عرض ہے کہ ہنگو وزیرستان میں جو ڈرون حملوں میں تیزی آئی ہے، ہم نے اپوزیشن کی طرف سے ڈرون حملوں پر بھی قرارداد جمع کروائی ہے، میری آپ سے درخواست ہے کہ اس قرارداد کو بھی آپ out of turn لے لیں کیونکہ اس وقت سارے ملک کے اندر اس پر بات ہو رہی ہے اور ہمارے ملک کا امن تہ و بالا ہو گیا ہے تو میری آپ سے گزارش ہے کہ اس کو بھی out of turn لے لیں تاکہ یہ بھی ایوان کے اندر پیش کی جا سکے اور پاس کروائی جا سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! Rules کے مطابق میرے پاس جو قراردادیں آئی ہوئی ہیں، یہ بھی اہم ہیں میرا خیال ہے کہ یہ پہلے ہو جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔ اس کے بعد جیسے جیسے باری آئے گی تو اس کو بھی لے لیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں کہ Rules کے مطابق، اگر آپ routine سے take up کریں گے تو پورے سیشن میں باری نہیں آئے گی۔ یہ ایک national issue ہے، یہ ہمارے ملک کی آزادی پر حملہ ہے، ہماری حمیت، غیرت پر حملہ ہے۔ ہماری خود مختاری پر حملہ ہے۔ یہاں پر Amnesty International اور Human Rights Watch، یہ انٹرنیشنل ادارے ہیں یہ کہہ چکے ہیں کہ ڈرون حملے جنگی جرم ہے اس کے اوپر ہمیں بات کرنی چاہئے۔ اے پی سی میں یہ بات ہوئی ہے، صرف اپوزیشن کی بات نہیں ہے، پوری قوم کی آواز ہے کہ ڈرون حملے بند ہونے چاہئیں اور اس کے اوپر ہر محاذ پر ہمیں آواز بلند کرنی چاہئے۔ یہ معاملہ نیشنل سکیورٹی

کونسل میں جانا چاہئے۔ میرا نہیں خیال کہ اس سے زیادہ اہم کوئی بات ہے، ہماری آزادی اور خود مختاری سے اہم کوئی بات نہیں ہے۔ آج اگر ملک کا امن تہہ و بالا ہے، آج ملک کی معیشت اگر تباہ و برباد ہے، آج ملک کے ادارے اگر تباہ و برباد ہیں، دہشت گردانہ سرگرمیوں کو اگر فروغ مل رہا ہے تو اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ڈرون حملے ہیں۔ آج ہر پاکستانی کے دل کی آواز ہے کہ یہ ہماری آزادی اور خود مختاری کا معاملہ ہے اس پر قوم خاموش رہے گی نہ اسمبلی کا یہ ایوان خاموش رہے گا۔ ہمیں اس پر بات کرنی چاہئے اور ہم اپنے حکومتی بنچوں کے بھائیوں سے بھی گزارش کرتے ہیں کہ یہ حکومت یا اپوزیشن کی بات نہیں ہے یہ پوری قوم کا مسئلہ ہے اس پر ساری قوم کو یکجا ہونا چاہئے، جس طرح اے پی سی کے اندر بات ہوئی تھی ہمیں بالکل یک جان ہو کر اس کے اوپر کھڑا ہونا چاہئے، stand لینا چاہئے تاکہ وہ لوگ جو ڈرون حملوں کے ذریعے ہمارے ملک کو کمزور کر رہے ہیں وہ اس سے باز آ سکیں اور ان کے اوپر pressure build up کیا جا سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب بالکل لیکن میں Rules کا پابند ہوں۔ مہربانی کر کے اب مجھے مفاد عامہ کی قرار دادیں پڑھنے دیں۔ یہ پہلی قرار داد جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، یعقوب ندیم سیٹھی صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری عرض سُن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! مہربانی کریں، میں انہیں ٹائم دے چکا ہوں۔

اخبارات میں شائع ہونے والی قرآنی آیات کو محفوظ کرنے کا مطالبہ

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرار داد پیش کرتا ہوں کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ اخبارات میں شائع ہونے والی قرآنی آیات اور ان کے ترجمے کو محفوظ بنانے اور بے حرمتی سے بچانے کے لئے تمام اخبارات کو اس امر کا پابند بنایا جائے کہ قرآنی آیات و ترجمہ کے گرد کوپن اور کاؤنٹر فوائل کی طرز پر ڈاٹ بنا کر scissors and cutting marks لگائیں تاکہ انہیں بآسانی کاٹ کر محفوظ کیا جا سکے۔" شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ اخبارات میں شائع ہونے والی قرآنی آیات اور ان کے ترجمے کو محفوظ بنانے اور بے حرمتی سے بچانے کے لئے تمام اخبارات کو اس امر کا پابند بنایا جائے کہ قرآنی آیات و ترجمہ کے گرد کوپن اور کاؤنٹر فوائل کی طرز پر ڈاٹ بنا کر scissors and cutting marks لگائیں تاکہ انہیں بآسانی کاٹ کر محفوظ کیا جاسکے۔"

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر محرک اس میں سے 'پابند 'کا لفظ ہٹا کر 'سفارش یا recommendation' کے لفظ میں تبدیل کر دیں تو اس کے اوپر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ گورنمنٹ کے پاس کوئی ایسا اختیار نہیں ہے کہ وہ اخبارات کو اپنی مرضی سے کسی چیز کا پابند کرے۔ ہم recommend کر سکتے ہیں اور اس بات کا احساس اجاگر کیا جا سکتا ہے اور اس کے لئے mover اس لفظ کو تبدیل کر لیں تو اس کے اوپر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جی، ٹھیک ہے۔ اس میں پابند کا لفظ ہٹا کر سفارش کا لفظ ایزاد کر دیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ اخبارات میں شائع ہونے والی قرآنی آیات اور ان کے ترجمے کو محفوظ بنانے اور بے حرمتی سے بچانے کے لئے تمام اخبارات کو اس امر کی سفارش کی جاتی ہے کہ قرآنی آیات و ترجمہ کے گرد کوپن اور کاؤنٹر فوائل کی طرز پر ڈاٹ بنا کر scissors and cutting marks لگائیں تاکہ انہیں بآسانی کاٹ کر محفوظ کیا جاسکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: دوسری قرارداد جناب محمد ثقلین انور سپرا کی طرف سے ہے۔ وہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب والا! میری یہ گزارش ہے کہ ہماری ڈرون حملے سے متعلق ایک قرارداد ہے اسے بھی out of turn لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کی قرارداد پیش ہو جائے اس کے بعد میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

جناب محمد ثقلین انور سپرا: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! پہلے یہ قراردادیں پیش ہو لینے دیں جو کہ آج کا ایجنڈا ہے اس پر پہلے کارروائی ہو جائے۔ اپوزیشن کے تمام دوست یہاں پر تشریف رکھیں، اس کے بعد یہ جی بھر کر ڈرون حملوں پر بات کریں، اس پر جو ہمارا مؤقف ہو گا وہ ہم بھی پیش کر دیں گے۔ اس پر کسی کو کوئی اعتراض یا عذر نہیں ہے کہ آپ ڈرون حملوں پر بات نہ کریں۔ آپ اس پر بات کریں اور آج ہی کریں لیکن یہ جو معمول کی کارروائی ہے اس میں کافی اہمیت کی حامل resolutions ہیں ان کو پہلے لے لیا جائے تاکہ ان پر ایوان کی سفارش آ جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میرے خیال میں اس پر ان کی بات تو جائز ہے، ایجنڈے پر یہ قراردادیں آئی ہوئی ہیں، Rules یہ کہتے ہیں کہ پہلے ان کو take up کیا جائے اس کے بعد بے شک آپ اپنی قرارداد لے آئیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ نہایت اہمیت کا حامل مسئلہ ہے قراردادوں کے بعد ایوان کا وقت ختم ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، ہم اس کے لئے اجلاس کا وقت بڑھا دیں گے، اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب والا! اس وقت اس سے زیادہ اہم مسئلہ اور کوئی نہیں ہے۔ قراردادیں تو routine کی بات ہے یہ تو گھنٹہ بعد میں بھی take up کی جا سکتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! بات یہ ہے کہ یہ قراردادیں آ چکی ہیں Rules کے مطابق مجھے ان کو پڑھنے دیں۔ اس کے بعد آپ جتنا وقت چاہیں گے اتنا ایوان کا وقت بڑھا دیا جائے گا۔ اگلی قرارداد جناب محمد ثقلین انور سپرا کی طرف سے ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب والا! ہماری یہ گزارش ہے کہ ڈرون حملے والی بات زیادہ اہم ہے اس لئے اسے priority ملنی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شہاب الدین خان صاحب! اس کے بعد آپ بے شک جتنی بات کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب والا! میرے خیال میں ڈرون حملے کی priority زیادہ ہے اس لئے پہلے اس پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں rules کے مطابق چلوں گا مجھے چلنے دیں، مہربانی کریں اس کے بعد جتنا وقت آپ کہیں گے ہم بڑھا دیں گے۔ جی، آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

جناب محمد ثقلین انور سپرا: جناب والا! میری بڑی اہم قرارداد ہے، مہربانی فرما کر انہیں چپ کروائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ثقلین انور سپرا کہہ رہے ہیں کہ میری قرارداد بہت زیادہ important ہے۔(قطع کلامیاں)

جناب محمد ثقلین انور سپرا: جناب والا! انہیں چپ کروائیں، یہ آرام سے بیٹھیں اور بات سنیں۔ میں بڑی اہم بات کرنا چاہتا ہوں، اپنے علاقے کی فلاح کی بات کرنا چاہتا ہوں kindly آپ ان سے کہیں کہ یہ بیٹھ جائیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب والا! قومی اسمبلی اس issue پر پہلے ہی قرارداد پاس کر چکی ہے۔ ہماری قرارداد کو priority پر take up کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! بات یہ ہے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ میری قرارداد بھی بہت زیادہ important ہے تو ان کو وہ قرارداد پڑھنے دیں۔ مہربانی کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب والا! قومی اسمبلی پہلے ہی یہ قرارداد پاس کر چکی ہے اس کے بعد بھی ڈرون حملے ہوئے ہیں اس لئے اس مسئلے پر بات کرنا بہت ضروری ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! یہ دوڑنا چاہتے ہیں میں ان کو دوبارہ یقین دلاتا ہوں کہ آج جتنی دیر یہ چاہیں بات کریں، آپ ایک گھنٹہ، دو گھنٹے، تین گھنٹے وقت میں اضافہ کر والیں ہم یہاں پر بیٹھیں گے۔ یہ بات کریں اور ہم ان کو ڈرون حملوں پر بڑا مؤثر جواب دیں گے۔ ڈرون ڈرامے کے نام پر یہ جو قومی انتشار پیدا کرنے کی جسارت کر رہے ہیں آج کے بعد یہ باز آجائیں گے اور یہ یہاں پر بیٹھ کر اس مسئلے پر بات کریں گے۔ ہم ان کی بات سننے کو تیار ہیں اور جواب بھی دینے کو تیار ہیں۔(قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب والا! اگر یہ ایسی بات کریں گے تو ہم واک آؤٹ کریں گے۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ثقلین انور سپرا! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔ میں ان کو اس پر بات کرنے کی اجازت دے چکا ہوں۔(قطع کلامیاں)

ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز کالج جھنگ کو یونیورسٹی کا درجہ دینے اور اس کا نام میاں محمد شریف کے نام سے موسوم کرنا

جناب محمد ثقلین انور سپرا: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور کے جھنگ میں واقع کیمپس کالج آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز جھنگ کو یونیورسٹی کا چارٹر/درجہ دیا جائے اور اس یونیورسٹی کا نام میاں محمد شریف ویٹرنری یونیورسٹی رکھا جائے۔"(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: صرف تین قراردادیں ہیں اس کے بعد جتنا مرضی آپ بولنا چاہیں بولتے رہیں آپ کو کوئی نہیں روکے گا۔ آپ کو بات کرنے کے لئے پورا ٹائم دیا جائے گا۔ میاں صاحب! آپ کو ٹائم دیا جائے گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ڈرون حملے بند کرو" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ڈرون ڈرامہ بازی بند کرو" کی نعرہ بازی)

آپ جتنا چاہیں گے آپ کو ٹائم دیا جائے گا۔ رات آٹھ بجے تک بھی اگر آپ چاہیں گے تو ٹائم دیا جائے گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ڈرون حملے بند کرو" کی نعرہ بازی)

سپرا صاحب! آپ اپنی قرارداد پڑھ چکے ہیں؟

جناب محمد ثقلین انور سپرا: جی، ہاں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور کے جھنگ میں واقع کیمپس کالج آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز جھنگ کو

یونیورسٹی کا چارٹر/درجہ دیا جائے اور اس یونیورسٹی کا نام میاں محمد شریف ویٹرنری یونیورسٹی رکھا جائے۔"

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان): جناب والا! اس resolution کا ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے جواب جو آیا ہے وہ تھوڑا مبہم ہے اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ آپ اسے اگلے ہفتے تک کے لئے pending فرمادیں۔(شوروغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: اس قرار داد کو next weak تک pending کیا جاتا ہے۔اگلی قرار داد شیخ علاؤالدین کی طرف سے ہے۔(شوروغل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے اور "ڈرون حملے بند کرو"، "ظلم کے ضابطے ہم نہیں مانتے" کی نعرہ بازی)

سیمنٹ کی قیمت کم کرنے کے لئے فیکٹریز کے کارٹل کے خاتمے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب والا! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ Competition Commission of Pakistan کے ذریعے سیمنٹ factories کے کارٹل کا فی الفور خاتمہ کیا جائے تاکہ سیمنٹ کی فی بوری قیمت 120روپے تک کم ہو سکے۔"

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان): جناب والا! میں اپوزیشن کے بھائیوں سے یہ گزارش کروں گا یہ یہاں پر بیٹھیں اور میں یہ ثابت کروں گا کہ ڈرون ڈرامہ ایک یہودی ایجنڈا ہے۔(شوروغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ Competition Commission of Pakistan کے ذریعے سیمنٹ factories کے کارٹل کا فی الفور خاتمہ کیا جائے تاکہ سیمنٹ کی فی بوری قیمت 120روپے تک کم ہو سکے۔"

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "بھاگو، بھاگو، باہر بھاگو" کی نعرہ بازی)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ قرارداد وفاقی حکومت سے متعلقہ ہے اور جو Competition Commission of Pakistan ہے وہ وفاقی حکومت کے ماتحت کام کرتا ہے۔ تاہم معزز ممبران کی قرارداد وفاقی حکومت کو ارسال کر دی گئی ہے اور ان کے جواب آنے تک یا تو اس قرارداد کو pending فرمایا جائے یا پھر یہ ہے کہ اس قرارداد کو dispose of کر دیا جائے کیونکہ اس کے اوپر وفاقی حکومت کو already صوبائی حکومت کی طرف سے سفارش اس resolution کو ساتھ لگا کر بھیج دی گئی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! اس وقت سیمنٹ کی بوری پانچ سو روپے میں بکنا شروع ہو گئی ہے۔ میں intentionally نام نہیں لینا چاہتا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! ایک منٹ، آپ تشریف رکھیں۔ میں یہاں پر اپوزیشن لیڈر سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ ایوان کے اندر تشریف لے آئیں۔ اب صرف دو قراردادیں باقی رہ گئی ہیں۔ اس کے بعد وہ اپنی ڈرون حملوں کی قرارداد پر بولنا چاہتے ہیں ان کو بات کرنے کا پورا ٹائم دیا جائے گا، جو کوئی ممبر بھی اس پر بات کرنا چاہے گا اس کو ٹائم دیا جائے گا۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ یہاں سے کوئی دو یا تین معزز ممبران اور وزراء میں سے چودھری صاحب، ملک صاحب کو بھی ساتھ بھیج دیں۔ ان کو آج ہر قیمت پر کوشش کر کے لایا جائے۔ آج ہم ثابت کریں گے کہ یہ "ڈرون ڈرامہ" جو ہے یہ ایک یہودی ایجنڈا ہے اور میاں محمد نواز شریف قومی اتفاق رائے پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور یہ لوگ قومی انتشار کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ یہ قومی انتشار پیدا کرنا چاہتے ہیں کیونکہ اگر قومی اتفاق رائے ہو گا تو دہشت گردی بھی رُکے گی، energy crisis بھی حل ہو گا، نیٹو سپلائی بھی رُکے گی، ڈرون حملے بھی رُکیں گے لیکن یہ قومی اتفاق رائے سے رکیں گے قومی انتشار سے نہیں۔ یہ لوگ قومی انتشار پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم اس بات کو آج ان کے ایک، ایک دن کے عمل سے ثابت کریں گے۔ یہ ہمت کریں آئیں، بیٹھیں اور آج بات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر موصوف ملک ندیم کامران، جناب خلیل طاہر سندھو تشریف لے کر جائیں اور اپوزیشن کے دوستوں کو منا کر لائیں۔ ان سے یہ بات بھی commit کریں کہ وہ اپنی قرارداد پر جتنا بھی

بولنا چاہیں گے ان کو اس کے لئے ٹائم دیا جائے گا اور وہ جتنا ٹائم کہیں گے ہم بڑھا دیں گے۔آپ جائیں اور ان کو منا کر لے آئیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر زکوٰۃ و عشر ملک ندیم کامران اور وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور جناب خلیل طاہر سندھو معزز ممبران حزب اختلاف کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ اس وقت سیمنٹ کی بوری پانچ سو روپے تک پہنچ گئی ہے کوئی دو چار پانچ یا دس مرلے والا مکان بنانے کے قابل نہیں رہا۔ میں لاء منسٹر صاحب سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ ہم ایوان کی طرف سے وفاقی حکومت سے مطالبہ کرنا چاہتے ہیں اور میری جو قرارداد ہے میں اس میں ثابت کر سکتا ہوں کہ cartel کی وجہ سے سیمنٹ کی بوری کی قیمت پانچ سو روپے پر چلی گئی ہے۔اس cartel کا Competition Commission of Pakistan ذمہ دار ہے۔یہ معزز ایوان تو صرف وفاقی حکومت سے request کر رہا ہے، مطالبہ کر رہا ہے کہ اس پر غور کریں کہ ایک چھوٹے سے مکان کی cost صرف سیمنٹ کی مہنگائی کی وجہ سے آٹھ سے دس لاکھ روپے بڑھ گئی ہے۔لاء منسٹر صاحب اسے recommend کر دیں اس میں کیا حرج ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے اسے oppose نہیں کیا بلکہ شیخ صاحب سے یہ عرض کی ہے کہ ہمارے فنانس ڈیپارٹمنٹ نے already اس قرارداد کی سفارش کر دی ہے۔اگر اس کے باوجود بھی یہ چاہتے ہیں کہ اس پر ایوان میں ووٹنگ کرانا ہے تو کروا لیں۔ میں نے اسے oppose نہیں کیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جونہی اس کا جواب فنانس ڈیپارٹمنٹ سے آتا ہے اس وقت اسے take up کریں گے لہذا میں اسے اگلے اجلاس تک pending کر دیتا ہوں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب یہی ہے جو میں نے پڑھ دیا ہے۔اگر شیخ صاحب اس پر ووٹنگ کرانا چاہتے ہیں تو آپ کروا دیں، میں نے اسے oppose نہیں کیا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس معزز ایوان کی طرف سے عوام کو message جانا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر ووٹنگ کروا لیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جی، بالکل ووٹنگ کروالیں۔ میں نام نہیں لینا چاہتا لیکن ثابت کر سکتا ہوں کہ اس میں کھربوں روپے کی گڑبڑ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! اس پر ووٹنگ کروا لیتے ہیں۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ Competition Commission of Pakistan کے ذریعے سیمنٹ Factories کے کارٹل کا فی الفور خاتمہ کیا جائے تاکہ سیمنٹ کی فی بوری قیمت 120 روپے تک کم ہو سکے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: چوتھی قرارداد محترمہ ثریا نسیم کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

صوبہ میں قیدی شادی شدہ خواتین کو جیل میں اپنے خاوندوں سے ملاقات کی اجازت کا مطالبہ

محترمہ ثریا نسیم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کی جیلوں میں قید ایسی شادی شدہ خواتین جو دس سال یا زائد کی قید کاٹ رہی ہیں انہیں ہر ماہ ایک مرتبہ اپنے خاوند سے جیل میں ملنے کی اجازت دینے کے لئے متعلقہ قوانین و قواعد میں گنجائش پیدا کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کی جیلوں میں قید ایسی شادی شدہ خواتین جو دس سال یا زائد کی قید کاٹ رہی ہیں انہیں ہر ماہ ایک مرتبہ اپنے خاوند سے جیل میں ملنے کی اجازت دینے کے لئے متعلقہ قوانین و قواعد میں گنجائش پیدا کی جائے۔"

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قانون میں اس سے متعلقہ already گنجائش موجود ہے۔ جیل رولز کے رول (5a)54 میں کہا گیا ہے

کہ وہ قیدی جس کی قید پانچ سال سے زیادہ ہوا سے جیل کے اندر ہی for specific purpose بنائے گئے کوارٹرز میں سال میں تین مرتبہ یہ سہولت سپرنٹنڈنٹ کی اجازت سے دی جاسکتی ہے۔ سنٹرل جیل لاہور، سنٹرل جیل راولپنڈی، سنٹرل جیل فیصل آباد اور سنٹرل جیل ملتان میں ان کوارٹروں کی تعمیر شروع ہے۔ محترمہ اگر اس میں کوئی further اضافہ کرنا چاہتی ہیں تو وہ اس پر amendment لے آئیں۔ گنجائش کا قانون already موجود ہے۔

محترمہ ثریا نسیم: جناب سپیکر! Implementation کی ضرورت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! انہوں نے جواب دے دیا ہے کہ گنجائش قانون میں بھی موجود ہے۔ یہ قرارداد dispose of کی جاتی ہے۔ پانچویں قرارداد جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

فیصل آباد کے صنعتی اداروں کے آلودہ پانی کو سمندری ڈرین میں گرنے سے روکنے اور ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کا مطالبہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ فیصل آباد ضلع میں 144 کے قریب صنعتی ادارے جن کا زہر آلودہ پانی سمندری ڈرین میں گرتا ہے جس سے ہر سال ہزاروں افراد مختلف قسم کے موذی امراض میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو رہے ہیں، ان کو بند کیا جائے یا پھر اس زہر آلودہ پانی کے لئے Treatment Plant لگایا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ فیصل آباد ضلع میں 144 کے قریب صنعتی ادارے جن کا زہر آلودہ پانی سمندری ڈرین میں گرتا ہے جس سے ہر سال ہزاروں افراد مختلف قسم کے موذی امراض میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو رہے ہیں، ان کو بند کیا جائے یا پھر اس زہر آلودہ پانی کے لئے Treatment Plant لگایا جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ فیصل آباد ضلع میں 144 کے قریب صنعتی ادارے جن کا زہر آلودہ پانی سمندری ڈرین میں گرتا ہے جس سے ہر سال ہزاروں افراد

مختلف قسم کے موذی امراض میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو رہے ہیں، ان کو بند کیا جائے
یا پھر اس زہر آلودہ پانی کے لئے Treatment Plant لگایا جائے۔"
(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اپوزیشن کا کوئی جواب آیا ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ان کا جواب ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جب تک اپوزیشن کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوتا یا وہ تشریف نہیں لاتے، ہماری تو یہی خواہش ہے کہ وہ تشریف لائیں اور آج اس مسئلے پر اپنا اظہار خیال کریں اور ہماری گزارشات بھی سنیں۔ میں اتنی دیر میں عرض کرتا ہوں کہ کل یہاں ایوان میں قائد حزب اختلاف نے بات کی تھی کہ پنجاب یونیورسٹی میں ہونے والے معاملات کی وجہ سے کل لاہور میں جو واقعات ہوئے جن میں ٹریفک جام رہی۔ میں نے کل ان سے یہ عرض کیا تھا کہ میں اس کا مکمل جواب یہاں ایوان میں پیش کروں گا لہذا میں اس سے متعلق ایوان کو اعتماد میں لینا چاہتا ہوں کہ 29۔ نومبر کو پروفیسر نعیم اللہ خان جو پنجاب یونیورسٹی میں لیکچرار ہیں ان کے ساتھ کوئی تقریباً چالیس پچاس کے قریب نامعلوم ملزمان جن کے متعلق بعد میں ثابت ہوا کہ وہ پنجاب یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس تھے انہوں نے ناروا سلوک کیا، ان کو زدوکوب کیا اور ایک کمرے میں بند کر دیا۔ اطلاع ملنے پر متعلقہ تھانے کی پولیس اور وائس چانسلر وہاں پر پہنچے جنہوں نے لیکچرار صاحب کو ان کے چنگل سے رہائی دلائی۔ اس پر مقدمہ نمبر 616/13 مورخہ 29-11-2013 زیر دفعہ 337H2 ,342,506,148,149 کیونکہ وہاں پر ہوائی فائرنگ بھی ہوئی تھی۔ اس مقدمہ میں حافظ واجد، ابوذر غفاری، ملک مبشر یہ تین کس نامزد تھے اور باقی ملزمان نامعلوم تھے۔ یہ مقدمہ درج کیا گیا ان میں سے حافظ واجد، محمد زبیر شاہی، عمر خالد بھلی، محمد آدم ملک، عبدالقدیر اور فاروق خان کو گرفتار کیا گیا۔ ان کی گرفتاری پر احتجاج کرتے ہوئے ملزمان نے ایک یہ عمل اختیار کیا کہ موٹر سائیکل پر تین تین، چار چار سوار ہو کر اس روٹ پر پرائیویٹ یا سرکاری بس کو روکتے، ڈرائیور کی مار پیٹ کرتے اور بعض جگہ پر رپورٹ ہوا ہے کہ زبردستی ان سے موبائل چھین لئے، پیسے چھین لئے، سرکاری کاغذات چھین لئے۔ یعنی ان لوگوں نے اس قسم کی غنڈہ گردی کی اور پھر بس ڈالہ یا جو بھی گاڑی ہوتی اسے سڑک پر پارک کر دیتے۔ اس وجہ سے ٹریفک رکتی تھی تو آپ کے علم میں ہے کہ وہ

لاہور کی کتنی مصروف شاہراہ ہے اس وجہ سے پھر بہت دور تک ٹریفک رک جاتی اور وہاں پہنچنے اور اسے restore کروانے میں ٹائم لگا۔ انہوں نے پانچ چھ جگہ پر اس عمل کو دہرایا اور ایک جگہ پر بس کو آگ لگائی۔ اس واقعہ پر تقریباً 11 مقدمات مختلف ملزمان کے خلاف درج کئے گئے ہیں جن میں تیس کے قریب لوگ نامزد ہیں باقی نامعلوم لوگ ہیں۔ یہ اتنا بڑا تدریسی ادارہ ہے جس میں ہزاروں کی تعداد میں سٹوڈنٹس تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ان کی ٹوٹل تعداد 80/90 کے قریب ہے جو پوری یونیورسٹی کو یرغمال بنانا چاہتے ہیں، ہر کنٹین کے ٹھیکے میں ان کا interest ہے، وہاں جو بھی کوئی financial activity ہے اس میں ان کا معاملہ ہوتا ہے۔ انہوں نے پروفیسر صاحب کو بھی اسی لئے مارا کہ یہ وہاں پر ایک کنٹین کا ٹھیکہ جس آدمی کو دلانا چاہتے تھے وہ دینے سے انکاری تھے کہ یہ آدمی ٹھیک نہیں ہے اس لئے میں اسے کنٹریکٹ نہیں دوں گا تو یہ زبردستی ان کو مار پیٹ کر، کمرے میں بند کر کے کنٹین کا ٹھیکہ دلوانا چاہتے تھے تو یہ اس قسم کی activities میں ملوث ہیں اور ان کی تعداد اس سے زیادہ نہیں ہے۔ حکومت اور وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ایسے شرپسند عناصر کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ ہمیں کسی کی political affiliation سے کوئی غرض نہیں ہے۔ اگر ان کی کسی سیاسی پارٹی کے ساتھ کوئی affiliation ہے تو اس پارٹی کو انہیں disown کرنا چاہئے۔ کوئی سیاسی جماعت یہ afford ہی نہیں کر سکتی کہ اس کے کارکن اس قسم کی activities میں ملوث ہوں۔ ایسے شرپسند عناصر سے تعلیمی اداروں کو بھی پاک کیا جائے گا اور ان کے خلاف سخت ترین کارروائی کی جائے گی۔ ان میں سے بائیس لوگوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ آج ان کو عدالت میں پیش کر کے جیل بھجوایا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں حزب اختلاف کے دوستوں سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ ایوان میں تشریف لے آئیں اور اگر انہوں نے drones کے حوالے سے کوئی بات کرنی ہے تو کر لیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ان شرپسند عناصر کو انصاف کے کٹہرے میں پیش کیا جائے گا اور کسی صورت میں بھی ان کو اس بنیاد کے اوپر کوئی رعایت نہیں دی جائے گی کہ یہ طالب علم ہیں۔ یہ طالب علم نہیں ہیں۔ یہ نہ صرف خود تعلیم حاصل نہیں کر رہے بلکہ ہزاروں بچے جو کہ اس ملک، قوم، صوبے اور شہر کا مستقبل ہیں ان کی تعلیم میں رکاوٹ ڈال رہے ہیں تو اس لئے میں اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کے خلاف قانون کے مطابق سخت ترین کارروائی کی جائے گی، انہیں انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے گا اور وہاں پر جرم ثابت ہونے پر ان کو سزا دلوائی جائے گی۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے ملک ندیم کامران اور خلیل طاہر سندھو صاحب کو حزب اختلاف کے معزز ممبران کو ایوان میں واپس لانے کے لئے بھجوایا تھا تو آپ کیا پیغام لائے ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! آپ کے حکم پر ہم حزب اختلاف کے ساتھیوں کی طرف گئے تھے۔ وہ پریس کے ساتھ بات کر رہے تھے اس لئے ہم ان کا انتظار کرتے رہے۔ جب وہ فارغ ہوئے تو ان سے بات ہوئی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے بحث بھی کرنی ہے اور بات بھی کرنی ہے لیکن ہمیں ایوان سے "ڈرون ڈرامہ" کہنے کی آواز آئی ہے۔ اگر یہ الفاظ واپس لئے جائیں تو پھر ہم ایوان میں آنے کے لئے تیار ہیں۔ میں اور خلیل طاہر سندھو صاحب نے ان سے درخواست کی کہ آپ ایوان کے اندر تشریف لائیں اور بے شک اسی حوالے سے بات کر لیں لیکن انہوں نے کہا کہ جب تک ان الفاظ کو واپس لینے کی ہمیں یقین دہانی نہیں کرائی جاتی اس وقت تک ہم ایوان میں واپس نہیں آئیں گے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ آواز نہیں آئی تھی بلکہ انہیں پتا ہے کہ یہ بات میں نے ببانگ دہل کہی تھی کہ یہ "ڈرون ڈرامہ اور یہودی ایجنڈا ہے۔" یہ کس طرح استعمال ہو رہے ہیں، یہ دانستہ یا نادانستہ طور پر استعمال ہو رہے ہیں؟ یہی بات تو ہم نے ثابت کرنی ہے۔ وہ اس پر اپنا مؤقف پیش کریں۔ میں ان الفاظ کو کیسے واپس لے سکتا ہوں؟ اس لئے میرا خیال ہے کہ وہ اس کے اُوپر بات نہیں کرنا چاہتے بلکہ ان کا کام صرف پریس کانفرنس کرنا اور خبر میں جگہ بنانے کے لئے کوئی اسی قسم کا ڈرامہ کرنا ہے۔ وہ انہوں نے کر لیا ہے اور اب ڈرامہ کر کے وہ جا چکے ہیں اس لئے مزید ان کا انتظار کرنا مناسب نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہر حال معزز ممبران حزب اختلاف کو بارہا دفعہ بلایا گیا لیکن وہ تشریف نہیں لائے۔ جب وہ تشریف لائیں گے تو ڈرون پر بات کر لیں گے۔ ہم تو آج ان کو out of turn بات کرنے کی اجازت بھی دینا چاہتے تھے اور جتنا وقت وہ لینا چاہتے ہیں ہم ان کو دینے کے لئے تیار ہیں لیکن وہ ایوان میں تشریف نہیں لائے۔

اب چونکہ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا لہذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 4۔دسمبر 2013 صبح 10-00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔